

١٣٠٥ هـ

حياة الأموات

في بيان سماع الأموات

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادرى البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد التار سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاؤشوں سے اونلائن پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پرنسپل نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلہ کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم اللہ احسن الجزاء

رسالہ

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

٥٠٥

۱۳

(بے جان کی زندگی، مُردوں کی سماعت کے بیان میں)

www.alahazratnetwork.org
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الانسان ۚ علیه البيان ۚ
واعطاه سماعاً وبصراء علماء ان ۚ وجعله
مظہر الصفات الرحمن ۚ ولم يجعله معدوماً ما
بفت اکلاباً ۚ والصلوة والسلام الاعان
الاكملاً ۚ علی السميع البصير العليم التجیر
الملک المستعان ۚ المولى الكريم الرؤوف
الرحيم العظيم الشان ۚ سیدنا و مولانا
محمد النافذ حکیم فی عوالم الامکان ۚ و
علی الله وصحبه وابته الغوث الباهر
السلطان ۚ الحق المنعم فی القبر المکرم

تمام تعریف اللہ کے لیے جس نے انسان کو پیدا کیا، اسے
بیان سکھایا۔ اسے سماعت، بصارت اور علم دے کر
سنوارا۔ اسے رحمان کی صفات کا مظہر بنایا، اور
بدنوں کے فنا ہونے سے اس کو معدوم نہ فرمایا
اور زیادہ تام و کامل تر درود و سلام ہوان پر جو سخنے
دیکھنے جانتے تھریستے والے سلطان ہیں جن سے مدد
ماٹی جاتی ہے، جو کیم آقا، بڑے مہربان، رحم کرنے
والے، بڑی شان والے ہیں، ہمارے سردار اور
ہمارے آقا حضرت محمد جن کا حکم امکان کے
جہانوں میں ناقہ ہے اور ان کی آل واصحاب اور ان کے

بفضل المنان و اشهدان لا اله الا الله
وحده لا شريك له شهادة يحيى بها وجه
الديان و اشهدان محمدًا عبدًا و
رسوله شهادة تورتنا هوارد الیضوان و
فضل الله وسلم و بارك و انعم على هذا
الجیب القریب الملتجی البعید المرتفق
الرائع المکان و على الله و صحبه و عیاله
و حزبه اولی العلم والعرفان و علیسنا
معهم وبهم و لهم يا جلیل الاحسان و
جمیل الامتنان و امین امین الله الحق
امین ط

فرزند روشن دلیل و اے غوث و اے پر جو بہت
احسان فرمائے و اے رب کے فضل سے قبر مکرم میں
زندہ انعام یا فتہ ہیں۔ اور میں شہادت دیتا ہوں
کہ خدا کے سوا کوئی معبد نہیں، وہ یکتا ہے جس کا
کوئی شرکی نہیں ایسی شہادت جس سے جزا دینے
و اے رب کو تحریت پریش کی جائے، اور میں شہادت
دیتا ہوں کہ محمد اس کے بنے اور اس کے رسول
یہ ایسی شہادت جو ہمیں رضوان کے مقامات میں
اتا رہے۔ تو خدا کا درود وسلام اور برکت و انعام ہو
اس محబ پر جو الجایے لیے قریب، متزل ارتقا
میں بعید، بلند مرتبے و اے ہیں اور ان کی آں و
اصحاب و عیال اور علم و عرفان والی جماعت پر، اور ان کے ساتھ، ان کے طفیل، ان کے سبب ہم پر بھی،
اسے بزرگ احسان، جمیل امتنان و اے، قبول فرما، قبول فرما، اے معبد بحق قبول فرما! (ت)

اما بعد! یہ معدود وسطریں ہیں یا منضوض سلکیں۔ تنقیح مسئلہ علم و سماع موتی، و طلب دعا بہا بد
اولیاء ہیں، جنہیں افقر الفقراء احقر الورثی عید الفتح احمد رضا محدثی، سعی، قادری، برکاتی، بریلوی،
اصلح اللہ عملہ و حق امیر نے اول ماہ ربیع شمسی ۱۳۰۵ھ بجزیرہ کی چند تاریخوں میں رنگ تحریر دیا، اور بخش ظ تاریخ
حياة الموات فی بیان سماع الاموات ^۱ سے مسمی کیا، اس سے پہلے کہ فقیہ غفران نے چند کلمے مسمی بہ
الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال ^۲ مجع کے تھے، ان کے اکثر مطالب و مضامین بھی اس رسالہ کے بعض
اواع و فصول میں مندرج ہوئے۔ اب یہ عجالہ نہ صرف علم و سماع موتی کا ثبوت دے گا بلکہ بحوالہ اللہ تعالیٰ
خوب واضح کرے گا کہ حضرات اولیاء بعد الوصال زندہ اور ان کے تصرف و کرامات پائیں اور ان کے فیض بدستور
جاری اور ہم غلاموں خادموں محبتوں معتقدوں کے ساتھ دہی امداد و اعانت دیاری، والحمد للہ القدير الباری۔
یہ رسالہ حق سے متصل، باطل سے منفصل مقدمہ و سہ مقصد و خاتمہ پر مشتمل و حسبنا اللہ و نعم
الوکیل ہو مولانا و علیہ التعلیل۔

مقدمہ باعث تالیف میں سلسلہ جادی الآخرہ شمسی ۱۳۰۵ھ کو ایک مسئلہ بغرض تصدیق و اظہار
ادعاے طلب تحقیق فقیر کے پاس آیا، صورت سوال یہ تھی:

(مسلم) بسم اللہ الرحمن الرحیم چرمی فرمائند علماء دین و مفتیان شرع متین دریں باب (کیا فرمائے) ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں۔ ت) کہ ایک بزرگ کے مزار شریعت پر واسطے زیارت کے لیے اُس وقت یہ کلہ زبان سے نکلا کر اسے بزرگ بزرگیہ درگاہ کبریائی! آپ اشپاک سے میرے واسطے دعا کیجئے کہ حاجت میری فلاحی براؤے کیونکہ آپ بزرگ ہیں بطفیل رسول مقبول، واسطے اللہ کے حاجت براؤے۔ بعد کوچھ فاتحہ و درود شریعت پڑھا اور پیشتر میں پڑھا۔ یوں مزارگاہ میں جانا اور دعائیں اور زیارت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ زیادہ والسلام، فقط اسی بلطفہ۔

اس پر بعض اجلہ مخاوم کا جواب مزین بہر و دستخط جناب تھا، جس میں صاف صاف صورت مذکورہ کو شرک اور ادفیٰ درجہ شاہیہ شرک قرار دیا، اور دلیل میں ایک نئے طور پر اصحاب قبور کے انکار سماع بلکہ استحالة و ان manus سے کام لیا، تحریر شریعت یہ ہے:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم اس میں شک نہیں کہ زیارت قبورِ منین خاصہ بزرگانِ دین، اور پڑھنا درود شریعت اور سورۃ فاتحہ وغیرہ کا اور ثواب خیرات اموات کو بخشنا مندوب و مسنون ہے، جس پر حدیث شریعت جناب سید المعلیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:“
کنت تهیتکم عن تریارۃ القبور فزو رہا۔ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تواب تم ان کی زیارت کرو۔ (ت)

نص صریح ناطق۔ لیکن بزرگاں اپنی قبور کو خدا بپناہی و مانتے ہوئے حاجت براؤتی خود کرنا خالی از شاہیہ و شبہ شرک نہیں، کیونکہ جب درمیان زائر اور قبور کے جب عدیدہ سمع و بصر حاصل تو سماع اصوات اور بیسارت صور مجال، اگرچہ بعض اموات کو بوجہ قطع تعلق از مادہ زیادت اور اک بھی حاصل ہو۔ لیکن یہ مستلزم اس کو نہیں کہ بلا توجہ خاص جس کا

علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عَلَّهُ عَجِيبٌ لطِيفَةٌ غَبِيْبٌ أَقْوَلُ وَبَا لَهُ التَّوْفِيقُ، ذَيْ عَلَمَ أَكْرَحَ لغْرِشَ كَرِيسْ كَهْرَبِيْ سَخِيْنِ حَقِّ أَنْ كَهْلَكَ دَكْهَا ہی جاتا ہے۔ یہ بوجہ مولوی صاحب نے ایسے فرمائے جس نے مدہبِ حق کی وجہ موجہ ظاہر کر دی، میں عرض کروں جب زیادت اور اک کی وجہ علاقتی مادی کا انقطاع ہے تو وہ عموماً ہمیت کو حاصل (باقی الگھے صفحہ پر)

اکشافِ حال خارج از علم زائر اور بحیر اختریا پروردگار عالم ہے۔ بر وقت دعا زائر کے وہ بزرگ اُس کی دعا کو سنیں جب زائر بلا حصول علم ملک سوال کا ہے تو گویا سائل نے اہل قبر کو سمیع و بصیر علی الاطلاق فرار دیا ہے، اور نہیں ہے یہ اعتماد مگر شرک۔ اور ادنیٰ درجہ شاہر و شہد شرک تو ضرور ہوا، جس سے احتراز و احتیاب لازم واجب۔ فرقانِ حمید میں بمقاماتِ متعددہ اس کا بیان بتصریح تام موجود از الجملہ ہے، سورہ یوسف میں ہے: **وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِآيَةٍ إِلَّا وَهُم مُشْكُونٌ** اور ان میں اکثر خدا کو نہیں مانتے مگر شرک کرتے ہوئے۔ اور حدیث شریف میں ہے:

من حلف بغیر اللہ فقد اشرکتے جس نے غیر خدا کی قسم کھاتی اس نے شرک کا کام کیا۔
اور اس حرمت کا سبب سوائے اس کے نہیں کہ حالف کی اس قسم غیر خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے عقیدے میں غیر خدا کو بھی فرع و ضرر سان جانتا ہے جو معاشر شرک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فہرست شریف

اس بواب کو دیکھ کر زیادہ تحریرت یہ ہوئی کہ مولوی صاحب کی کوئی تحریر ان خلافاتِ محدثین میں آج تک نظرے

(البیقری حاشیہ صفحہ گزنشہ) کہ موت خود اسی قطیعہ تعلیٰ مادی کا نام ہے، تو بعض اموات کی تخصیص مخصوص ہے وجوہ، بلکہ تمام اموات کو حاصل ہونا چاہئے، اور بیشک ایسا ہے۔ اسی لیے اکابر محققین تصریح فرماتے ہیں کہ موت کے بعد کا ادر اک بر نسبت اور اک حیات کے وَمَا وَدَتْ تَرَهُ وَمَا شَاءَتْ وَمَا تَصَدَّقَتْ وَمَا تَنْهَىَتْ اس کی بعض تصریحیں آئیں گی، زیادہ نہیں تو نوع دوم مقصد سوم مقابل چہارم میں شاہ عبدالعزیز صاحب ہی کا قول ملاحظہ ہو جائے۔ منہ علیٰ مولوی صاحب اس کلام سے شاہ عبدالعزیز صاحب کے اُس قول کی طرف مشیر ہیں جس کا ایک پارہ نوع ۲ مقصد ۳ مقابل ۱۶ میں مذکور ہو گا۔ اور تمہارے جس نے آدمی وہا بیت کا کام تمام کر دیا عنقریب سوال ۵۱ میں آتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، اُس میں شاہ صاحب نے بے شایرہ شہد ثابت مانا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اویاۓ کرام کے مدارک کو ایسی وسعت دیتا ہے مولوی صاحب کے لفظ یہاں ایسے واقع ہوئے جو اقرار و انسکار دونوں کا پہلو دیں، خیر اگر شاہ صاحب کو اس قول میں خاطی پائیں اور اپنی اگرچہ کو اساعت یا فرض ہی پر محروم رکھیں تاہم ہمیں مضر نہیں، نہ آپ کے کلام کی اصلاح کر سکتا ہے، کماستری، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ منہ

نگزد ری بھی۔ گمان یوں تھا کہ قصداً احرار از قرماتے ہیں بلکہ غلوٰ منکرین کو خود بھی لائی انکار بھرا تے ہیں۔ طرف تریکہ پرسی بسم اللہ قلم کوازنِ رقم ملا تو یوں کہ طرزِ ارشاد فرقیین کے مضاد، پھر سراپا ناتمامی تقریب و ناتکامی مدعا، واجنبیت دلیل ویسے تعلقی دعویٰ اگرچہ حضراتِ مجیدہ کا قدیمی دستور، مگر فضیلت سے بغایت دُور، فقیر کو بعض وجوہ سے مولوی صاحب کی رعایت ایک حد تک منظور، ولہذا ان سطور میں نام نامی مستور و نامسطور، مگر اخبارِ حق بنص قرآن ضرور، اور حدیث صحیح میں الدین النعم لکل مسلم (دین ہر مسلم کی خیر خواہی ہے۔ ت) ما ثور۔ میرا مقصد تھا کہ اس مسئلہ میں حقیقت بالغ و تدقیق بازغ سے کام ہوں، اُس تفصیل جامع و تحریر لامع سے اختتام ہوں کہ برائیں اشبات کا حصر و افی ہو، از باقی شبہات کا احاطہ کافی ہو، مگر جب دیکھا کہ خود جواب جناب مذہب منکرین سے منزہ ہوں دُور، اور اکثر ادیام جو ادھر سے کپیں ہوتے ہیں آپ ہی کی تحریر سے ہبہاً منشور، تو مجھے بہت کفایت مؤنث و کمی مشقت ہوئی۔ اور آخر رائے اس پر ٹھہری کہ بالغفل جواب کی تقریر خاص پر جو اعتراضات میرے ذہن میں ہیں مگر ارش کر کے چند امار و احادیث و احوال علمائے قدیم و حدیث و نبیذے بحث اصل مدعا، یعنی ارادۂ طیبہ سے طلب دعا، اور بعد وصال ان کا فیض و نوال لکھ کر ختم کلام کروں اور بقیہ تحقیقات بابرہ و تدقیقات قابرہ جو بحد الدلیل حاضر خاطر پنڈہ قاصر ہیں، انھیں بشرط جواب مولوی صاحب دو رائے پر محوال رکھوں۔ یا انہم یہ مختصر رسالہ ان شاء اللہ تعالیٰ ثابت کر دے گا کہ مولوی صاحب کی یہ چند سطیح تحریر اور اس پر مع ان کے اصل مذہب کے چار سو و بھر سے دار و گیر۔ واللہ المعین و بہ استعین۔

المقصد الاول في الاعتراضات وازاحة الشبهات

(پہلا مقصد اعتراضات اور ازالۃ شبہات میں)

اور اس میں دو نوع ہیں:

نوع اول اعتراضات مقصودہ میں — شاید مولوی صاحب نام اعتراضات سے ناراض ہوں، لہذا مناسب کہ پیریہ سوال میں اعتراض ہوں۔

فاق قول و به التوفيق و به الوصول الی ذری التحقیق (تو میں کہتا ہوں، اور خدا ہی سے توفیق، اور اسی کی

عده اصل مذہب سے بکارے مذہب مولوی صاحب کی تصریح مراد ہے کہ میتت جہاد ہے ۱۲ منہ مسلکہ رہہ

مدوسے بلندی تحقیقی تک رسائی ہے۔ ت)

سوال (۱) جناب نے قبر کی مٹی حائل دیکھ کر آواز سنئی، صورت دیکھنی محال بھرائی۔ اس سے مراد محال عقلی یا شرعی یا عادی، بر تقدیر اول کاش کوئی برپا ن قابل اُس کے استعمال پر قائم فرمائی ہوتی۔ میں پوچھتا ہوں اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ یہ حائل مانع احساس نہ ہو، اگر کہتے ہو، تو ات اللہ علی حکمل شی قدر یو (بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ ت) کا کیا جواب؟ — اور فرمائیے ہاں تو استعمال کہاں؟ — بر تقدیر شافی آیات فتنہ آئیہ احادیث صحیح سے ثابت کیجئے کہ جب تک یہ حجاب حائل رہیں گے البصار و سماع نہ ہو سکیں گے، الفاظ اشرافیہ ملوظاً غاطر رہیں — بر تقدیر شافی عادتِ اہل دنیا مراد یا عادتِ اہل بر زخ۔ درصورتِ اول گیا دلیل ہے کہ مانع دنیوی عاقبت بر زخ بھی ہے۔ کیا جناب کے نزدیک بر زخ دنیا کا ایک رنگ ہے؟ اہل دنیا ملا نکل کو نہیں دیکھتے مگر ابلور خرق عادت۔ اور بر زخ والے عموماً دیکھتے ہیں، حقیقت کے لفڑی بھی۔ احادیث تحریر چھپنے کی چیز نہیں۔ درصورتِ دوم جناب نے یہ عادتِ اہل بر زخ کیونکر جانی، اموات نے تو اگر بیان ہی نہ کیا۔ اور طریقے سے علم ہوا تو اور شاد ہو۔ اور مامول کر دھوئے بتاہما زیرِ لحاظ رہے۔

سوال (۲) اسی تشقیقی سے احمد الشعین الاولین مراد تو آپ ہی کا آخر کلام اُس کا اول راد کہ محال عقلی صالح تعلق اذن نہیں۔ اور محال شرعی سے ہرگز اذن متعلق نہ ہو گا۔ و بر شی شافی اس کا اعتماد ممکن کا اعتماد کہ ہر محال عادی ہیں عقلی ہے اور شرک عظم محالات عقلیہ کا اعتماد، تو اعتماد ممکن عقلی کا شرک ہونا محال عقلی یعنی الفساد وبیماری اخیری اوضاع واجلی (اور بیمارات دیگر زیادہ واضح و روشن۔ ت) جناب کی کچلی عبارت صاف گواہ کہ بعض اموات کو ایسی زیادت اور اک عطا ہوتی ہے کہ وہ توجہ خاص کریں تو باذن اللہ دعاۓ زار مسن سکتے ہیں — میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے یا نہیں کہ یہ وقت انہیں ہر وقت کے لیے بخشے — بر تقدیر یہ انکار سخت مشکل۔ افعینا بالخلائق الادل (تو کیا ہم پہلی تحقیق سے تحدیک گئے۔ ت) درصورت اقرار، میت یہ وصف ملنے سے خدا کا شرکیہ ہو گیا یا نہیں؟ میں جانتا ہوں ہاں نہ کہتے گا، اور جب نکل بھری تو میں عرض کروں وہ وصف جس کے ثبوت سے خدا کی شرکت لازم نہ آئی اُس کے اثبات سے خدا کا شرکیہ ہونا کیونکر قرار پایا؟ اور جس کی حقیقت شرک نہیں اُس کا گویا شاپہ کیونکر ہوا؟

سوال (۳) کیا آدمی اُسی کام کو حلال جانے جس کے بکار آمد ہونے پر یقین رکھتا ہو۔ باقی کو حرام سمجھیا صرف ایسا کافی اگرچہ علم نہ ہو۔ درصورتِ اول واجب کہ نماز روزہ اور تمام اعمال حسنة کو حرام جانیں کروہ یہ قبول بکار آمد نہیں اور

ہم میں کوئی نہیں کہ سکتا کہ اس کے اعمال قطعاً مقبول — درصورتِ شانیہ جب آپ کے نزدیک بھی بعض اکابر کا ایسا
قویِ الاد را کہ ہونا مسلم کہ بتوجہ خاص با ذنِ اللہ تعالیٰ دعائے زائرین لیں تو وہاں حرمِ الحنی سے ہر وقت امید و
توque موجود کہ سننے کا علم نہیں، تو نہ سننے پر بھی جسم نہیں۔ پھر کلام کیوں کرنا رواہ ہو سکتا ہے۔ جناب کو اپنا
اطلاق حکم ملحوظ خاطر عاطر ہے۔

سوال (۳) یہ تو ظاہر کہ سائل جن کے دروازوں پر سوال کرتے ہیں وہ ہر وقت فراخ دست نہیں ہوتے،
اب ان سالوں کو حضرت کے اعتماد میں ہر شخص کے حال خانہ پر اطلاق و وقوف ہے یا نہیں۔ اگر کہیے ہاں
تو جس طرح جناب کے نزدیک زائر بچاروں نے حضرات اولیاء کو سمع و بصیر علی الاطلاق مانا، یعنی آپ نے ان
بھیک مانگنے والوں، جو گروں، سادھوؤں کو علیم و بصیر علی الاطلاق جانا۔ والیاذ باللہ سجۃ و تعالیٰ اور اگر
فرمائیے تھے، تو جبکہ سائل بلا حصول علم مرکب سوال ہوتے ہیں۔ آپ کے طور پر کویا اہل بیوت کو معطلی و قدر علی الاطلاق
قرار دیتے ہیں یا نہیں۔ بر تقدیر اول واجب ہوا کہ سوال شرک نہ ہو تو اونی درجہ شاہد و شہید شرک ضرور ہو
حالانکہ بہت اکابر علماء اولیاء نے وقت حاجت اُس پر اقام فرمایا ہے، حضرت ابوسعید خاز قدس سرہ العزیز جن کی
خطبہ عرفان و جلالت شان آفتاب نیمز وزیر سے انہر، ہنگامہ فاقہ تھے پھیلاتے اور شیماقہ فرماتے۔ یعنی
سید الطائف چنید بندادی کے استاد حضرت ابو حفص حداد و حضرت ابراہیم ادھم و امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین سے وقت ضرورت شرعیہ سوال منتقل نہ کیا تھا ملکہ المناوی فی التیسیر (یہ سب
علامہ مناوی نے تیسیر میں نقل کیا ہے۔ ت) کتب فقہیہ شاہد عادل کو بعض صور میں علمائے کرام نے سوال فرض
بٹایا ہے۔ معاذ اللہ! یہ آپ کے طور پر شرک یا شاہد شرک کا فرض ہونا ہوگا۔ بر تقدیر شانی زائر بچارہ بلا حصول علم

علہ اگر تسلیم تحقیقی ہے تو امر ظاہر اور بطور تجویز و تقدیر ہے۔ تو یہی عرض کیا جاتا ہے کہ درصورت مان کر پھر
اُس کلام کی کیا گنجائش ہے۔ یہ نکتہ محفوظ رہتا چاہے۔ ۱۲ منہ
علہ تشبیہ مقصود بالذات ہے کہ یہ سوال بعض اجمالی ہے وتر ہمارے نزدیک نہ صرف اتنا علم و خبر مطلقاً نہ فقط اُس
سمع و اپنے مطلعی۔ ۱۲ منہ

علہ تحت قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیر ارشاد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جس نے
من سأل من غير فقر فكان يأكمل الجهم ۱۲ منہ بغیر احتیاج کے سوال کیا گویا وہ اپنے پیٹ میں انگارے
بھرتا ہے ۱۲ منہ (ت)

لہ التیسیر شرح الجامع الصفیر تحت حدیث من سال امّ مکتبۃ الامام اش فی ریاض سعودیہ ۳۲۱/۲

سوال کرنے پر کیوں ان الفاظ کا مصدقہ ہوا۔

سوال (۵) جو شخص ایک جگہ خاص پر ہو کر وہاں جا کر جس وقت بات کیجئے سن لے۔ اس قدر سے اسے سیع علی الاطلاق کہا جائے کایا نہیں۔ اگر کیجئے ہاں، تو اپنے نفس نفس کو سیع علی الاطلاق مانیے۔ ہم نے تو ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ دولت خانہ پر جا کر جب کسی نے بات کی ہے آپ کے کام تک پہنچی ہے۔ اور فرمائیے نہ، تو مزار پر جا کر سیع علی الاطلاق جان کیونکر سمجھا گیا!

سوال (۶) زمانہ وجود مخاطب کے استغراق از منہ با صفت خصوص مکان کو جناب نے ثبت سمع علی الاطلاق سُنْهُرَا يَا تَوْاسِعًا إِذْ مَرَّ وَجْدٌ وَأَكْثَرَ دُنْيَا بِدِرْجَاتِ الْمُوْجِبِ ہو گا۔ اب کیا جواب ہے اُس حدیث سے کہ امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی و عقیلی اور ابن الجبار و ابن عساکر و ابو القاسم اصبهانی نے عمار بن یاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے تھے :

بَيْشَكَ اللَّهُ تَعَالَى مَلَكًا اعْطَاهُ اسْمَاعَ الْخَلَائِقِ (زاد الطہوار فصلہ ۱۷) قائم علی قبری (زاد الدافع) یوم القيمة (فَمَنْ أَحَدٌ يَصْلُّ عَلَى صَلْوَةِ آتَاهُ بَلْغَنِيهَا۔

انَّ اللَّهَ تَعَالَى مَلَكًا اعْطَاهُ اسْمَاعَ الْخَلَائِقِ (زاد الطہوار فصلہ ۱۷) قائم علی قبری (زاد الدافع) یوم القيمة (فَمَنْ أَحَدٌ يَصْلُّ عَلَى صَلْوَةِ آتَاهُ بَلْغَنِيهَا۔

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہان کی باتوں میں لینی عطا کی ہے، وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے، جو مجھ پر درود بھجنے ہے یہ مجھ سے عرض کرتا ہے۔ (ت)

علامہ زرقانی شرح مواہب اور علامہ عبد الرؤوف شرح جامع صغیر میں اعطاؤہ اسماع الخلق کی شرح میں یوں فرماتے ہیں :

لِيُنِي اللَّهُ تَعَالَى لِيْنَهُ اُسْ فَرْشَتَهُ کِرَاسِيَ قُوتَ دِی ہے ای قوہ یقتدر بہا علی سماع ما ینطق بہ کل مخلوق من انس و جن و غیرہم (زاد المناوی) فی ای موضع کان۔

کہ انسان جن وغیرہم تمام مخلوق الہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اُسے سب کو شننے کی طاقت ہے چاہے کہیں کی آواز ہو (ت)

اور یلمی نے مسنن الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور پر فور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

مُجْهُوْرٌ درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر اکثر والصلوٰۃ علیٰ فات اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا

ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جب کوئی اُمّتی میرا مجھ پر
درو دھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے : یا رسول اللہ !
فلان بن فلان نے ابھی ابھی حضور پر درود مجھی ہے (ت)
اے اللہ ! درود اور برکت نازل فرمائیں جبیب پر جو
برگزیدہ ہیں اور اس شفیع پر جن سے کرم کی امید ہے
اور ان کی آل ، اصحاب ، ان کی امت کے اولیاء ،
ان کی ملت کے علماء سب پر ایسا درود جسے تیرے
دوام کے ساتھ دوام اور تیری بغا کے ساتھ بغا ہو ،
ایسا درود جس کے وہ اہل ہیں اور جو تیری شان کے لائی
ہو ، قبول فرمائے میں بھو دیر حق قبول فرمائی (ت)

عند قبری فاذ اصلی علی مر جل من اُمّتی
قال لی ذلك الملك یا محدثان فلات بت
فلات یصلي عليك الساعة ۲۷

اللهم صل وبارک على هذا الحبيب
المجيبي والشفيع المرتجم وعلى الله و
اصحابه واولياء امته وعلماء ملة اجمعين
صلوة تدوير بد وامرک وتبقى ببقائك كما هو
اهله وكما انت اهل له امين امين الله
الحق امين .

سے جان می دہم در آرزو اے قاصد آحسنہ بازگو
در مجلس آن نازنین حرفاً گراز مامے رود

(اے قاصد ! اس آرزو میں جان دے رہا ہوں کہ اس محبوب کی مجلس میں پھر ایک بات پہنچادو
اگر پہنچ سکے - ت)

بھلا ارشاد ہو ، اولیائے کرام تو خاص حاضران مزاگی باتیں لئے پرستی علی الاطلاق ہوئے جاتے ہیں۔
یہ بندہ خدا کہ بارگاہِ عرش جاہ سلطانی صلوات اللہ وسلام علیہ سے جُدا نہیں ہوتا اور وہیں کھڑے کھڑے ایک
وقت میں شرقاً غرباً جزو باشمال تمام دنیا کی آوازیں سُنتا ہے اُسے کیا قرار دیا جائے گا ۔ آپ کو تو کیا کہوں مگر
ان نجدی شرک فروشوں نے نہ خدا کی قدرت دیکھی ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کیا کیا عطا فرماسکتا ہے ، نہ اس کی عظمت
صفات تمجھی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر شرک کا ماتھا ٹھنکتا ہے ماقدر واللہ حق قدر رکا (اُنھوں نے حندیا کی
قدرت نہ جانی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا - ت)

سوال (ح) کیا بات سُننے کے لیے صورت دیکھنی بھی ضرور ، جب تو اجب کہ تمام اندھے بھرے ہوں اور فرشتہ
مذکور آپ کے طور پر بصیر علی الاطلاق بلکہ اس سے بھی کچھ زائد ، ورنہ فقط خطاب کرنے سے بصیر مانا کیونکہ مفہوم

ہوا۔ عموم و اطلاق تو بالا سے طاق۔

سوال (۸) بفرض لزوم صحیح کلام کو مطلقاً بصرد رکار، جو روئیت مخاطب سے حاصل۔ یا بصر علی الائق ملازمت باطل۔ و علی اثاثی لازم کہ تمام مخلوقِ الٰی بھری اور کسی بات کا سُنتا کسی غیر خدا کے لیے ماننا مطلقاً مستلزم شرک ہو تو سب مشترک ہیں، یا ہر ذی سمع بصیر علی الاطلاق تو آفت اشد ہے۔ والعیاذ باللہ۔

سوال (۹) اُن اولیاء کی زیادت اور اُن اگرائے مستلزم نہیں کہ ہر کلام زائرِ مُن لیں تو اُسے بھی نہیں کہ سب کو نہ سُنتیں آپ خود عدم استلزم فرماتے ہیں نہ استلزم عدم، تو دونوں صورت میں مُحل رہیں۔ پھر ایک امر مُحل پر جزءِ شرک کیونکر ہو سکتا ہے۔ غایت یہ کہ بے دلیل ہو تو غلط سی، کیا ہر غلط بات شرک ہوتی ہے!

سوال (۱۰) مجھے نہیں معلوم کہ قرآن عظیم میں ایک جگہ بھی بیان فرمایا ہو کہ مزارات پر جا کر کلام و خطاب کرنا شرک یا حرام ہے۔ یا اتنا بھی ارشاد ہو اہو؛ جو ایسا کرتا ہے گویا اصحابِ قبور کو سمجھ یا بصیر علی الاطلاق مانا ہے۔ اور حضرت کی صحبت استدلال انہیں امور پر مبنی۔ آپ فرماتے ہیں فرقانِ حمید میں بمقامات متعددہ اس کا بیان بتصریح تام موجود۔ میں مقامات متعددہ کی تخلیف نہیں دیتا، ایک ہی آیت فرمادیجئے جس میں صاف صاف مضمون مذکور مزبور ہو۔ بینتو اتو جروا۔

سوال (۱۱) سورہ یوسف کی آیہ کریمہ کہ تلاوت فرمائی اُس کا ترجمہ و مطلب میں کیوں عرض کروں، ہموڑی تکمیل سے نہیں۔ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے:

”نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگوں کی شرک کر تھے یہی ایعنی اکثر لوگ جو رحموی ایمان کا رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں“ انتہی

خدا را اس میں مزارات اولیاء پر جانے یا اُن سے کلام و خطاب کرنے کا کون ساحر فہم ہے، استغفار اللہ! نام کو بُجھی نہیں، تصریح تام تو بڑی چیز ہے۔ پھر اُس آیت نے جانب کا کون سادھوئی ثابت کیا یا حضارِ مزار کو کیا الزام دیا۔ اگر ایسے ہی ہے علاقہ استناد کا نام تصریح تام، تو ہر شخص اپنے دوئے پر قرآن عظیم کی آیت پیش کر سکتا ہے۔ مثلاً فلسفی کہے: تو سیط عقول حق ہے ورنہ لازم آئے کہ تمام اشیاء ممکنہ اُس واحد حقیقی سے بالذات صادر ہوتی ہوں۔ اور یہ خداۓ عز وجل پر افرًا۔ فات الواحد لا يصدّر عنہ ألا الواحد (کیونکہ واحد سے واحد ہی صادر ہو سکتا ہے۔ ت) اور اللہ تعالیٰ پر افرًا حرام قطعی۔ قرآن حمید میں بمقامات متعددہ اس کا بیان بتصریح تام موجود، از الجملہ ہے سورہ انعام میں: انَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذَبَ لَا يَقْلُوْنَ (جو لوگ لہ تقویۃ الایمان پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں مطبع علیمی اندر ورنہ لوہار گیٹ لاہور ص ۴

اللہ پر جھوٹا افتر اکرتے ہیں وہ مراد کو پہنچنے والے نہیں۔ ت) یا نصرانی کے انکارِ تسلیث گناہ عظیم ہے کہ تسلیث آیتِ انجلیل محرف سے ثابت، اور آیتِ الہیہ کی تکذیب موجب عذاب شدید۔ فرقانِ حمید میں بمعاقبات متعددہ اس کا بیان بتصریح تمام موجود از انجلیل ہے سورہ عنکبوت میں، دعا یا جحد یا یقیناً اللہ العظیمون (ہماری آئتوں کا انکار نہیں کرتے گروہ ہی جو ظالم ہیں۔ ت) ارشاد فرمائیے کیا ان تقریروں سے ان کی استدلال تام ہو گئی، اور ان کے جھوٹے دعوے صحاۃ اللہ قرآن عظیم نے ثابت کر دیے؟ حاش اللہ، واستغفِر اللہ ولا حول ولا قوَّةَ الاَّ باَنَّ اللَّهُ میں نہیں چاہتا کہ عیاذ بالله فلان وہمان کی طرح آیاتِ الہیہ کو ان کے موقعِ محل سے بریگانڈ کر کے بزورِ زبان و بری طرف پھیرا جائے، ورنہ حضراتِ مُنْکِرِینَ کے مقابلِ آیہ کرید کہا یعنی الکفَّارُ مِنْ اصحابِ الْقَبُورٍ (جیسے کفارِ اہل قبور سے نا امید ہو بیٹھے۔ ت) بہت اچھی طرح پیش ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس آیت کی پہنچت جو آپ نے تلاوت کی ہزار درجہ زیادہ محل و موقع سے تعلق رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اہل قبور سے کافروں کا فردوگ نا امید ہو بیٹھے۔ اب غور کر دیا جائے کہ کون لوگ اہل قبور سے امید رکھتے ہیں اور کون یا اس کے ہاتھوں اس توڑے بیٹھے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

صنف آخر من هذ النوع

(ایسی نوع کی ایک اقسام)

www.alahazratnetwork.org

یہاں اُن اکابر خاندانِ عزیزی کے بعض اقوالِ رنگ تحریر فرمائیں گے جنہوں نے بے حصول علم از کتاب سوال جائز کھا اور مولوی صاحب کے طور پر شرکِ خالص یا ہارے درجے شاہزادہ شرک میں گرفتار ہوئے۔

سوال (۱۲) شاہ ولی اللہ ہمّعات میں حدیثِ نفس کا علاج بتاتے ہیں :

یارواج طیبہ مشائخ متوجہ شود و برائے ایشان فاتحہ۔ مشائخ کی پاک روحوں کی جانب متوجہ ہو اور ان کے لیے خواندی یا بنیارت قبر ایشان روداز انجنا انجذا بیلوزہ فاتحہ پڑھے یا ان کے مزارات کو جائے اور وہاں سے کند۔ بھیک مانگے۔ (ت)

اقول اولاً جناب کے نزدیک مزارات اولیاء سے بھیک مانگنے کا کیا حکم ہے۔ وہاں تو ان سے دعا

لہ القرآن ۳۹/۲۹

لہ القرآن ۱۳/۹۰

لہ ہمّعات

بعض

اکادمیۃ الشاہ ولی اللہ حیدر آباد

ص ۳۴

منگوانا شرک ہوا جاتا تھا یہاں خود ان سے بھیک مانگی جاتی ہے۔
ثانيةً کسی سے بھیک مانگنی یونہی معمول کروہ اس کی عرض نہ اور اُس کی طرف توجہ کرے، ورنہ دیواروں پر قحوں سے کیا بھیک مانگنا۔ مگر آپ فرمائیں کہ توجہ خاص کا انکشاف حال خارج از علم زائر و بھیز اختریار پر وردگار عالم ہے۔ اب جو یہ بھیک مانگنے والا شاہ صاحب کے حکم سے بھیصل علم متکب سوال کا ہے اس نے گویا اہل قبر کو سمیع و بصیر علی الاطلاق قرار دیا یا نہیں؟ اور شاہ صاحب نے یہ شرکِ خالص یا شاہزادہ شرکِ تعلیم کیا یا نہیں؟ اور ایسی چیز کا سکھانے والا کافر یا مشرک یا بدعتی بدندہ بہب ہوا یا نہیں؟ یعنی تو جروا
ثالثاً انہوں نے مزار پر جا کر گدائی تو پچھے بتائی، پہلے گھر ہی بنیٹے ارواح طیبہ کی طرف توجہ کرا رہے ہیں اب تو اطلاق کا پانی سر سے اونچا ہو گیا۔

سوال (۱۲) اُنھی شاہ صاحب نے ایک رباعی لمحی سے

آنکھ زادنا سببی جستند بالجہ افوارت مپوستند
فیض قدس ازہت ایشان می جو دروازہ فیض قدس ایشان ہستند

(جو لوگ نفسِ حیوانی کی آنودگیوں سے باہر ہو گئے وہ ذاتِ قیم کے انوار کی گمراہیوں سے جاتے، فیضِ قدس ان کی بہت سے طلب کرو، فیضِ قدس کا دروازہ یہی لوگ ہیں۔ ت)

اور مکتوب شرع رباعیات میں خود اس کی شرح ہوں کی:
 www.alahazratnetwork.org
 یعنی توجہ بار ارواح طیبہ مشائخ در تہذیب روح و سر یعنی مشائخ کی ارواح طیبہ کی جانب توجہ روح اور باطن کو سنوارنے میں فتح بلین رکھتی ہے (ت)
 فتح بلین دار دیں

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) کیا اچھا فتح بلین ہے کہ بلا حصول علم ان کی بہت سے فیض چاہ کر مشرک ہو گئے۔

سوال (۱۲) یہی شاہ صاحب "وق الجل" میں لکھتے ہیں۔ ان کی عبارت عربی لاکر ترجمہ کرو، اس سے یہی بہتر کم لوی خرم علی صاحب بہوری مصنعت نصیر مسلمین کا ترجمہ نقل کر دوں۔ یہ صاحب بھی عالم و کرامے منکرین سے ہیں، شفار العلیل میں لکھتے ہیں،

"مشائخ پرشتیہ نے فرمایا، قبرستان میں میت کے سامنے کعبہ مظلوم کو پشت دے کر بیٹھے، گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑتے پھر میت سے قریب ہو پھر کہے یا روح اور یا روح الرؤوح کی دل میں ضرب کئے

یہاں تک کہ شاش و فور پائے پھر غفارنے سے اس کا حس کافیضان صاحب قبر سے ہوا اس کے دل پر آمد ملخدا

اقول اولاً اس ندایے یار وح کا حکم ارشاد ہو۔

ثانیاً یہ سائل فیض جو تقریر و سلیم و اشاعت و تعلیم شاہ صاحب و مترجم صاحب جب چاہا بل حصول علم قبر کے سامنے یا سروح یا سروح کرنے اور فیض مانگنے بیٹھ گئے۔ آپ کے طور پر اہل قبور کو سمع و بصیر و معنی و فیض علی الاطلاق مان کر اور ماں و مترجم بتا جتا کہ مشرک ہوئے یا نہیں؟

سوال (۵) شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز میں، وہیں جماں انہوں نے بعض خواص اولیاء کو ایسی زیادت اور اکمل نکھی ہے، یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

اُیسی لوگ اپنے کمالات باطنی ازاہنا	کمالات باطنی ازاہنا
میں نمایند وار باب حاجات و مطالب حل مشکلات	حاصل کرتے ہیں، اور اہل حاجات و مقاصد اپنی مشکلوں کا حل ان سے مانگتے اور پاتے ہیں (لت)

کہے زیادت اور اکمل، مگر تو جر خاص کا انکشافت حال تو خارج از علم طالب بخیر اختیار پرور دکار عالم ہے، پھر ایسی لوگ جو بل حصول علم مرتب استفادہ ہوتے ہیں کیونکہ مصدق اُن لفظوں کے نہ ہوئے اور ایسی نسبت کو معاداً نہ بذریعہ مشرک ملتی ہے، کیونکہ صحیح و مقبول بظہری۔ یہی شاہ صاحب اپنے والد شاہ ولی اللہ صاحب سے نافذ اولیست کی نسبت قوی اور صیحہ ہے۔ ایک ابوسی فارمادی کو ابوحسن سرقای سے روحی فیض ہے اور ان کو بایزید بسطامی کی روحانیت سے، اور ان کو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے اہنے نقلہ البلاہوری ف شفاء العلیل (اسے مولوی خرم علی لاہوری نے شفاء العلیل میں نقل کیا۔ ت)

ثانیاً ذرا شاہ صاحب کے پیغمبے لفظ کہ اہل حاجت اپنی مشکلوں کا حل اُن سے مانگتے اور پاتے ہیں ملحوظ خاطر ہیں، کس دھوم دھام سے ارواح اولیاء کو حاجت روشنکل کشا بتایا ہے۔ واللہ! کہا پس، اگرچہ بُر امانیں ناواقف حُر

الناس اعداء لِمَا جهلو

(لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں۔ ت)

۱۔ شفاء العلیل ترجمہ القول الجميل	پانچوں فصل	ایک ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۲۷
۲۔ تفسیر فتح العزیز پارہ علم	بیان صدقات و فاتحہ الخ	مسلم بکر ڈپولال کنوں دہلی	ص ۲۰۶
۳۔ شفاء العلیل ترجمہ التول الجميل	گیارہوں فصل	ایک ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۱۴۸

ہے غوثِ اعظم بن بے سرو سامان مددے
قبلہ دیں مددے کعبہ ایمان مددے

(غوثِ اعظم) مجھے بے سرو سامان کی مدد فرمائیں، قبلہ دیں! مدد فرمائیں، کعبہ ایمان! مدد فرمائیں)

سوال (۱۶) اُسی تفسیر عزیزی میں دفن کو نعمتِ الٰہی ٹھہر اکر اُس کے منافع و فوائد میں لکھتے ہیں:
از اویاں محفوظین انتفاع واستفادہ جاریست۔ محفوظ اولیا سے نفع پانा اور فائدہ طلب کرنا
جاری ہے۔ (ت)

اقول اولاً انتفاع تک خیر تھی کہ بے مقصد ملتفق بھی ممکن، استفادہ نے غصب کر دیا کہ وہ نہیں۔
مگر طلب فائدہ، پھر کیا اچھا نفع دفن میں نکالا کہ بندگاں خدا بے حصول علم مرکب سوال ہو کر معاذ اللہ مشرک
ہوتے ہیں۔

ثانیاً لفظ "جاری است" پر لحاظ رہے کہ اس سے مراد نہیں مگر مسلمانوں میں جاری ہونا، اور جو
مسلمانوں میں جاری ہرگز شرک نہیں کہ جن میں شرک جاری ہرگز مسلمان نہیں۔

سوال (۱۷) مرا مظہر جانجا ناں صاحبِ حجتیں شاہ ولی اللہ صاحب اپنے مکاتیب میں قم طریقہ، احمدیہ و
داعی سنت نبویہ لکھتے ہیں۔ اور حاشیہ مکتبات و لوایہ پر اُخیں شاہ صاحب سے ان کی نسبت منقول ہندو عرب
و ولایت میں ایسا مطبع کتاب و سنت نہیں بلکہ سلف میں بھی کم ہوئے احمد طخفہ مترجم۔ یہ مرا صاحب اپنے ملفوظات
میں تحریر فرماتے ہیں،

نسبتِ ما بجانب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بارگاہ تک نسبت
میں رسد، و فقیر رانیازی خاص بآنجا بثابت است۔ در وقتِ عرض عارض جسمانی توجہ بحضرت
پچھتی ہے اور فقیر کو اُس جناب سے خاص نیاز حاصل
ہے۔ جب کوئی جسمانی عارضہ لاحق ہوتا ہے تو آنکھوں
کی جانب میری توجہ ہوتی ہے اور شفایا بی کا سبب
بنتی ہے۔ (ت)

سوال (۱۸) آگے فرماتے ہیں:

یکبار قصیدہ کہ مطلع شفایا بی سے

لہ تفسیر فتح العزیز پارہ عم استفادہ ازاویا محفوظین مسلم یک ڈولال کنوں دہلی ص ۱۳۳
لہ مکاتیب مرا مظہر از کلات طیبات ملفوظات مرا صاحب مطبع عجیبانی دہلی ص ۸

فروعِ حشمت آگا ہی امیر المؤمنین حیدر
زادگشت یہ اللہ امیر المؤمنین حیدر
خدائی پا تھو والی الگشت سے اے امیر المؤمنین حیدر
حضرت کی بارگاہ میں عرض کیا تو ٹری نواز شہافرمودند اے۔
بجناب ایشان عرض نوم نواز شہافرمودند اے۔
اقول اولاً جب جناب مرزا صاحب امراض میں بارگاہ مشکل کشائی کی طرف توجہ کرتے تھے انھیں
کیا خبر بھی کہ حضرت مولا علی کرم اللہ و جد الاسلامی اس وقت میری طرف متوجہ ہیں یا میری طرف تجھے النساء فرمائیں گے۔
ثانیاً یونہی جب قصیدہ عرض کرنے بیٹھے کیا جانتے تھے کہ حضرت والا اس وقت سن لیں گے۔ تو ان سب
اوقات میں بے حصول علم مرتكب عرض و توجہ ہو کر انھوں نے جناب اسد اللہی کو سیع و بصیر علی الاطلاق بھثرا یا،
اور حضرت کے طور پر وہ بُرُ القلب پایا یا نہیں۔

ثالثاً مزار پر جا کر کلام و خطاب تو وہ آفت تھا۔ مرزا صاحب جو بے حضور مرزا رہی وہیں کرتے قصیدے
سناتے ان کے لیے حکم کچھ زیادہ سخت ہو گایا نہیں۔

رابعاً اس نیازی خاص پر بھی نظر ہے کہ یہ معا الجمکے گاؤں جہاں کے وہم کا جو نیاز کے لفظ کو
خاص بجناب بے نیاز مانتے، اور اسی بنابر فاتح فاتح حضرات اولیاء کو نیاز کہنا شرک و حرام جانتے ہیں۔
خامساً یہ بڑی گزارش تو باقی ہی رہ گئی کہ دفع امراض کے لیے ارواح طیبہ کی طرف توجہ استمداد
با الغیر تو نہیں۔ اور جناب کے نزدیک بھلا ایسا شخص ابیاع شریعت میں یکتا و بے نظر جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب
نے کہا تھا، بالائے طاق، سرے سے میں سنت بلکہ از روئے ایمان یقوتہ الایمان راساً مسلم و موحد کہا جائے گا
یا نہیں۔

سوال (۱۹) شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبد الرحیم صاحب کی نسبت کیا حکم ہے؟ وہ بھی اس شرک عالمگیر
سے محفوظ نہ رہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب قول الحبیل میں لکھتے ہیں:
دایضنا بادب شیخنا عبد الرحیم علی س و ۷ جدہ لامہ الشیخ س فیع الدین محمدی۔
شفاء العلیل میں اس کا ترجیح یوں کیا گیا:

”اوہ بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے۔“
اور حاشا یفیض یوں نہ تھا کہ ادھر سے بے طلب آیا ہو، بلکہ یہی جا کر قبر پر متوجہ ہوا کرتے۔ خود شاہ ولی اللہ

اپنے والدِ ماجد سے انفاسِ العارفین میں ناقل،

^۱ ^۴ می فرمودہ مرا درمید حال بزار شیخ رفیع الدین الحنفی فرماتے تھے مجھے ابتدائے حال میں شیخ رفیع الدین پیدا شد۔ آں جاہی فتم و بقیر شال متوجہ می شد ^۲ کے مزار سے ایک لفٹ پیدا ہو گئی، وہاں جاتا تو ان کی قبر کی طوف متوجہ ہوتا تھا انہیں (ت)

یارب! جب مولوی ^۳ حمیل کے اساتذہ و مشائخ سب گرفتار شکر ہوئے یہ کہ انھیں کے خوش چین، انھیں کے نام لیوا، ان کے مذاح، ان کے مقلد کیونکہ مومن موحد رہے ہے

وحسن نبات الارض من کرم البذر

(زمیں کا پودہ عمدہ جب ہی ہوتا ہے کہ یعنی اچھا ہو۔ ت)

صنف آخر من هذالت نوع

(اسی نوع کی ایک اور قسم)

اس میں وہ سوالات مذکور ہوں گے جو مولوی صاحب کے استدلال دوم یعنی تمسک بحدیث من حلف الخ متعلق ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

سوال (۲۰) حدیث من حلف بغير الله فقد اشرك ^۱ کی جو عمده شرح افادہ فرماتی، ذرا کتب المحدثو فقه پر نظر کر کے ارشاد ہو جائے کہ کلامات علماء سے کہاں تک موافق ہے۔ فیقرہت ممنون احسان ہو گا اگر ایک عالم معتمد کی تحریر سے بھی آپ نے اپنا بیان مطابق کر دکھایا۔ الفاظ شریفیہ پشی نظر ہیں کہ اس حرمت کا سبب سوا اس کے نہیں "الخ"

سوال (۲۱) اعتماد نفع و ضرر قسم کی دلالت، کس قسم کی دلالت، آیا الغۃ اس کے معنے سے یہ امر مفہوم، یا عقلنا خواہ عرفًا لازم و ملزم، کہ آدمی اسی کی کسی کی قسم کھائے جس سے نفع و ضرر کی امید رکھے۔

صدر اسلام میں جو صحابہ کرام کے عظیم کی قسم کھاتے ہیں مدارواۃ النساء وغیرہ (جیسا کہ نسانی

له انفاس العارفین (اردو ترجمہ) زندہ جاوید

له مسنداً حمد بن حبل مروی از عبد اللہ بن عمر

دار الفکر بروت ۸۶/۲

نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۳۳/۲

الخلف بالکعبۃ

وغيره نے روایت کیا۔ ت) اُس وقت وہ کعبہ کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے تھے؟ بینوا تو جروا
سوال (۲۲) غیر خدا کو کسی طرح نافع یا ضار جانا مطلقاً شرک ہے یا خاص اُس صورت میں کہ اُسے نفع و فرر
 میں مستقل بالذات مانتے۔ بر تقدیر اولاد یہ وہ شرک ہے جس سے عالم میں کوئی محفوظ نہیں۔ جہاں شہد کو نافع اور
 زہر کو مضر جانا ہے۔ پچھے دوست سے نفع کی امید، پچھے دشمن سے ضرر کا خوف رکھتا ہے۔ عالم کی خدمت حاکم
 کی اطاعت اسی لیے کرتے ہیں کہ دنیٰ یا دُنیوی نفع کی توقع ہے۔ مخالفت مذہب سے احتیاط اس اپنے سے
 احتراز اسی لیے رکھتے ہیں کہ رُوحانی یا جسمانی ضرر کا انذیشہ ہے۔ خود قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے:
 أباؤکھ وابناؤکھ لاتدروت ایهم اقرب لكم تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے
 نفعا۔

اور فرماتا ہے:

و ما هم بضاربین به من احد الـ با ذن اللہ علیہ السلام
 اور وہ اس سے کسی کو ضرر نہ پہنچائیں گے
 بے حکم خدا کے۔

صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من استطاع مِنْكُمْ أَنْ ينْفَعَ إِخْرَاجَ فَلْيَنْفَعْ www.alazraeqnetwork.org
 تم میں جو اپنے بھائی مسلمان کو نفع دے سکے
 نفع دے۔

امام احمد و البرداو و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ بسنہ حسن ماکب بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
 حضور رُور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من ضار اَنْ ضار اللہ بہ و من شاق شق اللہ علیہ السلام
 جو کسی کو ضرر دے کا اللہ تعالیٰ اس نقصان پہنچائے گا
 اور جو کسی پختگی کرے کا اللہ تعالیٰ اُسے مشقت میں ڈالے گا۔

عہ ذکر نفع نافع نہ ہو گا۔ کیا شرک و توحید میں بھی نفع جاری ہے ۱۲ منہ (م)

لہ القرآن ۱۱/۳

لہ القرآن ۱۰۲/۲

لہ صحیح مسلم۔ باب استحباب الرقیم من العین الخ لہ جامیں الترمذی
 ۲۲۴/۲ قديمی کتب خانہ کراچی باب ما جائز في الخيانة
 نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲۸۴/۱

حاکم کی حدیث میں ہے مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے امیر المؤمنین فاروقؑ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کی نسبت فرمایا :

بلی یا امیر المؤمنین اللہ یفرویشفعہ ۔
کیوں نہیں اے امیر المؤمنین ! یہ پھر لعсан د کا
(الحدیث) اور نفع پہنچائے گا۔ (الحدیث)

بر تقدیر شافعی واقع نفس الامر اس گمان کے خلاف پر شاید عادل، لاکھوں آدمی اپنے یا اپنے محبوب کے سر یا آنکھوں یا جان کی قسم کھاتے ہیں، اور ہرگز ان کے خواب میں بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ یہ چیزیں بالاستقلال ہمارے نفع و ضرر کی مالک ہیں۔ نہ ہرگز سامنے کا ذہن اس طرف جاتا ہے۔ بکلا حضرت نابغہ جعفری رضی اللہ عنہ کے اس قول کے کیا معنی ہیں : سہ

لعمري وما عمرى على بهيت

لقد نطق بطلائعه الا قاسع

(میری زندگی کی قسم، اور میری زندگی کوئی معمولی چیز نہیں — بلاشبہ اثر دہیوں (دشمنوں)

نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے۔ ت)

اور جناب کے نزدیک اُس سے کیا اعتقاد ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہما پیشوایان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اپنے باپ اور اپنی جان کی قسم کھانی مروی کہ حادیم حدیث رکھتی نہیں۔

سوال (۳) خیر قم غیرے تو اپ کے نزدیک یہ صرف ظاہری ہوتا تھا کہ وہ اپنے عقیدے میں خیر خدا کو بھی نفع و ضرر رسان جانتا ہے۔ بگمان جناب آنی ہی بات پر شرع مطہر میں بنائے تحریم ہوتی حالانکہ اس کے دل کا حال خدا جانے۔ اب ان کی نسبت حکم ارشاد ہو، جو صاف صاف بالتصریح غیر خدا کو نہ فقط نفع و ضرر رسان بلکہ مالک نفع و ضرر بتائیں، اور وہ بھی کے، اُس شقی کو جو مدعی الوہیت رہا ہو۔ اور رسول خراں بے عقل نے اُسے پوچا ہو۔ وہ کون فرعون بے عون۔ نسأْل اللہ عن حالہ الصون (خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اس کی حالت سے بچائے۔ ت) شاہ عبدالعزیز صاحب اس امر کے ثبوت میں کسر اسی والوں کی گواہ پرستی قبطیوں کی فرعون پرستی سے بدتر تھی۔ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں :

تعظیم بادشاہ صاحب اقتدار کہ مالک نفع و ضرر میا شد۔ ایسے صاحب اقتدار بادشاہ کی تعظیم ہے نفع و ضرر کا

فی الجملہ وجہ معمولیت دارو۔ گو سالہ لایعقل کد در بلا دت^۹ مالک ہو فی الجملہ ایک وجہ معمولیت رکھتی ہے مگر یہ عقل
حقیقت ضرب المثل است یا پچ و جرشایان تعظیم نیست۔^{۱۰} گائے کا بچہ^{۱۱} جو بلادت اور یقین فی میں ضرب المثل ہے
کسی طرح قابل تعظیم نہیں۔ (ت)

سوال (۲۳) یہ تو آئندہ عرض کروں گا کہ طلبِ دعا کو اعتقادِ نفع و ضرر سے کتنا تعلق۔ بالفعل اسے یونہی فرض
کر کے جو ارش کروں کہ دعا منگوانے میں تو وہ اعتقادِ نفع و ضرر نکالا، جو معنی شرک۔ حالانکہ وہ خود ان سے کسی خاتمت
کی خواستگاری نہیں۔ پھر:

(۱) ان کے مزاراتِ عظیمة الہ بکات پر حاضر ہو کر خود ان سے بھیک مانگنا۔

(۲) یا روح یا روح پکار کر ان کے فیض کا منتظر ہتنا۔

(۳) اپنی مشکلوں کا ان سے حل چاہنا۔

(۴) بیمار پری تو شفا ملنے کو ان کی طرف توجہ کرنا کہ ابھی صفتِ سابق میں منقول ہوئے ان میں کتنا اعتقادِ نفع و
ضرر ثابت ہوتا ہے۔ اور

(۵) لفظِ انسف و استمداد خود بمعنی نفع یا فتن و فائدہ خواستن۔ اس کا قصد یہ اعتقادِ نفع کہ اس عاقل میں معمول۔
ہاں ہاں، انصاف کیجیے تو دعا طلبی سے دریزو زہ گری و حاجت خواہی کہیں زیادہ ہے۔ اس میں صرف نیت سائل
پر مدار تفرقہ ہے، اگر سبب ظاہری و مظہر عون پاری جانا تو خالص حق اور معاذ اللہ مستحل مانا تو زاشرک۔
بنخلاف طلبِ دعا کہ، ہاں نفسِ کلام طلب مطلوب اللہ کی نذری و بدیگی اور حضرت غنی جل جلالہ کی طرف محتاجی پر
دلیل واضح۔ یہاں تک کہ تو ہم استعمال سے اس کا اجتماعِ محال کہا لا یخفی علی اوی النہی (بیسا
کہ اہل عقل پر مخفی نہیں۔ ت) با اینہم اگری شرک ہے تو اس کے لیے تو کوئی لفظ مجھے شرک سے بدتر ملتا
بھی نہیں جس کا مصدقہ ٹھہراوں حضر

ضائق عن وصفكم نطاق البيان

(آپ کے وصف سے بیان کا دائرہ تنگ ہے۔ ت)

سوال (۲۵) اگر مان بھی لیں کہ غیر خدا کی قسم اسی لیے حرام ہوتی تو اس کو مسئلہ دارہ سے کیا علاقہ۔ کیا کسی
سے دعا کے لیے کہنے میں بھی اُسی طرح کے نفع و ضرر کا اعتقاد ظاہر ہوتا ہے جو معنا شرک ہے۔

(۱) خود مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے امیر المؤمنین عُثْرَفَارُوقَ عَظِيمَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا چاہی

جب وہ مکر معطلہ جاتے تھے۔ ارشاد فرمایا:

لَا تنسنَا يَا أخِي مَنْ دَعَا نَحْنَكُ لَهُ رِوَاةً أَبُو دَاوُدَ
عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

(روايت کیا۔ ت)

احمد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے، فرمایا،
اشوکنیا اخی فی صالح دعائک ولا تنسنا

بُجَاهِنِی نیک دُعا میں ہمیں بھی شرکیک کر لینا اور
بُجُول نہ جانا۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریم تھی جب دفن مریت سے فارغ ہوتے تو قبر پڑھر کو
صحابہ کرام سے ارشاد فرماتے:

اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے ثابت
رہنے کی دُعا مانگو کہ اب اُس سے سوال ہو گا (اے
ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے بنی حسن حضرت عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

استغفیر والاخیکو واسئلواله التثبیت
فانه الات یسائل۔ رواۃ ابو داؤد و الحاکم
و البیهقی بسن حسن عن عثمان الغنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) امام احمد بن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا:

جب تو حاجی سے ملے سلام و مصافحہ کرو اور قبل اس کے
کوہ اپنے گھر میں جائے اپنی مغفرت کی دُعا اس سے
منگو کہ وہ بخشنا ہوا ہے۔

اذالقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ
ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیته فانہ
مفغور لہ۔

(۴) حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا،
تم میں جو اُسے پاپے اپنے لیے اُس سے دعا بخشش
فمن لقيه منکه فليستغفر لکم

۱/۲۱۰	آفتاب عالم پریس لاہور
۲۱۳ ص	ایچ ایم سعید گڈنی کراچی
۱۰۳/۲	آفتاب عالم پریس لاہور
۶۹/۲	دار الفکر بیروت
۳۱/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی

باب الدعا	لہ سنن ابن داؤد
باب فضل دعا - الحاج	لہ سنن ابن ماجہ
باب الاستغفار	لہ سنن ابن داؤد
مروى از عبد اللہ بن عمر	لہ سنن ابن حنبل
فتاویٰ اویس قرنی	لہ صحیح مسلم

آخرجه مسلم والبیهقی عن عمر الفاروق کرائے۔ اسے مسلم اور بیہقی نے حضرت عرفاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفعیۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

ایک روایت میں ہے حضرت فاروق کو بالخصوص بھی حکم بُواؤن سے دعا کرنا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والے میں
آخرجه الخطیب وابن عساکر (اسے خطیب اور ابن عساکرنے روایت کیا۔ ت)

(۵) حسب الحکم امیر المؤمنین تھر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا پہنچی۔

آخرجه ابن سعد والحاکم وابوعوانہ والرویانی
اویہقی فی الدلائل وابونعیم فی الحجۃ
ابن سعد حاکم، ابو عوانہ، رویانی، دلائل میں بیہقی، اور
کلہم من طریق اسیر بن جابر عن عمر رضی اللہ
علیہ السلام میں ابوالعین نے روایت کیا۔ (ت)

(۶) ایک روایت میں ہے امیر المؤمنین فاروق و امیر المؤمنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت اویس
سے طلب دعا کا حکم تھا، دونوں صاحبوں نے اپنے یہ دعا کرائی۔ آخرجه ابن عساکر (اسے ابن عساکرنے روایت
کیا۔ ت)

(۷) امام ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف اور امام بیہقی دلائل النبوة کی مجلد یا زہب
میں بسنیدح بطریق الیمغوریہ عن الاعشش عن ابی صالح عن مالک الدار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
قال اصحاب الناس قحط في زمان عصر العرب اخطاب یعنی عمید محدث محدث فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک
صاحب یعنی حضرت بلاں بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ نے مزارِ اقدس حضور ﷺ بر سیکان صلی اللہ
علیہ وسلم فقال يا رسول الله استنق اللہ

علہ نص على صحة الامام القسطلاني في المواهب (۲)
امام قسطلاني نے موہبہ نیز میں اس کے صحیح ہونے کی تصریح فرمائی۔
علہ هو بلال بن الحارث المزنی الصحابی کما عند
وہ بلاں بن حارث مزنی صحابی میں، جیسا کی سیف کی
کتاب الفتوح میں ہے ازرقانی شرح موہبہ (۳)
سیف فی کتاب الفتوح ازرقانی شرح مواهب (۴)

له مختصر تاریخ ابن عساکر فی ترجمہ اویس قرنی ۸۲/۵ ، کنز العمال بجز الخطیب حدیث ۳۸۶۳ ۵/۱۲

له المستدرک للحاکم ذکر لقارئ اویس قرنی دار الفکر بیرون ۳۰۲/۳

له مختصر تاریخ ابن عساکر فی ترجمہ اویس قرنی ۸۳/۵ و ۸۳/۶

الله تعالى عليه وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی : یا رسول اللہ ! اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگئے کہ وہ ملک ہوئے جاتے ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا

لامک فانهم قد هنکوافاتا رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المnam فعیل له ائتم عمر فاقرأ السلام واحبہ انکم مستقیون۔

الحدیث۔

عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس جا کر اسے سلام پہنچا اور لوگوں کو خبر دے کر پانی آیا چاہتا ہے۔ الحدیث (ت) شاہ ولی اللہ قرۃ العینین میں یہ حدیث نقل کر کے کہتے ہیں : مرادہ ابو عمر فی الاستیعاب (۱) سے ابو عرب بن عبد البر نے استیعاب میں روایت کیا۔ ت)

تبیہ نبیہ : یہ پسندیدشیں ہیں احیاءِ حقیقی سے طلبِ دعاء میں۔ اور اموات سے طلب کی قدرے بحث کہ اصل مسئلہ مسئلول سائل ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ مقصود سوم میں مذکور ہوگی۔ یہاں ایک نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو بات شرک ہے اس کے حکم میں احیاء و اموات و انس و جن و ملائک وغیرہ تمام مخلوقِ الہی یکساں ہیں کہ غیر خدا کوئی ہو خدا کا شرک نہیں ہو سکتا تو امورِ شرک میں حیات و موت سے تفرقہ، جیسا کہ اس طائفہ جدید کا شیوه قدیم ہے۔ دائرۃ عقل و شرعاً دونوں سے خروج، کیا زندے خدا کے شرک ہو سکتے ہیں، صرف شراکت اموات ہی ممنوع ہے۔ مولوی صاحب اپنی مقیدی علیہ یعنی قسم غیر کو ملاحظہ کریں کہ حلال نہیں تو مرمدے زندے کسی کے لیے حلال نہیں۔ یونہی اگر طلبِ دعاء میں شرک ہو تو ہرگز یہ حکم فقط اموات سے خاص نہ ہو گا بلکہ یعنی احیاء سے دعا کرانی بھی حرام ٹھہرے گی کہ خدا کا شرک نہ ہوئے یہی روایتے ہوئے سب ایک سے۔ ولہذا شیخ الشیوخ علامہ ہند مولانا و برکتنا سیدی شیخ محمد عبده الحنفی محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوہ شریف میں فرمایا :

اگر ای معنی کہ در امداد و استمداد ذکر کردیم موجب شرک و توجہ بہ اس اے حتی باشد چنانکہ منکر زعم می کند لپس پایید کہ منع کر دہ شود۔ تو سل و طلبِ دعا از صالحان دوستان خدا در حالت حیات نیز و ایس ممنوع نیست بلکہ مسحوب و مسخن است بالاتفاق و شائع است

در دین

مسخن اور دین میں عام ہے۔ (ت)

عمری! یہ نکتہ بہت کار آمد ہے، اور اکثر اوهام و شبہات کا رد۔ فاحفظ تحفظ و تحضی من
الرسشد با وقی حق (اے سے یاد رکھو گے تو مخفوظاً رہو گے اور ہدایت سے بھر پور حصہ پاؤ گے۔ ت)

نوع دوم: مخالفاتِ مولوی صاحب و ہم مدہبیان مولوی صاحب میں۔ یہاں اس امر کا ثبوت ہو گا کہ
مولوی صاحب کی تحریر مذہب مذکورین سے بھی موافق نہیں۔ بوجوہ عدیدہ و اصول و فروع طائفہ جدیدہ سے
صریح مخالفت اور مذہب مذہب اہل حق سے بعض باتوں میں گونہ موافق ت فرمائی ہے۔ پھر بھی نہیں کہ صرف
ہم مدہبیوں ہی سے خلاف ہوا اور خود مولوی صاحب ان مخالفات کا بخوبی التراجم فرمائیں۔ نہیں، نہیں، بلکہ
بہت وہ بھی ہیں جو نادانستہ سرزد ہو گئیں کہ ظاہر ہوئے پر خود بھی آپ کو گوارانہ بھوی۔ اور اگر تسلیم فرمائیں
تو اس سے کیا بہتر۔ دیکھئے تو، یہیں لکھنے مسائلِ زیارتی طے ہوئے جاتے ہیں۔

مخالفت (۱) مولوی صاحب فرماتے ہیں، زیارتِ قبورِ مولین خاصتہ بزرگان دین مندوب و مسنون ہے۔
یہ خصوصیت ہمارے طور پر مبینگ تھی، مگر صاحبِ مائتہ مسائل کے باکل خلاف۔ انہوں نے چھوتم زیارت شرعاً
بلکہ ایت جائز مانی اُس میں مزاراتِ عالیہ حضرات اولیا اور ہر شرایبی زنا کار کی قبریں جانی۔ حدیث قال
(ان کے الفاظ یہ ہیں) :

دریں قسم زیارت کر دن قبروںی وغیروںی وشہیدو اس قسم میں ولی، غیر ولی، شہید، غیر شہید، صالح،
غیر شہید و صالح و فاسق و غنی و فقیر بر براست www.albazzratnet.org فاسق، غنی اور فقیر سب کی قبر کی زیارت یکسان ہے۔
پھر اس برابری پر بھی صبر نہ آیا۔ آگے الٹی ترقی ممکوس کر کے فرمایا:

بلکہ از زیارتِ قبور اغفار و ملوک زیادہ تر عبرت بلکہ مالداروں اور بادشاہوں کی قبروں کی زیارت سے
حاصل می گردد۔

زیادہ عبرت حاصل ہوتی ہے۔ (ت)

مطلوب یہ کہ جس فائدہ کے لیے شرع نے زیارتِ قبور جائز کی ہے وہ مزارات اولیاء میں ہرگز ایسا نہیں

عہ اقوال و بالله التوفیق ان مرد عاقل محرومائی مسائل سے پوچھا چاہئے کہ اگر (باقی برصغیر آئندہ)

لہ اشعة المغات	باب حکم الاسراء	فصل اول	مکتبہ فوریہ رضویہ سکھ	۳۰۱/۳
لہ مائتہ مسائل	سوال سیزدهم	مکتبہ توحید و سنت پشاور	ص ۲۳ - ۲۴	لے ایضاً

جیسا روپے والوں کی قبروں میں ہے۔ تو آدمی کو چاہئے وہیں جائے جہاں دو آنے زیادہ پائے، انا اللہ واتا الیہ راجعون۔

محالفت (۲) مولوی صاحب وقت زیارت قبور درود و فاتحہ پڑھ کر امورات کو ثواب بخشانہ و بوسنون فرمائے ہیں۔ بہت اچھا۔ قرآن و حدیث سے درود و فاتحہ کی خصوصیت ثابت کردکھائیں، یا قرونِ حلاثت میں اس تخصیص کا روایج بتائیں، ورنہ تدبی و استنان درکنار اصول طالعہ پر کل بدعتہ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی التاسی میں داخل ٹھہرائیں۔

محالفت (۳) سوال سائل میں درود و فاتحہ دونوں کا معنی پڑھنا مذکور تھا اور اُسی پر حضرت کا جواب وارد۔ بالفرض اگر فرد افراد ان کا پڑھنا ثابت بھی قرمالیں تو اصول طالعہ پر سیمات اجتماعیہ محل کلام رہیں گی۔ اس بناء پر آپ کو حکم بدعت دینا تھا، یا تسلیم فرمائیے کہ بعد حسن آحاد حسن مجموع میں کلام نہیں جب تک خصوصی جماعت میں کوئی مفسدہ نہ ہو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تھمارا بیان ہے تو واجب تھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر قبور احمد و بقیع پر سوبارونی افروز ہوئے تو بادشاہوں جیسا کہ معاشر برپر دوسرے سو بار تشریعت لے گئے ہوتے تاکہ امت کو اختیار الفح و افضل کی طرف ارشاد فرماتے یا نہ سہی برابر ہی سہی، کم ہی سہی، کبھی ہی سہی، ایک ہی بادشاہت کر دو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواک پر تشریعت فرمائے ہوں یا قبر غنی کی بوجہ غنا تخصیص فرمائی ہو۔ پھر سخت عجب ہے کہ جس خاص امر کے لیے حضور نے زیارت قبور جائز فرمائی اس کا حصول جہاں بیشتر اور منفعت شرعیہ اتم و اوفر اُسی کو دامہ اڑک فرمائیں نہ وہ صھاپر کرام میں ہرگز رواج پائے پھر ہر قرن طبق کے اہل اسلام ہمیشہ زیارت مزارات صلحاء کا اہتمام و اعتناء کھیں، نہ یہ کہ فنلان بادشاہ یا سیٹھ کی گور پر چلو وہاں نفع زائد نہ گا۔ حق یہ ہے کہ مزارات عالیہ حضرات اولیاء رکاماً قدست اسرار ہم پر امر عبرت میں بھی ترجیح منوع اور مشروعیت زیارت کی غرض اس میں منحصر ہونا قطعاً باطل و مدفع، خود انھیں حضرت کی منظاہر المحت ترجیح مشکوہ کی بعض عبارات مقصدہ سوم میں ملیں گی، جو نظر ہر کرداریں گی کہ صاحب مائتہ مسائل نسی ماقدامت یادا (پہلے جو کچھ چکاؤ سے بھول گئے۔ ت) واللہ سبحانہ، و تعالیٰ نے اعلم ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ (م)

مخالفت (۴) متكلمین طائفہ کی تقریں گواہ کر جو فعل فی نفسِ حسن ہو مگر عوام میں ان کے زعم پر خلط مفاسد کے ساتھ چاری۔ وہ اصل کو ممنوع ٹھہراتے ہیں، نہ کہ مفاسد سے منع۔ اور اصل کی تجویز کریں جب آپ کے نزدیک زیارت مزارات متبہ کہ بطور شرک راجح کہ استمداد نہ کو رشائی و شہور۔ تو اصول طائفہ پر اصل زیارت کو حرام کہنا تھا، نہ مندوب و مسنون۔

مخالفت (۵) مولوی اسحاق مائتے مسائل میں لکھتے ہیں:

اذان دادن بعد اذان بدعوت و مکروہ است زیراً كہ دفع کے بعد اذان دینا بدعوت اور مکروہ ہے اس لیے معہود از سنت نیست و اچح معہود از سنت نیست کہ سنت سے معہود نہیں، اور جو کچھ سنت سے معہود نہ ہو کتب فقہ کی روایات کے مطابق مکروہ ہوتا ہے۔ بحسب روایات کتب فقہ مکروہ می باشد۔ و عباسۃ الکتب هذا یکہ عند القبر مال من عہد من السنۃ والمعہود منها لیس الا تیاراً ته والدعاء عندہ قائمًا كما فتح القدير والبحر الشائق والنهر العائق والفتاوی العالمگیری میں ہے (ت)

اگرچہ ان عبارات کا مطلب جو صاحب مائتے مسائل نے ٹھہرایا ابھیں کتابوں کی بہت عبارتوں سے مردود ہے۔ مگر عجب ہے کہ جناب نے اس کلیہ پر عمل فرمایا وقت زیارت درود و فاتحہ پڑھ کر قواب بخشنے کو کیوں نہ مکروہ فرمایا۔ **مخالفت (۶)** جناب نے امتناع رویت و سماع کو ان جحب عدیدہ کی حیلوں پر مبنی فرمایا یہ ابھی باعلیٰ نہ امنادی کہ امورات کو فی انقسم قوتِ سمع والبصر حاصل ہے مگر ان حائلوں کے سبب باہر کی صوت و صورت کا اور اک نہیں ہوتا اور نہ اگر خود ان میں راسایہ وقتیں نہ ہوتیں تو بنائے کار حیلوں پر رکھنی محض ہے معنی۔ دیواریت کی نسبت کوئی نہ کہے گا کہ باہر کی چیزیں اس وجہ سے نہیں دیکھتے کہ نیچے میں آڑتے۔ اب متكلمین طائفہ سے استفار ہو جاتے کہ وہ اس شخصیں کے مقرر ہوں گے یا اس امنکر معلم ثانی منکرین ہندی یعنی مولوی اسحاق دہلوی سے سوال ہوا، سماعتِ موقی سوائے سلام جائز است (سوائے سلام کے مردے کا سننا جائز ہے؟۔ت) جواب دیا ثابت نیست (ثابت نہیں۔ ت) کیا آدمی اُسی وقت میتت ہوتا ہے جب قبر میں رکھ کر مٹی دے دیں۔

مخالفت (۷) جب آپ کے نزدیک مانع اور اک حیلوں خاک۔ توجہ تک متنی نہ دی ہو یا جہاں دفن ہے اس طرح کرتے ہوں کہ باہر کی آواز اندر جانے سے روک نہ ہو، جیسے علام ابن الحاج مغل میں اہل مصر کا روانچ بنتے ہیں کہ اموات کی قبری نہیں بناتے بلکہ خاتونی میں رکھ آتے ہیں اور ان کے لیے دروازے ہوتے ہیں کہ جب چاہو اندر جاؤ باہر آو۔ وہاں کے لیے جگم الہی ارشاد ہے۔ اگر ایسی جگہ کوئی یوں پکارے اور امورات سے دعا کرنے کو کے تو قطعاً مشرک یا شاہد و شبہہ شرک میں گرفتار ہو گایا نہیں۔ متكلّمین طائفہ توہر گزند مانیں گے آپ اپنے کلام کا الحافظ فرمائیں۔

مخالفت (۸) الحمد للہ کہ جناب کاظم کلام اول سے آخر تک ثابتِ عدل کہ آیت کریمہ اتنک لاتسمع الموقی کو نقیِ سماع سے کچھ علاقہ نہیں، زہر گز اُس سے یہ مفہوم۔ درز کلام جناب کلام اللہ کے صریح خلاف ہو گا۔

اَوْلَا اَيْكَرِيمَةِ عِيَّنَةً عَامٍ، پس اگر اُس سے نقیِ سماع مستفاد ہو تو قطعاً سلب کلی پر دلالت کرے گی۔ پھر آپ ارشادِ ربیانی کے خلاف بعض امورات کے لیے ایجاد کیونکر کہہ سکتے ہیں۔

ثانیاً اس تقدیر پر مفادِ آیت یہ ہو گا کہ نفسِ موت منافقِ سماع ہے، نزیر کہ موت کو اصل قوت حاصل۔ اور عدم ادراک بوجسم حائل۔ پھر آپ کیونکر برخلافِ قرآن حیلوںِ جحب پر بنائے کار رکھتے ہیں۔

لا جرم واضح ہوا کہ آیت کریمہ کے صحیح معنی ذہنِ سامی میں ہیں اور آپ خوب سمجھ چکے ہیں کہ اُس میں نقیِ سماع کا اصلہ ذکر نہیں کیا ہو الحق الناصح (جیسا کہ یہی حق خالص ہے۔ ت) اور عجب نہیں کہ اسی لیے آپ نے آیت کریمہ کا ذکر نہ فرمایا، ورنہ اس کے ہوتے بیکاٹ باتوں کی کیا حاجت ہوتی۔ لہذا فخر نے بھی اس بحث کو بشرطیکہ مولوی صاحبِ جواب میں اس کی طرف بحث فرمائیں جوابِ الجواب پر ہوں رکھا۔ والله الموفق۔

مگر ازانجا کہ مقام خالی تر رہے بتوفیق تعالیٰ بعض جوابوں کی طرف اثر کروں فاقول د بالله استعین (تو میں کہتا ہوں اور خدا ہی سے مدد کا طالب ہوں۔ ت)

جواب اول آیت کا صریح منطق نقیِ سماع ہے، ننقیِ سماع۔ پھر اسے محلِ زمان سے کیا علاقہ۔ نظرِ اُس کی آیت کریمہ اتنک لامہدی من اجابت ہے۔ اسی لیے جس طرح وہاں فرمایا و لکن اللہ یہدی من یشاء ملکے یعنی لوگوں کا ہدایت پاناجی کی طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے۔ یونہی یہاں بھی ارشاد ہوا :

ات اللہ یسمع من يشاءُ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے سنا تا ہے۔ ت) وہی حاصل ہوا کہ اہل قبور کا سُنتا
تمہاری طرف سے نہیں اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوہ میں ہے :

ذالآلیة من قبیل انک لا تهدی من اجیت یہ آیت اس آیت کی قبل سے ہے : بیشک تم ہذا
نہیں دیتے مگر خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے (ت)

جواب دوم نقی سماع ہی ما نو تو یہاں سے سماع قطعاً بمعنی سمع قبول و انتفاع ہے۔ باپ اپنے عاق بیٹے
کو ہزار بار کہتا ہے : وہ میری نہیں سُنتا۔ کسی عاقل کے نزدیک اس کے معنی نہیں کہ حقیقتہ کان تک آواز
نہیں جاتی، بلکہ صاف یہی کہ سُنتا تو ہے، مانتا نہیں۔ اور سُنتے سے اُسے نفع نہیں ہوتا۔ آئیہ کریمہ میں اسی معنی
کے ارادہ پر پڑائیت شاہد کہ کفار سے انتفاع ہی کا انتفاع ہے زکر اصل سماع کا۔ خود اسی آئیہ کریمہ انک لا تسمم
الموقی کے تکمیل میں ارشاد فرماتا ہے عزوجل :

ان تسمع الامن يومن بایتنا فهم مسلمون ۚ تم نہیں سُنتے مگر انھیں جو ہماری آیتوں پر یقین
رکھتے ہیں تو وہ فرمابندردار ہیں۔

اور پڑھا ہر کوپنہ نصیت سے نفع حاصل کا وقت یہی زندگی دُنیا ہے۔ مرے کے بعد نہ کچھ ماننے سے فائدہ نہ سننے
سے حاصل۔ قیامت کے دن سمجھی کافرا یہاں لے آئیں گے، پھر اس سے کیا کام الآن و قد عصیت قبل (کیا اب)
جیکہ اس سے پہلے نافرمان رہے۔ ت) تو حاصل ہر ہوا کہ جس طرح امورات کو عظم سے انتفاع نہیں، یہی حال
کافروں کا ہے کہ لا کوچک جایے نہیں مانتے۔ علام حلیبی نے سیرت انسان الیوبون میں فرمایا :

السماع المتنق في الآية بمعنى السماع النافع آیت میں جس سُنتے کی نقی کی گئی ہے وہ سماع نافع کے
معنی میں ہے، اور اس کی طرف حافظ جلال الدین سیوطی
وقد اشار الى ذلك الحافظ الجلال السيوطي
نے اپنے اس کلام سے اشارہ فرمایا ہے :
بعولہ سے

سماع موق کلام الخلق قاطبة
جائز بہ عندنا الا مثار فی الکتب

وَأَيْةُ النَّفِيِّ مَعَاهَا سَاعَ هَدَى
لَا يَقْبِلُونَ وَلَا يُصْبِغُونَ لَلَّادِبَةِ
إِنَّمَا إِلَيْهِ الْبَرَكَاتُ نَسْقَى نَسْقَى تَفْسِيرَ مَارِكَ التَّنْزِيلِ مِنْ زِيَارَةِ سُورَةِ فَاطِرَ فَمَا يَا،
شَبَهَ الْكَفَاسَ بِالْمُوقِيِّ حِدَثَ لَا يَنْقُعُونَ
كَهَارَ كَمُرُودِينَ سَعْيَهِ دِيِّ اسْسَ لِحَاظَةَ كَرَوْدَهُ جَوَ
بِعْسَوْعَهِمَّ سَعْتَهِيِّنَ اسْسَ فَانَّهَ نَهِيِّنَ امْتَاهَتَهَ . (ت)
مُولَانَاعِلِيٍّ قَارِيٍّ نَسْقَى شَرْحَ مَشْكُوَّةِ مِنْ فَرِمَايَا،
النَّفِيُّ مَنْصِبٌ عَلَى النَّفِيِّ النَّفِيُّ لَاعْلَى مَطْلَقِ
السَّمْعِ سَعْتَهِمَّ

مَطْلَقِ سَعْتَهِيِّنَ كَنْفِيِّ نَهِيِّنَ بِكَلَمِيِّيِّ يَرَهِيِّ يَرَهِيِّ كَهَارَ
نَفِيِّ بَعْشَ نَهِيِّنَ بَهْتَا . (ت)

جواب سوم مانک کا اصل سماع ہی منفی ملکوس سے، موقی سے، موقی کون ہیں؟ ابدان، کر روح تو کبھی مرتی
ہی نہیں۔ اہل سنت و جماعت کا یہی شرہب ہے، جس کی تصریحات بعونہ تعالیٰ تمہید و فصل اول و دوم، نوع اول
مقصد سوم میں آئیں گی۔ ہاں کس سے نفی فرماتی؟ من فی القبور سے یعنی جو قبر میں ہے۔ قبر میں کون ہے؟
جسم، کر روحیں تو علیتین یا جنت یا آسمان یا چاہہ زمزم وغیرہ مقامات عز و اکام میں ہیں، جس طرح ارواح کفار
سمجھیں یا نار یا چاہہ وادی برہوت وغیرہ مقامات ذلت و آلام میں۔ امام سیکی شفار السقام میں فرماتے ہیں:
لَانِدَى اَنَّ الْمَوْصُوفَ بِالْمَوْتِ مَوْصُوفٌ بِالسَّاعَ ہم ہم دعوی نہیں کرتے کہ جو مت میں متصف ہے وہی
انما السَّاعَ بَعْدَ الْمَوْتِ لَحْىٌ وَهُوَ الرَّوْدَ سَعْتَهِ سے بھی متصف ہے، مرنے کے بعد سننا ایک
ذی حیات کا کام ہے جو روح ہے۔ (ت)

شَاهِ عَبْدِ الْقَادِرِ صَاحِبِ بَرَادِ حَفَرْتُ شَاهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ صَاحِبِ مَوْضِعِ الْقُرْآنِ مِنْ زِيَارَةِ
بِسْمِهِ مَنْ فِي الْقَبُورِ فَرَمَّتَهُ مِنْ : حَدِيثِ مِنْ آیا ہے کہ مُرُودِینَ سے سلام علیک کر وہ سَعْتَهِ ہیں، بہت
جگہ مُرُودِونَ کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ مُرُودَ کی روح سَعْتَهِ ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑوہ نہیں سُن
سکتا ہے۔

۱۸۲/۲	بَابِ عَزْوَةِ بَدْرِ الْكَبِيرِ	الْمَكْتبَةُ الْاِسْلَامِيَّةُ بِرِوْت
۳۲۹/۳	لَكَ تَفْسِيرَ مَارِكَ التَّنْزِيلِ تَحْتَ سُورَةِ ۲۵ آيَتِ ۲۲	دَارُ الْكِتَابِ الْعَرَبِيَّةِ بِرِوْت
۵۱۹/۴	سَلَةُ مَرْفَاقَةِ الْمَصَايِّعِ بَابِ حُكْمِ الْاَسْرَاءِ	مَكْتبَةُ جَعْدِيَّةِ كُوَّتِّهِ
۵	سَلَةُ شَفَارِ السَّقَامِ بَابِ التَّاسِعِ الفَصْلِ الْخَامِسِ نُورِيَّهُ رَضْوَيِّهِ سَكَمْ	ص ۲۰۹
۶	سَلَةُ مَوْضِعِ الْقُرْآنِ تَحْتَ سُورَةِ ۲۵ آيَتِ ۲۲	نَاسِرُانِ قُرْآنِ لَمِيَّدَهُ اِرْدَهُ بَازَارِ لَهْبَرْ ص ۴۹۴

یہ تینوں جواب ہر قومی الوباب قبل مطالعہ کلام علماء ذہن فیقریں آئے تھے، پھر ان کی تصریحیں کلام علماء میں دیکھیں کما سمعت وللہ الحمد (جیسا کہ آپ نے سُننا اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے۔ ت) اور ابھی انہر علماء کے جواب اور بھی ہیں۔

وَفِيهَاذْكُرْنَا كَفَايَةً لِمَنِ الْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ
اَنَّ اللَّهَ يَسْمُمُ مَنِ يَشَاءُ وَيَمْهُدُ إِلَيْهِ
لَكَاهُ اَوْ مُتَوَجَّهٍ ہُوَ بِيَشِيكَ اَنْذَجَهُ چاہِتاً ہے سَنَاتَ
صَوَاطِ الْخَمِيدِ۔

مُحَاذَفَت (۹) سائل نے مطلق کہا تھا ایک بزرگ کے مزار شریف پر واسطے زیارت کے لیے جا پہنچے اسال و اطلاق سے شہریں جانے اور سفر کر کے جانے دونوں کو شامل، کما لا یخفی (جیسا کہ مخفی نہیں۔ ت) اور آپ نے بھی یونہی برسیل اطلاق زیارت قبور کی تحسین فرمائی اور سند میں حدیث بھی وہ ذکر کی جس میں امر زیارت مطلق وارد۔ یہ اطلاقات مذہب بھروسہ اہل حق سے تو بیشک موافق۔ مگر مشرب طائف میں آپ پر لازم تھا کہ بلا سفر کے قید نکادیتے، ورنہ سائل و دیگر ناظرین اگر اطلاق دیکھ کر زیارت مزارات کو جانا مطلق جائز سمجھے تو مانعین کے نزدیک ان کا یہ ویاں اطلاق فتویٰ کے ذمہ رہے گا فیض کرتی قیمت نظر سے کام لے تو ابھی بہت کچھ ہے مگر نکاہ انصاف مبدل ہو تو چودہ طروں پہنچیں کیا کم بین دانہ الہادی

الْتَّصِينُ النَّافِعُ فِي الْإِحْدَادِيَّةِ (مقدار دوم احادیث میں)

اگرچہ حیات و ادرائک و سماع و ابصار احوال میں احادیث و آثار اس درجہ کثرت و وفور سے وارد ہن کے استیعاب کو ایک مجلد عظیم و دفتر ضخم درکار اور خود ان کے احاطہ و استقصا کی طرف راہ کہاں، مگر یہاں بقدر خات صرف سانچھے حدیثوں پر اقتدار اور مثل مقصداں اول اس میں بھی دونوں پر انقسام گفتار۔

نوع اول : بعد موت بقاۓ روح و صفات و افعالِ روح میں۔ یہاں وہ حدیثیں مذکور ہوں جن سے ثابت کر روح فنا نہیں ہوتی اور اس کے افعال و ادراکات جیسے دیکھنا، بولنا، سُننا، سمجھنا، آنا جانا، چلنے پھرنا سب بدستور رہتے ہیں۔ بلکہ اس کی قویں بدمگ اور صاف و تیز ہو جاتی ہیں۔ حالاتِ حیات میں جو کام ان الات غایکی یعنی آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان سے لیتے تھے اب بغیر ان کے کرتی ہے۔ اگرچہ جسم مٹالی کی یاد اوری سمجھی۔ ہر چند اس مطلب فیض کے ثبوت میں وہ بے شمار احادیث و آثار سب جو جو کا فائدہ لائل شافیہ جن میں؛
(۱) بعد انقلاب عقل وہوش بدستور رہتا۔ (۲) روح کا پس از مرگ آسمانوں پر جانا۔

- (۲۷) فرشتوں کو دیکھنا۔
 (۲۸) اُن سے باتیں کرنا۔
 (۲۹) نیک ہمساںوں سے لفظ پانा۔
 (۳۰) ملائکہ کا اُن کے پاس تھخے لانا۔
 (۳۱) اُن کا منتظرِ صدقات رہنا۔
 (۳۲) اُن کے منتہاً نظریں وسیع ہونا۔
 (۳۳) نیکوں پر خوش ہونا، بُرا یوں پر غم ہونا۔
 (۳۴) اُن کے ملنے کا مشتاق رہنا۔
 (۳۵) ہرگز نہ کلام کے دفتر کھلن۔
 (۳۶) اگلے اموات کا مردہ تو کے استقبال کو آنا۔
 (۳۷) اُن کا اس سے باقی عزیزوں دوستوں کے حال پوچھنا۔
 (۳۸) بُرے کفن والے کا ہم چمبوں میں شرمنا۔
 (۳۹) اُن کی صحبت سے اُنس و فرحت یا معاذ اللہ حوف و حشت پانा۔
 (۴۰) مسلمان کے دل خوش کرنے والے کا اس سرورد و فرحت سے صحبت دلکش رکھنا۔
 (۴۱) دشمنانِ عثمان کا اپنی قبروں میں عیاذ باللہ بیان لانا۔
 (۴۲) نیک بندوں کا خدمت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عباد اللہ الصالحین (۴۳) اپنی قبور میں نمازیں پڑھنا۔
 (۴۴) حج کرنا بلکہ کہنا۔
 (۴۵) بلکہ ملائکہ کا آنھیں تمام و کمال قرآن عظیم حفظ کرنا۔
 (۴۶) رب تبارک و تعالیٰ کا اُن سے کلام جائز افرملہ جنت کی نہروں میں غوطہ لگانا۔
- (۴۷) اپنے رب کے حضور سجدے میں گزنا۔
 (۴۸) اُن کی باتیں سُتنا۔
 (۴۹) بدہمایوں سے ایذا اٹھانا۔
 (۵۰) اُن کی مزاج پُرسی کو آنا۔
 (۵۱) قبر کا اُن سے برباد فصیح باتیں کرنا۔
 (۵۲) زندوں کے اعمال اُنھیں سننے جانا۔
 (۵۳) پسماںوں کے لیے دعائیں مانگنا۔
 (۵۴) رُوحوں کا بامہ ملنا جانا۔
 (۵۵) منزلوں کی فصل سے اُپس کی ملاقات کو جانا۔
 (۵۶) اس کا گزرے قریبوں کو دیکھ کر سچاننا، ان سے مل کر شاد ہونا۔
 (۵۷) اُپس میں خوبی کفن سے مفاخرت کرنا۔
 (۵۸) اپنے اعمالِ حسنے یا سیئے کو دیکھنا۔
 (۵۹) عالمِ دین کا علم شریعت۔
 (۶۰) اہلسنت کا نامہ بہبیث سنت۔
 (۶۱) تالی قرآن کا قرآن عظیم کی پاکیزہ طمعت سے صحبت دلکش رکھنا۔
 (۶۲) نیک بندوں کا خدمت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عباد اللہ الصالحین (۶۳) اپنی قبور میں نمازیں پڑھنا۔
 (۶۴) تلاوت قرآن میں مشغول رہنا۔
 (۶۵) اپنے ربِ جلال سے باتیں کرنا۔
 (۶۶) بیل اور محچلی کا لڑتے ہوئے اُن کے سامنے آنا تماشا دیکھ کر جی بہلانا۔

- (۳۴) جو تلاوت قرآن میں مشغول میے قرآن عظیم کا
ہر وقت اُن کی دل بھی فرمانا۔ بہرچیع و شام
مقرر ہونا، مدتِ رضا عنت تمام فرمانا۔
- (۳۵) نیکوں کا شوقِ قیامت میں جلدی کرنا۔
ان کے اہل و عیال کی خبریں انھیں پہنچانا۔
- (۳۶) معمتوں اپنے راوی خدا کے دل میں دوبارہ قتل کی آرزو ہونا۔
بدوں کا نام قیامت سے گھرا۔
- (۳۷) مسلمانوں کا سبزیا پسید پرندوں کے رویہ
میں جہاں چاہنا اڑتے پھرنا۔
- (۳۸) سونے کی قندیلوں میں عرش کے نیچے سیر الدین۔ اللہ ام ارزنا۔
- (۳۹) جنت کے چل پانی کھانا پینا۔
- (۴۰) سونے کی قندیلوں میں عرش کے نیچے سیر الدین۔ اللہ ام ارزنا۔

اور ان کے سوابہت سے امور وارد ہوئے، جہاں کے علم و ادراک و سمع و بصرو کلام سیر وغیرہ صفات و احوال حیات پر برپا نہ ساطع، بلکہ تمام آیات و احادیث عذاب قبر و عیم قبر اس معا پر رجحت قاطع، جسے ان تمام یا توں پر اطلاع تفصیلی منظور ہو تھا نیف المَرْدَنْ خصوصاً کتاب مستطاب شرح الصد و رکشیت حال الموق
والقبور تصنیف لطیف امام اجل خاتمة الحفاظ المحققین امام علامہ جلال اللہ والدین سیوطی قدس سرہ المکین کی طرف رجوع کرے۔ مگر میں اس نوع میں صرف چند حدیثیں ذکر کروں گا جن میں ارواح کا بعد انتقال اہل دنیا کو دیکھنا، اُن سے باتیں کرنا، اُن کی باتیں سُننا اور اسی قسم کے امور متعلقہ بدینا مذکور ہیں، اور ان میں بھی وقائع جزئیہ نہ کھوں گا کہ کوئی کہہ واقعہ حال کا عموم لہا (ایک واقعہ حال ہے جو عام نہیں ہوتا۔ ت) اگرچہ دقیق النظر کو اُن سے دلیل کی ترتیب اور اتمام ترتیب دشوار نہ ہو۔ معہدہ اپھراؤ میں وہ کثرت جن کا ایراد موجب اطالب
لہذا صرف انھیں بعض امور کلیہ کی روایت پر اقصار چاہتا ہوں، جو ایک عام طور پر حال ارواح میں وارد ہوئے۔

میرے لیے ان احادیثِ نوعِ اول میں دو غرضیں ہیں :

اولاً جب بعد فراق بدن اُن کا علم و ادراک و سمع و بصر ثابت ہوا تو ربعینہ مسئلہ مقصودہ کا ثبوت ہے
کہ اُسی وقت سے نام میت اُن پر صادق ہوتا ہے۔ قبر میں بند ہونے نہ ہونے کو اس میں دخل نہیں، تو
عام منکرین پر رجحت ہوں گے۔

ثانیاً جب اُن سے ثابت ہو گا کہ رُوح بعد موت اپنے صفات و افعال پر باقی۔ اور اُن آلات
جسمانیہ میستغفی، تو اس وقت خاص مrolوی صاحب کے مقابل یوں گزارش ہو سکتی ہے کہ جس پر جما بمشی
وغیرہ کے حائل و وجہ دیکھ رہے ہیں وہ جسم خاکی ہے زکہ رُوح پاک، اور سمع و بصر و علم و خبر جس کے اوصاف ہیں
وہ جہاں پاک ہے نہ کہ یہ تودہ خاک۔ حسینا اللہ و نعم الوکیل دلائل ولا قوۃ الایمانۃ العلی العظیم
حدیث (۱) امام اجل عبد اللہ بن مبارک و ابو بکر بن ابی شیبہ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبْنُ عَمَرٍ وَبْنِ عَاصٍ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْهُمَا

سے موقوف اور امام اجل احمد بن حنبل اپنی مسند اور طبرانی صحیح کبیر اور حاکم صحیح مستدر ک اور ابو القاسم صدیق میں بینہ صحیح
حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی :

45

(اور حدیث موقوف لفظاً زیادہ مبسوط اور معنیٰ زیادہ
تام ہے۔ اور معلوم ہے کہ اس باب میں موقوف بھی
مرفوع کا حکم رکھتی ہے۔ اور یہ روایت امام ابن مبارک
کے الفاظ ہیں۔ ت) بیشک دنیا کافر کی جنت اور
مسلمان کی زندگانی ہے، اور ایمان والے کی جب
جان نکلتی ہے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے
کوئی قید خانہ میں تحاب اُس سے نکال دیا گی کہ
زمیں میں گشت کرتا اور با فرا غست چلتا پھرتا ہے۔
(اور روایت ابو بکر کے الفاظ یہیں، ت) دنیا
مسلمان کا قید خانہ اور کافر کی بہشت ہے، جب مسلمان
مرتا ہے اسکی راہ کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے، سیر کر۔

حدیث (۲) سیدی محمد علی ترمذی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

یعنی دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے چچے کامان
کے پیٹ سے نکلنے اس دم گھٹنے اور انہیں یہی کی جگہ سے
اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

والموقوف البسط لفظاً و اتم معنیٰ و انت
تعلم انه في الباب كمثل المعرفة وهذا
لفظ امام ابى المبارك قال ان الدنيا
جنة الكافر و سجن المؤمن و انسا مثل
المؤمن حين تخرج نفسه كمثل سجل
كان في سجن فاخرج منه فجعل يتقلب
في الأرض و يتفسح فيها۔ ولفظ ابى بكر
هكذا الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر
فاذمات المؤمن يخل سربه يسرح
حيث شاءت

ما شبہت خروج المؤمن من الدنيا
الامثل خروج الصبي من بطن امهه من
ذلك الغم والظلمة الى سرور الدنيا

عہ فائڈا : اسی کے موئید و حدیثیں اور ہیں مرسل سلیم بن عامر و عمر و بن دینار سے اخراجہمہ
ابن ابی الدنيا (ابن ابی الدنيا نے ان دونوں کو روایت کیا ہے۔ ت) (م)

لئے کتاب الزہر لابن مبارک حدیث ، ۵۹ دارالكتب العلمية بیروت ص ۲۱۱
لئے المصنف لابن ابی شیبۃ حدیث ۱۶۵ ادارۃ القرآن العلوم الاسلامیہ کراچی ۳/۳۵۵
لئے فوادر الاصول الاصول اثاث و الحسنون فی ان الکتاب لاتجامع دارصادر بیروت ص ۵

اسی لیے علماء فرماتے ہیں دُنیا کو بزرخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے۔ پھر بزرخ کو آخرت سے یہی نسبت ہے جو دنیا کو بزرخ سے۔ اب اس سے بزرخ دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔ وہی نسبت چاہئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طاہر ہے اور بدن قفس، اور علم پرواز پنجھے میں پرندگی پر فشانی، کتنی؟ ہاں، جب کھڑکی سے باہر آیا اُس وقت اُس کی جوانیاں قابل دید ہیں۔ حدیث (۳) صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا وضع الجنائز و احتملها الرجال على
اعناقهم، فان كانت صالحة قالـت قد موفـي
پـر اٹھاتے ہیں، اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھے
آگے بـڑھاؤ۔ اور اگر بد ہوتا ہے کہتا ہے ہاتے
خرابی اُس کی کہاں لیے جاتے ہو۔ ہر شے اس
کی آواز سنتی ہے مگر آدمی کو وہ نہیں تو بیہوش
الانسان ولو سمع الانسان لصعـق يـه

ہو جائے۔ (ت)

اقول اگرچہ اہلست کامسک ہے کہ نصوص پیش نظر ہر پر محوں ہوں گے، جب تک کہ اس میں مخدور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنائز کو یوں بھی کلام حقیقی پر محوں کرتے۔ مگر بجہ اللہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھپے لفظوں سے بعض کو مفسر فرمادیا کہ ہر شے اس کی آواز سنتی ہے اب کسی طرح مجال تاویل و تشكیک باقی نہ رہی، وله الحمد!

حدیث (۳) ابو داؤد طیالسی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع اور ایت کیا: اذا وضع
الميت على سريره۔ الحديـث مانـدـحدـريـث ابوـسعـيدـرضـيـالـلـهـتعـالـيـعـنـهـ۔

حدیث ۵: امام احمد و ابن ابی الدنيا و طرائفی و مروزی و ابن مندہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتـالمـيـتـ يـعـرـفـ مـنـ يـلـفـسـلـهـ وـيـحـمـلـهـ وـمـنـ
بـيـشـكـ مـرـدـهـ پـھـاـنـتـهـ اـوـ جـوـ اـٹـھـاـتـهـ اـوـ جـوـ کـفـنـ هـنـتـهـ اـوـ جـوـ قـبـرـ مـیـںـ اـتـارـےـ (ت)

لـهـ صـحـيـحـ الـبـخـارـيـ بـابـ قـوـلـ المـيـتـ وـحـوـلـ الـجـنـائزـ

قـدـيـمـيـ كـتـبـ خـانـهـ کـرـاـچـيـ

۱۴۶/۱

۲۰۰ مـسـنـدـ اـبـيـ دـاؤـدـ طـيـالـسـيـ حـدـيـثـ ۲۳۳۶

دارـالـفـکـرـ بـرـیـوتـ

۳۰۰ مـسـنـدـ اـبـيـ اـحـمـدـ بـنـ حـنـبلـ مـرـوـيـ اـزـ اـبـوـ سـعـيدـ خـدـرـيـ

۳/۳

حدیث (۴) ابو الحسن بن البراء کتاب الروضۃ میں بسنید خود عبید اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

پر مردہ اپنے نہلانے والے کو پھیانتا اور اسخانے والے کو
قسمیں دیتا ہے اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام
کے باعث کامزدہ ملا، تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل،
اور اگر آب گرم کی ہماری اور بھر کتی آگ میں جانے کی خبر
ملتی ہے قسم دیتا ہے مجھے روک رکو۔

ما من ميت يوم لا وهو يعرف غسله
ويناسد حامله ان كان بشري وح وريحان
ووجهه نعيم ان يعجله وان كان بشر
ينزل من حييم وتصليه حييم ان يحيى له

حدیث (ے) ابن ابی الدنيا کتاب القبور میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مردے کو جزا پر رکھ کر تین قدم لے پائے ہیں یہ کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں، جنہیں خدا چاہے سوا جن والوں کے۔ کہتا ہے اسے بھایو! اے نعش اٹھانے والو! جنہیں دنیا فریب نہ دے جیسا مجھے دیا اور تم سے نہ کھینچ جیسا مجھ سے کھیلی، اپنا رُکر تو یہیں وارثوں کے لئے چڑھا لے اور بدله دینے والا قیامت ہے۔ میرے جھگڑے کا اور حساب لے گا، تم میرے ساتھ چل رہے اور اکیلا چھوڑا واؤ گے۔

ما من ميت يوم على سريره في خطى به
ثلث خطوات الاتكال بكلام يسمع من شاء الله
آلا تقلين الجح و إلا نس يقول يا
اخوتاه ويحملة لعشاء لا تغرنكم الدنيا
كم أغرتني ولا يلعنكم الزمان كالمعب في خلفت
ما رأكت لورثي والديان يوم القيمة يُنادي من
ويحاسبني وانتم تشيعلون وتدعوني له

حدیث (۸) ابن مدهناوی، جهان بن ابی جلد نے فرمایا:

بلغنى ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ان الشهيد اذا استشهد انزل

عہ یہ تابعی شقہ میں رجال بخاری سے، کتاب الادب المفرد میں ۱۲ منہ (م)

یعنی اجسام مثالیہ سے اُترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں اُس میں داخل ہو، پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں، اور آپ جو انھیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اُسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ سُوْرَةِ عِيْن میں اُس کی بیان آکر اُسے لے جاتی ہیں (ت)

اللّٰهُ تَعَالٰى جَسَدُ اَكَاهِنْ جَسَدُ شَوْ يَقَالْ
لِرْ وَحْدَهُ اَدْخَلَ فِيهِ فِينَظَرُ الْيَ حَسَدَهُ اَلَاوَلْ
مَا يَفْعُلُ بِهِ وَيَنْكَلِمُ فِيْهِنْ اَنْهُمْ يَسْمَعُونَ
كَلَامَهُ وَيَنْظَرُ اِلَيْهِمْ فِيْهِنْ اَنْهُمْ يَرَوْنَهُ حَتَّى
يَا تَيْهَ اَسْرَارَ وَاجْهَهُ يَعْنِي مِنَ الْحُوْسَ الْعَيْنَ
فِيْنَ هَبَنْ بِهِ.

حدیث (۹) ابن ابی الدنيا وہی سعید بن مسیب سے راوی:

ان سلمان الفارسی و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سلمان فارسی و عبد اللہ بن سلام المقا
فقال احد الصاحبین ان لقيت سبک قبلی فاخبرني ماذا لقيت؟ فقال او تلقى الامواه
الامواه قال نعم اما المؤمنون فات ارواحه
في الجنة وهي تذهب حديث شاءت.

کی روئین توجہت میں ہوتی ہیں اور انھیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہے جائیں۔

مغیرہ بن عبد الرحمن کی روایت میں اصریع آئی کہ ارشاد فرمائے والے حضرت سلمان فارسی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سعید بن منصور اپنے سُنْنَۃِ اُنَّا بن جریر طبری کتاب الادب میں اُن سے راوی:

يعنى سلمان فارسی نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا:
قال لقى سلمان الفارسی عبد اللہ بن سلام
أَكْرَمَ مَجْهَهُ سَعِيدَ بْنَ مُنْصُورَ أَنْ قَبْلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِمَا تَلَقَّ
آیَا اور اگر میں تم سے پہلے مردوان کا تو میں تھیں خبر دونگا۔

عنه صحابی عظیم الشان جلیل القدر صحابی اُن چاروں میں سے جن کی طرف جنت مشتاق ہے ۱۲ منہ سلسلہ (م)

۱۔ شرح الصدور بحوالہ ابن منهہ باب مقرا الراواح خلافت اکٹیڈی سوات ص ۱۰۳

۲۔ شعب الایمان حدیث ۱۳۵۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۱

۳۔ شرح الصدور بحوالہ کتاب الادب لابن جریر خلافت اکٹیڈی سوات ص ۹۸

حدیث (۱۰) ابن ابی شیبہ استاد بخاری و مسلم اپنے مصنفت میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کے انکھوں نے فرمایا:

مسلمانوں کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھے
لے۔ پھر جب نکلا جاتی ہے تو ایسی آواز میں جسے انس و
جن کے سوا اگر کا ہر چیز مٹا بڑا جانا نورستا ہے مذاکر قی
ہے مجھے لے چلا ارم الاحمین کی طرف۔ پھر جب جہاز
پار رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔
الحمد لله۔

لايقبض المومن حتى يرى البشرى فاذا اقبر
نادى فليس في الدار دابة صغيرة ولا كبيرة
او وهى تسمم صوته الا الشقين الجب
والآن تعجلوا بى الى ارحم الرحمين
فاذا وضعت على سريرة قال ما ابطاء ما تمشون له
الحدث .

حدیث (۱۱) امام احمد کتاب الزہد میں ام الدردار رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتیں،
ان المیت اذا وضیم علی سریره فانہ ینادی
یا هلاه یا جیراناہ یا حملہ سریراہ
لاغریکم الدنیا کما غریق تھے الحدیث۔

اذمات المیت فملک قابض نفسہ فما من جب مُردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اُس کی رُوح ہاتھ میں
شُوا لا و هویرا عَنْ غسله و عنْ حمله یہ رہتا ہے تہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے وہ سب
حتیٰ یوصیله الی قبلۃ اللہ دیکھا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اُسے قریں پہنچا دیتا ہے۔

علہ صحابی، جبیل القدر رفیع الذکر ہیں جن کی عام شہرت ان کی تعریف سے مخفی ۱۲ منہ (م)
 علہ یہ دو خاتونوں کی کیفیت ہے دونوں حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیاسیں ہیں، پہلی بھری کو
 صحابی ہیں خیرہ نام، دوسرا صغری تابعیہ ثقہ فیصلہ مجتبہ رواہ صحاح سترہ سے صحیحہ نام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲ منہ^(۳)
 علہ تابعی جبیل الشان امام مجتبہ مفسر ثقہ علماء مکہ معنطر و اجلہ تلامذہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 سب صحاح میں ان سے روایت ہے ۱۲ منہ (م)

لهم صنفت ابن أبي شيبة كتاب الزيد كلام ابن هيره رضي الله عنه ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچی ۳۴۸ / ۱۳
لهم شرح الصدور بحوث الكتاب الزيد لاحمد باب معرفة الميت خلافت اکیدی سوات ص ۹۰
لهم " " " ابن ابن الدنيا " " " " " " " ۳۹

حدیث (۱۳) وَإِنَّمَا بْنَ دِينَار رَجُلَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سَرَّاءً راوی :

ما من ميت يموت الا وهو يعلم ما يكون في
اهلہ بعدہ و انہم یغسلونہ و یکفتوہ و انه
یسْتَنْظِرُ إِلَيْهِمْ۔

ہر مرد جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں
میں کیا ہو رہا ہے، لوگ اُسے نہ لاتے ہیں کفتنے میں
اور وہ انھیں دیکھا جاتا ہے۔

حدیث (۱۴) ابْنُ نِعِيمَ أَخْبَرَنَا راوی :

ما من ميت يموت الا روحه في يد ملك
يُنْظَرُ إِلَى جَسْدَه كَيْفَ يَغْسِلُ وَكَيْفَ يَكْفُنُ
وَكَيْفَ يَمْشِي بِهِ وَيَقَالُ لَهُ وَهُوَ عَلَى سُرِيرَةٍ
اسْمَعْ شَاهَ النَّاسَ عَلَيْكَ۔

ہر مرد کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے
کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کیونکہ غسل دیتے ہیں،
کس طرح کفن پہناتے ہیں، کیسے لے کر پہنچتے ہیں اور
وہ جانے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے سن
تیرے حق میں بھلا یا بُرا کیا کہتے ہیں۔

حدیث (۱۵) امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبد الدین ابن ابی الدینیا کہ امام ابن ماجہ صاحب السنن کے اسٹاڈیز میں،
امام اجلی بن عبد اللہ مرنی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا،

بلغنى انه ما من ميت يموت الا و روحه
في يد ملك الموت فهم یغسلونہ و یکفتوہ
و هو يرى ما يصنع اهلہ قبور یقدر علی
الكلام لنه اهم عن الرنة والعویل۔

مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اُس کی روح ملک الموت
کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لوگ اسے غسل و کفن دیتے
ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اُس کے گھروالے کیا کرتے ہیں
وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انھیں شور و فریاد سے
منجھے۔

اقول اس تنبیلنے کی تحقیق زیر حدیث ۳۵ مذکور ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علہ یہ بھی تابعی جبیل ثقة ثبت میں علماء کیہے معظمه و رجال صحاح ستہ سے ۱۲ منہ (م)

علہ تابعی جبیل ثقة ثبت میں رواۃ صحاح ستہ سے ۱۲ منہ سلہ ربہ (م)

له شرح الصدور بحوالہ بن دینار باب معرفۃ المیت خلافت اکیدہ می سوات ص ۳۹

له حلیۃ الاولیاء مترجم نمبر ۲۳۶ دارالكتاب العربي بیروت ۲۳۹/۳

له شرح الصدور بحوالہ ابن ابی الدینیا باب معرفۃ المیت خلافت اکیدہ می سوات ص ۳۰ - ۳۹

حدیث (۱۴) یہی امام سفیان علیہ رحمہ manus سے راوی :
 ان المیت لیعرفن کل شئی حتی اند لینا شد غاسله
 با اللہ علیک الاحتفت غسلی قال ویقال له
 و هو على سورۃ اسمع شناد الناس علیک لی
 بیشک مردہ ہر جیز کو پچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے
 نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا
 اور یہ بھی فرمایا کہ اُس سے جنازے پر کہا جاتا ہے کہ سُن
 لوگ تیرے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

حدیث (۷) یہی عبد الرحمن بن ابی سلی علیہ رحمۃ اللہ و سبحانۃ و تعالیٰ سے راوی :
الرسوّل و جب بید ملک یخشی یہ مع الجنازة یقول رُوح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور اُس سے کہتا ہے سُنْ تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

حدیث (۱۸) یہی ابن ابی بحیر سے راوی: مامن میت یموت الا وروحه في يد ملک
ینظر الى جسدہ کیف یغسل وکیف یکفن
وکیف یمشی به الى قبرہ الحدیث۔

حدیث (۱۹) یہی ابو عبد اللہ بحر مزنی رحمہ اللہ علیہ سے راوی :
حدث ان العیت لیست بدشرب تعجیله بچھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ دفن میں جلدی کرنے

علہ تبع تابعین و مجتهدان کو فرو رجای صحاح ستہ سے ہیں۔ امام ثقہ جنت محمد بن عارف بالله ۱۲ منہ (م)
علہ یہ تابعی عظیم القدر حبیل الشان ہیں رجای صحاح ستہ سے ۱۲ منہ (م)
علہ تبع تابعین و علمائے مکہ و رواۃ صحاح ستہ سے ۱۲ منہ (م)
کٹہ تابعی حبیل القدر کامر ۱۲ منہ (م)

له شرح الصدور	عن سفيان	باب معرفة الميت	خلافت أكيدمي سنوات	ص . م
له " " "	بكتال ابن أبي الدنيا	" " "	" " "	ص . م
له " " "	عن ابن تيمية	" " "	" " "	"

الى المقاير

جعلنا اللہ بمنه وکرمہ من المسرویت
المستبشرین برحمۃ المسربیین بالموت
بجودہ وسابع نعمتہ امین بجاه النبی الکریم
الرَّوْفُ الرَّحِیْمُ عَلَیْهِ وَآلِہ وَصَبِیْحَہ وَاوْلَیَاءُ
أُمَّتَہ افْضَلُ الصَّلَاۃُ وَالتَّسْلِیمُ

اللہ اپنے فضل و حکم سے ہیں ان لوگوں میں سے بنائے
جو اس کی رحمت سے شاداں و فرجاں ہوتے، اس کے
بوجود و انعام کامل کے سبب موت سے راحت پاتے
ہیں۔ الٰہی! اقبال فرمائی کریم روف و حیم کی وجہت
کے صدقے۔ ان پر ان کی آل و اصحاب اور ان کی امت
کے اولیاء پر بہترین درود وسلام ہو۔

نوع دوم: احادیث سمع و ادراک اہل قبور میں، اور اس میں چند فصلیں ہیں:
فصل اول اصحاب قبور سے حیا کرنے میں۔

حدیث (۲۰) اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صَدِيقَةُ بَنْتِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَا إِرْشَادٍ جَمِيعَكُوْهَ شَرِيفَتِ مِنْ بِرْوَاتِ
امام احمد متنقل اور اُسے حاکم نے بھی صحیح مستدرک میں روایت کیا اور بشرط بخاری و مسلم صحیح کہا کہ فرماتیں:
کنت ادخل بیت الذی فیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و سلّم و دانی و اضم ثواب
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ
و اقول انما هو زوجي وابي فلم ادفن عمر معهما
فو اللہ ما دخلته الا وانا مستند ودة عن
یہی میرے شوہر یا میرے باپ جملی اللہ تعالیٰ علی
زوجها ثم ایہا شتم علیہما وبارک وسلم - جب سے عزدفن
شیابی حیاء من عمرہ۔

ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سراپا بدن چھائے نگئی عرے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیعنی۔
فرمایے اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے؟ اور وہنی فاروق سے پہلے
اُس لفظ کا کیا انشا رتحا کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں غیر
کون ہے!

عہ اس نوع کی بعض احادیث بوج مناسبت نوع دوم میں مذکور ہوئیں، واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ (۴)،
لہ شرح الصدور عن بکر المزنی باب معرفۃ الیت غلافت الکیڈی سوات ص ۶۰
لہ مشکوہ المصایع زیارت القبور فصل ثالث مطبع مجتبی دہلی ص ۱۵۲
مستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابة دار الفکر بروت ۷/۶

حدیث (۲۱) ابن ابی شیبہ و حاکم حضرت عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :
 ما بابی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق یعنی میں ایک ساجانہا ہوں کہ قبرستان میں قضاۓ حاجت
 کو بیٹھوں یا یچ بazar میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔
 والناس ینظر ون لیے
 مقصدہ شاہ میں اس کے مناسب سلیمان بن عقیر سے ذکور ہو گا کہ شرم اموات کے باعث مقابر میں پشاپ
 نہ کیا حالانکہ سخت حاجت تھی۔

فصل دوم احیاء کے آنے، پاس بیٹھنے، بات کرنے سے مُردوں کے جی بہلنے میں — ظاہر ہے کہ اگر
 دیکھتے، سنتے، سمجھتے نہیں تو ان امور سے جی بہلنا کیسا !

حدیث (۲۲) شفاعة السقام امام سیکی والرعین طائیہ پھر شرح الصدور میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی :

أنس ما يأكُون الميت في قبره أذان ارها صفت
 قبر میں مُردوے کا زیادہ جی بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے
 کان یجھے فی دار الدنیا۔

جب اس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

حدیث (۲۳) ابن ابی الدنيا کتاب القبور میں اور امام عبد الحق کتاب العاقبہ میں اُمّ المؤمنین صدیقتہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،
 ما من رجل یزور قبرا خیہ و یجلس عنده جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیارت قبر کو جاتا اور
 لَا استأنس و رد عليه حق و قوم کے لامیت سے میت کا دل اُس سے بہلتا ہے اور
 جب تک وہاں سے اُٹھنے مُردوہ اس کا جواب یتھے۔

حدیث (۲۴) صحیح مسلم شریف میں ہے عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں نزع میں فرمایا،

اذ ادفنتموني فشنواعل التراب شناشم جب مجھے دفن کر چکو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ
 اقیموا حول قبری قدر ما تخر جزو س و نیقیم متی ڈالنا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر تھی رہنا
 لحمها حتی استانس بکھ و انظر هاذا الرجم کہ ایک اوٹھ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشہ تقسیم ہو

لہ مصنف ابن ابی شیبہ	کتاب الجنائز
ادارة القرآن کراچی	
۳۲۹/۳	
صلوات اکیڈمی سوات	خلافت اکیڈمی سوات
۸۵ ص	
" " "	" "
۸۷ ص	" "

بہ سلسلہ سبیل

یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں
کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

فصل سوم احیاء کی بے اعدالی سے اموات کے ایذا پانے میں — ظاہر ہے کہ افعال و احوال احیاء پر
امفیس اطلاع نہیں تو ایذا پانی محض بے معنی۔

حدیث (۲۵) امام احمد بن سئون حرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا، فرمایا، لا تؤذ صاحب هذ القبر یعنی اس قبر والے کو ایذا زدے۔
یا فرمایا، لا تؤذ اسے تکلیفت نہ پہنچا۔

حاکم و طبرانی کی روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا،
فرمایا، یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا تؤذی صاحب القبر ولا يؤذیك (او قبر والے ایک قبر
سے اُتر آ، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ بجھے)

مقصد سوم میں اس حدیث کی شرح امام اجل حکیم ترمذی سے منقول ہوگی۔

روایت مnasibah ابن ابی الدنيا ابو قلابہ بصری سے راوی:

میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا، رات کو خندق میں اُتر آ، وضو کیا، دُور کعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر
پر سر کھکھ کے سو گیا۔ جب جا گا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلام کرنا ہے اور کہتا ہے، لقد اذیتني ممن اللیله
اسے شخص! تو نے مجھے رات بھرا یادی۔

روایت دوم امام سیقی دلائل النبوة میں اور ابن ابی الدنيا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا
تابعی سے راوی،

میں مقبرے میں گیا، دُور کعت پڑھ کر لیٹ رہا، خدا کی قسم میں خوب جاگ رہا تھا کہ سُندا کر کوئی شخص
قبویں سے کہتا ہے، قم فتد اذیتني اُمّکہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور تم نہیں کرتے

علہ تابعی، ثقة، فاضل، رجال صحاح ستہ سے ۱۲ منہ (م)

علہ اجلہ اکابر تابعین سے ہیں۔ زمانہ رسالت پائیے ہوئے ثقہ شہشت عالم درجال صحاح ستہ سے ۱۲ منہ (م)

لہ مسیح مسلم باب کون الاسلام یہدم ما قبلہ انہی قدمی کتب خانہ کراچی ۱/۶

لہ مشکوٰۃ المصایع بحوالہ احمد کتاب الجنائز باب فن المیت مطبع محبانی دہلی ص ۱۳۹

لہ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی الکبیر باب البنار علی القبور انہ دارالکتاب بیروت ۳/۹۱

لہ شرح الصدر بحوالہ ابن ابی الدنيا عن ابن قلبۃ باب ما یعنی المیت فی قبرہ خلافت اکیدی مسکوٰۃ سورات ص ۱۲۸

خدا کی قسم اگر تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا۔
روایت سوم حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی:

اگر میں تپانی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کسی قبر پر پاؤں رکھوں۔ پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جائے گئے میں سُنَا ایک عنی یا سر جبل و لاتؤذق اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

حدیث (۲۶) امام مالک و احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و عبد الرزاق و سعید بن منصور و ابن جان و دارقطنی ام المؤمنین صدر لقدر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: واللہ فقط الحمد کسر عظم العیت و اذاء ککسراہ حیثاً مردے کی ہڈی قورنی اور اسے ایذا دینی الیسی ہے جیسی زندہ کی ہڈی قورنی۔

بعض روایات دارقطنی میں لفظ فی الامْلَأ اور زائد یعنی درد پہنچنے میں زندہ و مُردہ برابر ہیں۔ ذکرہ فی مقاصد الحسنة (اسے مقاصد حسنة میں ذکر کیا گیا۔ ت) — مقصد حسنہ میں اس کے متعلق امام ابو عمر کا قول آئے گا۔

حدیث (۲۷) دلی و ابن مندہ ام المؤمنین اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

احسنوا الکفن ولا تؤذ واموتاکم بیعولی ولا بتاخیر وصیة ولا بقطعیة وتعجلوا قضاء	کفن اچھا دو اور اپنی میت کو چلا کر دنے یا اس کی وصیت میں دیر لکھنے یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہنچا دینہ کو اعدل واعن جیران السوہ۔
---	--

یعنی قبورِ کفار و اہل بدعت و فتن کے پاس دفن نہ کرو۔

عہ تابیی، شعہ فاضل رواۃ صحاح ستہ سے، غیرانہ عند خ فی التعیقات (البہام بخاری نے تعیقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ت) ۱۲ منہ (۳)

لہ شرح الصدور بحوالہ البیقی فی دلائل النبوة باب زیارة القبور	خلافت اکیدہ می سوات	ص ۸۹
لہ شرح الصدور بحوالہ ابن مندہ باب تاذیر بسار و جوہ الاذی	خلافت اکیدہ می سوات	ص ۱۲۶
لہ مسن احمد بن حنبل مرویات حضرت عائشہ	دار الفکر بیروت	۱۰۵/۶
لہ المقاصد الحسنة حدیث ۸۰۱	دار المکتب العلیمة بیروت	ص ۲۱۹
لہ الفردوس بحاور الخطاب ۳۱۸	" "	۹۸/۱

حدیث (۲۸) امام احمد ابوالزین سے راوی :
 کنت مع ابن عمر فجنازۃ فسمع صوت
 انساں یصیح، فبعث الیه فاسکته فقدت لہ
 اسکتہ یا با عبد الرحمن قال انه يتاذی
 به الیت حتی ید خل فی قبرہ۔

میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک
 جنازہ میں تھا کسی کے چلانے کی آواز سنی، آدمی بھیج کر
 اُسے خاموش کر دیا۔ میں نے عرض کی: لے ابو عبد الرحمن!
 آپ نے اُسے کیوں چھایا، فرمایا: اس سے مردے
 کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔

حدیث (۲۹) امام سعید بن منصور اپنے سنبن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:
 انه سأؤن نسوة في جنازۃ فقال ارجعن هاذورا
 يعني ائمہ نسوان نے ایک جنازے میں پچھے عورتیں دیکھیں اور
 ارشاد فرمایا پڑھ جاؤ گناہ سے بو جھل ثواب اُو جہل۔
 غير ما جدورات انکن لتفتت الاحیاء و تؤذیت
 تم زندوں کو فتنے میں ڈالی اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔
 الاموات لیہ

تفہیمیہ : سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حدیث صحیح مشور میں فرمایا: العیت یعدب پسکاء
 الحق علیہ زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے، جسے امام احمد و شیخین نے عمر فاروق و عبد اللہ بن
 عمر و مغیرہ بن شعبہ، اور ابو بکر علی نے ابو بکر صدیق و ابو ہریرہ، اور ابن جبان نے انس بن مالک و عمران بن حسین اور
 طبرانی نے سمرة بن جندب سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ایک جماعت اللہ کے نزدیک اس کے معنی بھی
 یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردوں کا عذاب ہوتا ہے۔ امام ابن حییوی نے شرح الصدور میں اس معنی کو
 ایک حدیث مرفوع سے موید کر کے فرمایا امام ابن حجر رکا یہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا، پھر
 اس کی تائید میں یہ دو حدیثیں ابن مسعود و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کہہم نے بیان کیں، ذکر فرمائیں۔ اس
 تقدیر پر ارشاد اقدس العیت یعدب الحدیث کی آٹھوں روایتیں بھی یہاں شامل کے قابل تھیں مگر ازانی کہ علماء کو
 اس کے معنی میں بہت اختلاف ہے۔ نہ ہمارا قصد حصر و استیعاب۔ لہذا اخیں محدود و ذکیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث (۳۰) ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:
 اذی المؤمن ف موته کاذہ مسلم: کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں

فی حیاتہ یہ

حدیث (۳۱) سعید بن منصور اپنے سُنن میں راوی، کسی نے اُس جناب سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا، فرمایا:

مجھے جب طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے
کما اکرہ اذی المؤمن فی حیاتہ فافی اکرہ
اذا بعده موتہ یہ
یونہی مردہ کی۔

حدیث (۳۲) طرانی عبد الرحمن بن علاء بن الجلاج سے اُن کے والد علارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فتنہ مایا:

اسے میرے بیٹے! جب مجھے الحد میں رکھے بسم اللہ و
علیٰ ملت رسول اللہ کہنا۔ پھر مجھ پر آہستہ آہستہ منی
ڈالنا، پھر میرے سر پانے سورہ لقہ کا شروع یعنی
مفلحون تک اور خاتمہ یعنی امن الرہول سے پڑھنا
کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سننا۔

یا بني اذا وضعتنى في لحدى فقل بسم الله وعل
مله س رسول الله ثم شن على التزاب شنا شحر
اقرأ عند رأسى بفاتحة البقرة و خاتمتها
فاف سمعت رسول الله صلى الله تعالیٰ
عليه وسلم يقول ذلك یہ

اور حضرت عکرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد صحیح مسلم سے ابھی گزر کر مجھ پر مٹی تھم کربزی ڈالنا۔ شیخ معتمد
عبد الحجی محمد شد دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترمذ شکوہ میں اس حدیث کے لیے تھے یہیں:

چون دفن کنیدہ را پس بترمی و بسہولت بیندازید بر من
چاک رائیں انک انک اندازید و این اشارت است
کہ احساس ہوتا ہے اور جس چیز سے زندہ کو تکلیف
دردناک می شود بآئک می شود یا نچہ
ہوتی ہے مردہ کو بھی ہوتی ہے۔

عہ تابعی ثقہ ہیں اور ان کے بیٹے عبد الرحمن تبع تابعین مقبول الروایت سے دونوں صاحب رجال جامع ترمذی ہیں ہیں [نسلک] (۳)

له المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجماز ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۳۶۴/۳

۳۷ شرح الصدور بجزالست سن سعید بن منصور باب تاذی المیت خلافت اکیدہ می سوات ص ۱۲۹

۳۸ مجمع الزوائد بحوالی طرانی کبیر باب ما یقول عند ادخال المیت القبر دارالکتاب العربي بیروت ۳/۲۳

۳۹ اشعة المغارات کتاب الجماز باب دفن المیت مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۴۹۴

فصل چہارم میں وہ احادیث جن میں مراثہ وار کمرد سے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام منتہ اور انھیں جواب دیتے ہیں۔

حدیث (۳۳) امام ابو عمر ابن عبد البر کتاب الاستذکار والتمہید میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور پر فوری سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

عمن احمدیہ بقبر اخیہ المؤمن کافٰ۔
جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا اور اسے
یعرفہ فی الدنیا فی سلم علیہ الاعرقہ و سرد سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانا تھا باب
بھی پہچانا اور جواب سلام دیتا ہے۔
علیہ السلام۔

امام ابو محمد عبد الحمید کے اجلہ علماء حدیث سے ہیں اس حدیث کی صحیح تحریکتے ہیں، ذکرہ الامام السیوطی فی شرح الصدود و القاضل الترقانی فی شرح المawahب (اسے امام سیوطی نے شرح الصدور میں اور علامہ رقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا۔ ت) آسی طرح امام ابو عروہ سید علامہ سکھودی نے اس کی تصحیح فرمائی، ذکرہ الشیخۃ المحققة فی جامع البرکات و جذب القلوب (اسے شیخ الحنفی نے جامع البرکات اور جذب القلوب میں ذکر فرمائے۔ ت) امام سبکی شفاء السقام میں یہ حدیث لکھ کر فرماتے ہیں:

ذکرہ جماعتہ و قال القرطبی فی المستذکرة اسے ایک جماعت نے ذکر کیا اور امام قرطبی نے تذکرہ ان عبد الحق صححہ و رویہ نہ فی المذکورین کا امام عبد الحق نے اسے صحیح کہا اور من حدیث ابی هشیرۃ ایضاً نہی۔
طبعات میں اسے ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی بیان کیا ہے انتہی (ت)

قلت دستسمع ذلك (میں نے کہا، وہ حدیث آگے سنو گے)

حدیث (۳۴) ابن ابن الدنیا و بیهقی و صابوی و ابن عساکر و خطیب بغدادی وغیرہم محمد بن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذ امر الرجل بقبر يعرفه فسلم عليه جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی سرد علیہ السلام و عرفہ تھی اور اسے سلام کرتا ہے میت جواب سلام دیتا

لے شرح الصدور بحوالہ التمہید لابن عبد البر باب زیارت القبور خلافت اکیڈمی سوات ص ۲۳۷

لے شفاء السقام باب الخامس مکتبہ فوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۸۸

او را سے پچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گرتا ہے جس سے
جان پچان نہ سکتی اور سلام کرتا ہے میرت اسے جواب
سلام دیتا ہے۔

حدیث (۳۵) امام عتیل ابو سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال قال ابو زین یا رسول اللہ ان طریق
علی الموتی فهل من کلام اتكلمیہ اذا مرت
عیلهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور
من المسلمين والمؤمنین انتم لنا سلفنا
وحننکم تبعا وانا ان شاء اللہ بکم لاحقوت
قال ابو زین ریت یا رسول اللہ یسمعون
قال یسمعون ولكن لا یستطیعون ان
یجیبوا۔

تسلیہ نبیہ : امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اس حدیث کے نئے فرماتے ہیں :

ای جو ایسا معاہدی و اکافہم یہ ردون
یعنی حدیث کی مراد ہے کہ فردے ایسا جواب نہیں
دیتے جو زندے کوں لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے
ہیں جو چارے سُننے پیں نہیں آتا۔

اقول یعنی خود اسی فصل کی دو حدیث سابق سے واضح کہ ان میں تصریح فرمایا گردے جواب سلام دیتے ہیں، اور اس کی نظیروہ ہے جو حدیث ۱۵ میں بکری عبد اللہ مزقی سے گزار کر روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر

عہ سہمودی گوید کہ احادیث دریغی بسیار است
علام سہمودی فرماتے ہیں اس معنی میں احادیث
دایں معنی در آحادیت و عموم مومنین متحقق ۱۲ منہ (م)
بہت ہیں اور یہ معنی ہونا خود ہی ثابت ہے افراط
امت اور عام مومنین میں متحقق ہے۔ (ت)

لـ شعب الایمان حدیث ٩٢٩٦ دارالكتب العلیة مروت ٤/١٤

١٥٤٣ ترجمة الكبير الصفار لكتاب الصغرى / ١٩

٣٠ شرح الصدور باب زيارة القبور خلافات أكذب مسوات ص ٢٨

[View Details](#) | [Edit](#) | [Delete](#)

بول نہیں سکتی کہ شور و فریاد سے منع کرے۔ اس کے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیا کو سنا نہیں سکتے، ورنہ صحیح حدیثوں میں اُس کا کلام کرناوارد، جیسا کہ حدیث ۳۷ وغیرہ میں گزرا۔

46

تسلیمیہ دوم: فقیر کہتا ہے پھر یہ ہمارا نہ سُننا بھی دامی نہیں، صد ہا بندگان خدا نے اموات کا کلام دسلام سُنا ہے، جن کی بکثرت روایات خود شرح الصد و روغیرہ میں مذکور۔ اور بعض اسی مقصد میں فقیر نے بھی نقل کیں اور عجب نہیں کہ ان شارع اللہ تعالیٰ اپنے محل پر اور بھی مذکور ہوں۔

تسلیمیہ سوم: اب نافع وہم۔

اقول و بالله التوفيق طفیل ہے کہ جواب سوال نوزد ہم میں صاحب مائتہ مسائل نے بھی اس حدیث کو عن القاسمی عن السیوطی عن العقیلی نقل کیا اور اموات کے لیے سلام احیا کا سنتا مسلم رکھا۔ اسی قدر سے اپنی وہ سب جوانیاں جو زیر سوال ۲۶ کے میں باطل مان لیں کہ وہاں جن پائچے عبارتوں سے استناد کیا اُن سب میں نقی مطابق ہے۔

اسی طرح آئیے کہ یہ لفظ غلط نافع سامع ہو تو وہاں بھی سلام و کلام کچھ تخصیص نہیں۔ اور عبارت دو میں تو صاف منافات موت و افہام مذکور کیا بعض جملہ متنا فیں بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ اور عبارت پنج میں صریح الفاظ جادا ت موجود۔ پھر پتھروں کے آگے سلام کلام سب ایک سا۔

غرض اگر آیت اور آن عبارات کا وہی مطلب تو سامع سلام کی تسلیم میں اُن سب استنادوں کو دفعہ سلام ہو جاتا ہے۔ پھرنا حتیٰ اپنے یہاں حدیث عقیلی سے استناد اور کلام تلقینی و سیوطی کی سنبھال کا تو بہت کچھ ماننا پڑے گا، اُن کی تحقیقات قاہرہ و تصریحات باہرہ عنقریب ان شارع اللہ تعالیٰ مقصد شالیث میں جگر شکاف مکابرہ و اعتسافات ہوتے ہیں۔ اُدھر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثوں پر کان رکھا اور اواح گزشکان کو جادو سنگ ماننے کا دھرم گیا۔ ذرا خدا لگتی کہنا ایک عقیلی کی حدیث سے آپ نے سامع سلام تو تسلیم کیا، بنگاری و مسلم وغیرہ کی احادیث صحیحہ سے جو توں کی سچل اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز اور سلام کے سوا اور انواع کلام بھی سُننا اور اُن پتھروں کا اپنے زائروں کو پہچانا، اُن کا جواب سلام دینا اور اُن سے اُنس حاصل کرنا، اور اُن کے سو اصدہا امور جو ثابت و مذکورہ وہ کس جی سے مانئے گا، یا وہاں پھر فالف بعض الحدیث و کاف بعض (کسی حدیث کا الف اور کسی کا کاف لیجئے گا۔ ت) کی ٹھہرے گی۔ علاوہ بریں خود یہ حدیث عقیلی اس تخصیص سلام کے زد کیا تھوڑی ہے، یہاں بھی اموات سے فقط السلام علیکم

نہ کہا گیا۔ ذرا آنکھیں مل کر ملا حظہ ہو آگے ان پتھروں سے کچھ اور کلام و خطاب بھی نظر آتے ہیں کہ تم ہمارے سلف، ہم تھمارے خلفت، ہم ان شانہ اللہ تعالیٰ نام سے ملیں گے۔ اس سارے کلام پر ابو زین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ! کیا وہ سنتے ہیں؟ فرمایا، پاں سنتے ہیں۔ اور لطفت یہ کہ اس حدیث کے بعد امام سیوطی کا وہ قول بھی نقل کر گئے کہ حدیث میں جواب نہ دینے سے یہ مراد ہے، ورنہ امورات واقع میں جواب دیتے ہیں۔ سبحان اللہ سلام بھی سئیں، کلام بھی سئیں، جواب بھی دیں، اور پھر پھر کے پھر، اتنا اللہ و اتنا الیہ راجعون۔ پچھے فرمایا مولوی معنوی قدس سرہ نے: سه

ما سمعیم و بصیرم و خوشیم باشنا محرباں ما خاشیم

(ہم سمعیں و بصیریں اور خوش میں ملکتم نام حربوں کے سامنے مُهر بر بیب ہیں۔ ت)

حدیث (۳۶) طبرانی مجمع اوسط میں عبد اللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور اُن کے ساتھیوں کے قبور پر پڑھتے اور فرمایا: والذی نفسی بیدہ لا یسلم علیہم احداً لَا قسم اس کی جس کے باتحمیں میری جان ہے قیامت سرد دا علیہ الیوم القیمة۔ تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔ **حدیث (۳۷)** یعنیہ اسی طرح حاکم نے صحیح مستدرک میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے تصحیح کی۔

حدیث (۳۸) حاکم مستدرک میں فادہ آفیں اور بھی ولائ اللہ عزیز میں بطریق عطا فت بن خالد خزوی عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ سے وہ اپنے والدی عبد اللہ بن ابی فروہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہداءَ احمد کو تشریف لے گئے اور عرض کی:

اللهم ان عبدك وبنيك يشهدان هؤلاء شهداء، الٰى! اتیرابنہ او تیرانبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں وانہ من شرارہم وسلم علیہم الٰى یوم القیمة دواؤ علیہم الٰى یوم سلام کرے گا اور ان پر القیمة دواؤ علیہم الٰى

تکمیلہ حدیث : عطاف کتے ہیں میری خالہ مجھ سے بیان کرنے تھیں میں ایک بار زیارت قبور شہدا۔ کوئی میرے

۱۔ شنوی مولوی معنوی دفتر سوم حکایت مارگیری کراڑہ بائے افریدہ انہ نورانی کتب خانہ پشاور ص ۲۴

۲۔ شرح الصدور بیکو المجمع الاوسط باب زیارت القبور خلافت اکٹیڈی سوات ص ۸۲

۳۔ " بحوالہ الحاکم " خلافت اکٹیڈی سوات ص ۸۵

۴۔ المستدرک للحاکم كتاب المغازی دار الفکر بیروت ۲۹/۳

ساتھ دو لاکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھا۔ میں نے مزارات پر سلام کیا، جواب سننا اور آواز آئی: وَاللَّهُ أَنَا نَعْرِفُكُمْ كَمَا يَعْرِفُ بعضاً ثُمَّ أَكَيْ قُسْمٍ فَمَنْ دُوْغُونْ كُوَايْسَا پِچَاتِيْ هِنْ جِبِيْسَيْ أَلْپِسَ مِنْ اِيكَ دُوْسِرَيْ كَوْ مِيرَسَ بَدَنْ پِرْ بَالْ كَهْرَبَسَ ہُوْگَيْ، سوار ہُوْتَيْ اور وَآپْسَ آتَيْ لَيْ.

روایت دوم مناسب او: امام بھیقی نے ہاشم بن محمد عتری سے روایت کی: مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احمد کوئے گئے، جمعہ کار و زینت، صبح ہو چکی تھی، آفتاب نہ نکلا تھا، میں اپنے باپ کے پیچے تھا، جب مقابر کے پاس پہنچے انہوں نے باواز کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار جواب آیا: وعلیکم السلام يا بابا عبد الله۔ باپ نے میری طرف مُرکر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے! تو نے جواب دیا؛ میں نے کہا: نہ۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دارہ سنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سر بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر میں گزرے۔

روایت سوم: ابن ابی الدنيا اور بھیقی دلائل میں انھیں عطاف مخزومنی کی خالہ سے راوی: ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی، اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا، بعد نماز مزار مظہر پر سلام کیا، جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا:

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اُسے پہچانتا ہوں
من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف
ان اللہ خلقنی و کما اعرف اللیل والنهار۔
جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے
اوہ بن عرض رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔

حدیث (۳۹) ابن ابی الدنيا اور بھیقی شعب الایمان میں حضرت محمد بن داسع سے راوی: قال بلغتني ان الموتى يعلمون بـ زواجهم يوم الجمعة حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زاروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اُس سے پہلے اور ایک دن اُس سے بعد۔

عَنْ يَتَابِعِيْ هِيْنَ، ثُقَةَ، عَابِدَ، عَارِفَ بِاللَّهِ، كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ، رَجَالَ صَحَاحَ سَتَةَ، الْأَطْرَفِينَ ۱۲ مِنْ (م)

۱۹/۳	كتاب المغازي	دار الفكر بيروت	له المستدرک للحاکم
۳۹/۳	باب قول الله لا تحسين الذين	دار الكتب العليمة بيروت	له دلائل النبوة
۳۰۸/۳	"	"	"
۱۸/۴	حدیث ۱۳۰۱	حدیث	له شعب الایمان

تسلیمیہ: اس حدیث کے معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دن میں اُن کے علم و ادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں، جو معرفت و شناسائی انہیں ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش و افزون ہے نری کو صرف یہی تین دن علم و ادراک کے ہوں۔ ابھی سُنْ پڑ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کثیرہ مطلق ہیں جن میں بلا خصیص ایام اُن کا علم و ادراک ثابت فرمایا۔ تصریح کسی اس معنی کی ان شان اللہ مقصود سوم میں مذکور ہوگی۔

فصل پنجم میں وہ جلیل حدیثیں جن سے ثابت کہ سماعِ اہل قبور سلام ہی پر مقصود نہیں بلکہ دیگر کلام و اصوات بھی سُننے ہیں۔

حدیث (۳۰) بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی اپنے صحاح اور امام احمد سنده میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، واللہ لفظ لمسلم ان المیت اذا وضع فی قبره (مسلم کے الفاظ ہیں۔ ت) مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پڑتے ہیں بیشک وہ اُن کی جو تیوں کی آواز سُنتا ہے۔

حدیث (۳۱) احمد و ابو داؤد و سنہ جدیر ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان المیت یسمع خلق نعالہم اذا دلوامدہن۔ بیشک مردہ جو تیوں کی پھل سُنتا ہے جب لوگ اے پڑیوں کا پھرتے ہیں۔

حدیث (۳۲) سہیق و طبرانی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان المیت اذا دفن یسمع خلق نعالہم بیشک جب مردہ دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں اذا ولو عنہ منصرفین۔ وہ اُن کی جو تیوں کی آواز سُنتا ہے۔

حدیث سہیق کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں فرمایا؛ بسنہ حسنؓ (اس کی سند حسن ہے۔ ت) اور سنہ

۳۸۶/۲	لہ صیغہ مسلم	باب عرض مقعد المیت
۲۹۶/۳	۲ مسند احمد بن حنبل	مردیات البراء بن عازب
۳۶۵/۲	۲ الرزقی و التربیب بحوالہ ابی داؤد و احمد التربیب المرور بتجبر القاطین	دار الفکر بیروت
۴۰۰/۱۵	۳ لہ کنز العمال بحوالہ طبرانی	مکتبۃ المراث الاصلائی مصر
ص ۵۰	۴ شرح الصدور	خلافت اکیدی سوات

طبرانی کو علامہ مناوی نے تیسیر میں کہا : س جا لہ ثقافت اس کے رجال ثقہ ہیں۔ ت)
 حدیث (۳۴۳) ابن ابی شیبہ نے اپنے مصطفیٰ اور ابن جہان نے صحیح مسمیٰ بالتفاسیم والا نوع اور حاکم
 نیشاپوری نے اصحح المستدرک علی البخاری و مسلم اور دیغوی نے شرح السنہ اور طبرانی نے مجمع اوسط اور ہنادنے کتاب نہ
 اور سعید بن اسکن نے اپنی سخن اور ابن جریر و ابن متذروا بن مردویہ و سعیق نے اپنی اپنی اصطلاحیت میں ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور سنت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

والذى نفسى بيده ان الميت اذا وضمه
في قبره انه ليس معه حق نعاليهم حين
يُؤْتَون عنه

حدیث (۳۴) جو بزرگ اپنی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل روایت کر جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فانه یسمع خفق نعالکم و نقض ایدیکم
بیشک وہ یقیناً تمہارے جتوں کی پچل اور با تھجھائے
کی آواز سُنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پڑھ پھر کر
اذا ولیم عنہ مدبرین تے۔

حدیث (۳۵) طبرانی و ابن مدد ویہ ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسنہ حسن راوی،
قال شهدنا جنائزہ ممع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم افرغ من دفھا و
انصوف الناس قال انه الان يسمى خفق نعالمک الحدیث

فائدہ جلیلہ: چالیس سے پینتالیس تک جو چھوٹے دشیں مذکور ہوئیں پہلے ہی لا جواب بخوبی ہیں۔ آج تک کوئی چاپ معمول اُن سے نہ ملا نہ ہے۔ غایت سعی اُن کی طرف سے یہ ہے کہ سماع مذکور کو اُول

٣٠٣ / مكتبة الإمام الشافعى رياض تحت ان الميت اذا دفن له التيسير لشرح الجامع الصغير

٣٨٠/١ دار الفكر ببروت الميت يسمع خلق نعالم ٢ المستدرک للحاکم

٣ شرح الصدور بحواله الجدير بباب فتنة القبر خلافت أكثيرون في سنوات ص ١٥

وضع فی القبر سے تخصیص کریں لیکن جب قبر میں رکھ کر مٹی دیتے ہیں اُس وقتِ میت کو الٰہی قوتِ سامعہ ملتی ہے کہ اب عنقریب سوال منکر نکیرو نہ والابے اُس کے لیے پیشتر سے ایسے حواس عطا ہو جاتے ہیں، پھر بعد سوال یہ قوت نہیں رہتی۔ حالانکہ عند الانصاف یہ ادعاً غلط ہے دلیل ولا طائل ہے۔

اوکاگا یہ تخصیص ظاہر حدیث کے خلاف جس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔ حدیثیں صاف صاف ارشاد فرمائی ہیں کہ میت کی قوتِ سامعہ قبر میں اس درجہ تیرز اور قوی ہے کہاں سے جانا کہ یہ اُسی وقت کے لیے ملتی ہے اور پھر جاتی رہتی ہے؟

ثانیاً مقدمہ سوال کے لیے پیشتر سے حواس مل جانا کیا معنی کیا فراؤ وقت سوال نہ مل سکتی تھی یا عطا کئی میں معاذ اللہ پچھا دی رجھتی ہے کہ یہ سے اہتمام ہو رہا ضرور ہوا۔

یہ دونوں اعتراض شیعہ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مدارج النبوة میں افادہ فرمائے
حدیث قال ای تخصیص خلاف ظاہر است و دلیل یہ تخصیص ظاہر کے خلاف ہے۔ اس پر کوئی دلیل بھی
نیست برآں و ظاہر حدیث آنست کہ اسی حالت
حاصل ست میت را در قبر و زندہ گردا نیدن میت
ورو قوت سوال ست و پیش ازاں زندہ گردا نیدن
برائے مقدمہ سوال چرچھتی دار ہے۔
کرتا کیا معنی رکھتا ہے۔ (ت)

و ثالثاً۔ کما اقوال سلمنا (بیسے کوئی کہا ہوں ہم تسلیم کرے) کہ پہنچے ہی سے ہوش و حواس مل جانا ضروری تھا مگر حاجت اُسی قدر تھی جس میں وہ نکیرین کی بات سُن سمجھو لیتا اس قدر قوت عظیمہ کی کیا ضرورت تھی کہ باوجود اتنے حاملوں کے الی ہلکی آوازیں بے تکلف ہنئے۔ خود یہی حضرات مسیلہ عین فی العرب (مارنے کے بارے میں قسم) کی یہی توجیہ کرتے ہیں کہ ہمارے مارے سے مردے کو تکلیف یا ایذا نہیں ہوتی اس کا اور اک عذاب الٰہی کے واسطے ہے۔ یونہی چاہئے تھا کہ اس کا سماع سوال نکیرین کے لیے ہو، نہ اصوات خارجہ کے واسطے۔

و سابعاً کما اقوال ایضاً اگر مسلمین فی الكلام عدم سماع پڑھنی ہو کماز عموا۔ اور اب آپ نے بھی

عہ تنبیہ ہے بات بھی خلاف تھیتی ہے بلکہ بیشک ایذا ہوتی ہے۔ دیکھو اس مقصد کی فصل سوم اور مقصد سوم کی پنجم ۱۲ امنہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بُشِّرَتْ احادیثْ قاہِرہ اتنی درکے لیے سامع تسلیم کیا تو واجب کہ اس میت سے کلام کرنے والا حادث ہو کر وہ میں آپؐ کے اقرار سے یہاں منتظر، حالانکہ مسئلہ قطعاً مطلق ہے۔ لاجرم ماننا پڑے گا کہ ایمان عرف پر بنی اور عرقاً اس قسم سے بعد موت کلام کرنا نہیں سمجھا جاتا۔ لہذا حالتِ حیات سے مقید رہا۔ ہم کہیں گے اب حتیٰ کی طرف رجوع ہوئے۔ واقعی اس مسئلہ کا یہی مبنی ہے اور اب انکارِ سماں موت سے اسے کچھ علاقوں پر، کمالاً بخوبی۔ اسی طرح حضراتِ نجدیہ سے کہا جائے گا اگر آپؐ بخوبی احادیث صحيحة مصطفىٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر ساعتِ میت تسلیم کرتے ہیں، اگر اس وقت خاص ہی میں سہی، تو اب حکم ارشاد ہو، اگر کوئی بینہ مسلمان کسی عبد صالح کے دفن ہوتے ہی فوراً اس سے استفادہ و طلب دعا کرے تو بھی وہ بریناً اسکار لیعنی عدم سماں متحققاً نہ ہو۔ فراجی کڑا اکر کے اس وقت خاص ہی میں اجازت دے دیجئے۔

و خامساً کما القول ایضاً موت کو تمام حواس و ادراکات و دیگر اوصافِ حیات سے یکسان نسبت ہے۔ معاذ اللہ اگر پتھر ہونا پتھر ا تو سُننا، دیکھنا، سمجھنا، یون سب کا بطلان لازم۔ اور یہ حضرات کرام خود فرمائچے کہ موت منافي فہم ہے۔ اب کیا جواب ہے اُن حدیثوں سے جو فصل اول و دوم و سوم میں گزریں، جن سے ثابت کہ اموات ہمیشہ اپنے زاروں کو سچانسی اور اُن سے اُنس حاصل کرتی اور اُن کے سلام کا جواب دیتی اور اُن کی بے اعدالیوں سے ایذا پاتی ہیں الی غير ذلك من الامور المذكورة (امور مذکورہ جیسے دیگر امور۔ ت)۔ — بحلاہماں تو مقدمہ سوال کی تخصیص نکلی ہتھی ان مقدمات میں کوئی خصوصیت آئے گی۔

تسلیمیہ: میرا یہ سب کلام حستیقناً اُن حضراتِ منکرین سے ہے جو عباراتِ علماء کے معنی سمجھے، ورنہ فقیر کے نزدیک اُن کے ارشاد کا وہ محل حکمن جو عقیدہ اہل حق سے مخالف ہے ہو۔ مولوی صاحب اگر جواب فقیر میں اُن عبارات کو یاد کریں گے اُس وقت ان شاہ اللہ تعالیٰ وہ تحقیق تدقیق اُنیق حاضر کروں گا، اور عجب نہیں کہ مقصد سوم میں اُس کی بعض کی طرف عود ہو۔ والعوندا حمد (اور عود کرنا اچھا ہے۔ ت) و باللہ سب ساختہ و تعالیٰ التوفیق۔

حدیث (۳۶) صحیح بخاری شریف وغیرہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی:

اطم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاہ پدر پر تشریف	لیعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاہ
علی اہل القیب فقال وجدم ما وعد	لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں۔ پھر فرمایا،
ربکم حقافیل له تدعوا امواتا	تم نے پایا جو تمہارے رب نے تھیں سچا ویہ دیا تھا
فقال مانتم باسمه منه	لیعنی عذاب۔ کسی نے عرض کی: حضور مُردوں کو پکارتے

ولکن لا یجیبوں۔

ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سننے والے،
پر وہ جواب نہیں دیتے۔

حدیث (۳۷) صحیح مسلم شریف میں امیر المؤمنین عرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی:

لیعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کفار بہ کی قتل گا ہیں و دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کا فرقہ ہو گا اور یہاں فلاں۔ جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گریں۔ پھر بھک حضور وہ جیسے ایک گنوں میں بھردئے گئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و پاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لیام کو ان کا اور ان کے باپ کا نام لے کر پکارا۔ اور فرمایا: تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا و رسول نے تھیں دیا تھا کہ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا۔ امیر المؤمنین عرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ احضرور ان جمیون سے کیونکہ کلام کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں۔ فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ ہیں سئے۔ مگر انھیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

حدیث (۳۸) یونہی صحیح مسلم وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور اس میں ہے کہ تبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس گنوں پر تشریف لے گئے اور عرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا:

قسم اس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے
میں جو فرمارتا ہوں اس کے سُننے میں تم اور وہ برابر
ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

والذی نفی بید کاما انتم با اسمع لما
اقول منہم ولکنہم لا یقدرون اد
یجیبوا۔

حدیث (۳۹) یوں ہی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حدیث ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے:
 امام بخاری فساقہ بطولہ و امام مسلم
 فحالہ علی حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ
 تعلیٰ عنہ۔
 سے کی۔ (ت)

حدیث (۵۰) طرانی نے بسنے صحیح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سید عالم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
 جیسا تم سُنّتہ ہو دیسا ہی وہ بھی سُنّتہ ہیں مگر جواب
 یسمعون کما تسمعون ولکن لا یجیبون۔
 نہیں دیتے۔

حدیث (۱۵) اسی طرح امام سیمان بن احمد مذکور نے حدیث عبد اللہ بن سیدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کی۔

تبیہ تبلیغ: ان چھ حدیثوں کے جواب میں جو کچھ کہا گیا تخصیص بے مخصوص و دعویٰ ہے دلیل سے زیادہ نہیں۔
 مثلًا یہ تبیہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاص اعجاز تھا، یا یہ امر حرف اُن کفار کے لیے اُن کی حضرت و نذامت بڑھانے
 کو واقع ہوا حالانکہ اُن کی تخصیصوں پر اصلاً کوئی دلیل نہیں۔ ایسی گنجائش ملے تو ہر قس شرعی جیسی چاہیں مخصوص
 ہو سکے، اور اُن سے بڑھ کر یہ ریکٹ تاویل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ خطاب حقیقتہ اموات سے
 خطاب نہ تھا بلکہ زندوں کو عبرت و نصیحت تھا، حالانکہ اس حدیث اس کے رد پر جمعت کافیہ۔ حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی امیر المؤمنین فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں صاف اُن کا سنتنا ارشاد فرمایا،
 تیری کہ چاراً یہ کلام صرف تنبیہ احیاء کے لیے ہے۔ جیسے مرثیہ سیدنا امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں کسی
 کامصرع :

اے آپ خاک شو کہ ترا آبرو نہاند

(اے آپ! خاک ہو جا کہ تیری آبرو نہ رہی - ت)

باقی اس کے متعلق تمام ابحاث فتح الباری و ارشاد الساری و عمدة القاری شروح صحیح بخاری و

لہ اصحیح بخاری	باب ماجار فی عذاب القبر	قدیمی کتب خانہ کراچی	۱/۸۳-۸۴
صحیح مسلم	باب مقعد المیت	" " "	۳۸۶/۲
۲۵۹/۸	فتح الباری بحوالہ عبد اللہ بن سیدان	دارالكتب العلمية بیروت	باب قتل ابن جمل

مرقاۃ وملعات واسعۃ اللعات شروح مشکوہ و مدارج النبوة وغیرہ صدیقات صانف علماء میں طے ہو چکی ہیں جن کی تفصیل موجب تطویل۔ مولوی صاحب اگر انور طشدہ کی طرف پھر بحث کریں تو ذرا کتب مذکورہ پر نظر کے لفڑی وہ فرمائی جائے جس میں ان کی تفصیلات جلیدہ سے عہدہ برآئی سمجھ لیں، اُس کے بعد ان شرائع اللہ فقیر بھی وہ شوارق ساطعہ و بوارق لامع حاضر کے گا جو اس وقت میرے پیشِ نظر جوانیوں پر ہیں، اور شاید ان میں سے چند حروف مقصود سوم میں استطراداً مذکور ہوں، وبالذالت و توقیت۔

حدیث (۵۲) ابوالاشیخ عبید بن مرزوق سے راوی:

لیعنی ایک بی بی مسجد میں جھارہ دیا کرتی تھیں اُن کا انتقال ہو گیا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر دی حضور اُن کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا، یہ قبر کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اُمّ محبون کی۔ فرمایا، وہی جو مسجد میں جھارہ دیا کرتی تھی؟ عرض کی، پاں۔ حضور نے صفت پاندھ کر نماز پڑھاتی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا، تو نے کون ساعلِ فضل پایا؟ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ بکیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا، کچھ تم اس سے زیادہ نہیں ہے۔ پھر فرمایا، اس سے جواب دیا کہ مسجد میں جھارہ دینی۔

كانت امراة تقدم المسجد فاختت فلم يعلم بها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فمر على قبرها فقال ما هذ القبر قالوا أمه محجن قال التي كانت تقدم المسجد قالوا نعم فصنف الناس فصلى عليها ثم قال اي العمل وجدت افضل قالوا يا رسول الله اسمع قال ما انتم باسم منها ذكر انها اجباته قم المسجد.

حدیث (۵۳) طبرانی مجموع کتب الدعا میں اور ابن منذہ اور امام ضیافی مقدسی کتاب الاحکام اور ابراہیم حربی کتاب اتباع الاموات اور ابو بکر غلام الخذال کتاب اشافی اور ابن زہیر و صایا العلام ر عند الموت اور ابن شہین کتاب ذکر الموت و دیگر علماء محدثین اپنی تصانیف حدیثیہ میں حضرت ابو امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذ امات احد من اخواتكم فسويم الدواب على قبره فليقم احد كم على ساس قبره ثم ليقل يا فلان بن فلانة فانه يسمعه عه لیعنی اُسے اس کی ماں کی طرف نسبت کو کے مثلاً اے زید بن ہشہ، اور اگر ماں کا نام ذ معلوم ہو تو ہن حوتا کے کوہ سب کی ماں ہیں، خود اسی حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ معنے مردی ۱۲ منہ (م) لے شرح الصدور بحوالہ ابوالاشیخ باب معرفۃ المیت من فیصلہ خلافت اکیدہ میں سو آ ص ۴۳۰

اور جواب نہ دے گا۔ دوبارہ پھر یونہی نہ کرے وہ سیدھا ہو بیٹھنے لگا۔ سر بارہ پھر اسی طرح آواز دے، اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ مگر تمھیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی۔ اس وقت کہ یاد کروہ بات جس پر تو دنیا سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سو اکوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی اور فرست آن کو پیشوای منکر و نکیر ہر ایک درسے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے پلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی جنت سکھا چکے۔

فائدہ ۵: امام ابن الصلاح وغیرہ محدثین اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں:

اعتضید بشهادہ وبعمل اهل الشام یعنی اس کو دو وجہ سے قوت ہے، ایک تو احادیث قدیماً۔ نقلہ العلامہ ابن امیر الحاج اس کے مخوب، دوسرے زمانہ سلف سے علمائے شام اس پر عمل کرتے آئے (علام ابن امیر الحاج نے اسے علیہ میں نقل کیا۔ ت)

اسی طرح امام فتاوی الحدیث ضیافتی مقدسی و امام خاقم المخاظ حافظ الشان، ابو الفضل احمد بن جرج عسقلانی نے اس کی تعریت اور امام شمس الدین سخاوی نے اس کی تقریر فرمائی اور اس باب میں خاص ایک رسالت ایامت فرمایا۔ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کرنا علمائے شام سے نقل فرمایا، اور امام ابو بکر ابن العربي نے اہل مدینہ اور بعض دیگر علماء نے اہل قربہ وغیرہ سے اس کا عمل نقل کیا۔ میں کہتا ہوں یہ عمل زمانہ صحابہ و تابعین سے ہے حضرت ابو امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے یہ تلقین کی وصیت فرمائی،

جیسا کہ ابن مندہ نے دوسرے طریق سے اس کی روایت کی، اسے امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں بلکہ طبرانی نے بھی اسے روایت کیا ہے، جیسا کہ علامہ پدر الدین محمود عینی نے بنایہ شرح ہدایہ میں اس کے العاظذ ذکر کیے ہیں (ت)

کما اخوجہ ابن مندہ من وجہ آخر کما ذکرہ
الامام السیوطی فی شرح الصدور قلت
بل و الطبرانی أيضًا علی ماساق لفظه البدک
المحمود فی البناۃ شرح الهدایۃ۔

اور ہم تابعیوں سے عنقریب منقول ہو گا کہ اسے مستحب کہا جاتا تھا۔ ظاہر ہے اُن کی یہ نصیل نہ ہو گی مگر صحابہ یا اکابر تابعین سے جو ان سے پہلے ہوئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ علامہ ابن حجر عسکری کی شرح مشکوہ میں ہے، اعتضد بشواهد یو تلقی بہا الی درجۃ الحسن (یہ حدیث بوجوشواہد در جحسن تک ترقی کیے ہے) اسی طرح ذیل میں بخارا الانوار میں تصریح کی کہ اُس نے شواہد سے قوت پائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث (۵۶ تا ۵۷) امام سعید بن منصور شاگرد امام مالک و استاذ امام احمد پانے سنن میں
علیہ سعد و ضمیرہ بن عبیب و حکیم بن عیرے راوی، ان سب نے فرمایا،

اذا سوی علی المیت قبرہ و انصرف الناس
عنہ کان یستحب ان یقال للیت عند قبرہ
یا فلان قل لا إله الا الله ملک صرات رافلہ
قل رب الله و دینی الاسلام و نبی محمد
صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم۔

جب مریت پڑی دے کر قبر درست کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ مردے سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے: اے فلاں! کہہ لا إله الا الله تین بار، اے فلاں! کہہ میر ارب اللہ ہے اور میرا دین اسلام اور میرے نبی محمد صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم۔

وصل آخر من هذالفصل: فصل پنجم کی حدیثوں نے جس طرح سجدۃ اللہ سماعِ موٹی کی

علیہ تابعی ثقة رجال سنن اربعہ سے ۱۲ منہ (م)

علیہ تابعی ثقة رجال صحاح ستہ سے ۱۲ منہ (م)

علیہ تابعی صدوق رجال ابو داؤد و ابن ماجہ سے ۱۲ منہ (م)

تصریح فرماتی، یونہی اُن میں اکثر نے ثابت کر دکھایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیهم اجمعین کا اہل قبور سے کلام پر مقصراً تھا اور بدیکی ہے کہ جادو گھض سے مخاطبہ و گفتگو معمول نہیں۔ لہذا ہم آخر فصل میں وہ بعض حدیثیں جن میں اجلہ صحابہ کا اہل قبور سے سوائے سلام ویکرار احوال کلام فرمانہ کو، نعل کے مقصد شافی کو ختم اور مقصد شالش کی طرف ان شار اللہ تعالیٰ تھیں عزم کرتے ہیں، وباہدۃ توفیق۔

حدیث (۵) ابن ماجہ بن حسن صحیح عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

قال جاء اعرابی ای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ایک اعرابی سے فرمایا: جہاں کسی مشرک کی قبر پر گزرے اُسے آگ کا مردہ دینا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہو گی تو وہ صحابی فرماتے ہیں مجھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اس ارشاد سے ایک مشقت میں ڈالا، کسی کافر کی قبر پر پیرا گزرنہ ہوا مگر یہ کہ اُسے آگ کا مردہ دیا۔

قال وہ فذ کر الحدیث ای ان قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حینما مرسالت بقبو مشرک فیشرہ بالناو، قال فاسلو الاعربی بعد و قال لقد کلفتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعبا مامرسات بقبر کافر الابشتریہ بالناو۔

ہر عاقل جانتا ہے کہ مردہ دینا یہ سماع و فهم معال، اور صحابی مخاطب نے ارشادِ قدس کو معنی حقیقی پر حمل کیا، ولہذا عمر بھرا س پر عمل فرمایا فتبصرہ۔

حدیث (۵۸) ابن ابی الدنيا کتابہ المبویین امیر المؤمنین عرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

لہٗ فائدہ: یہ حدیث طبرانی نے مجمٰع کیہر میں سید ناصد بن ابی وقار ص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۱۲ منہ (م)

انہ مریا بالبیم فقال السلام عليکم يا اهل القبور اخبار ما عند ننان نساء کم قد تزوجن و دیار کم قد سکنن و اموال کم قد فرقن فاجابه هاتف یا عمر ابن الخطاب اخبار ما عند ننان ما قد مناه فقد وجدناه وما انفقناه فقد ربناه وما خلفناه فقد

بُورا خدا میں دیا تھا اس کا نقش اٹھایا اور بچ پہنچے چھپڑا وہ
ٹوٹے میں گیا۔

حدیث (۵۹) امام احمد تاریخ میشاپور اویہقی اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سعید بن المیتب سے راوی :
یعنی ہم مولیٰ علی کرم اللہ وجراکریم کے ہمراکب مقابر مدینہ طلبہ
میں داخل ہوئے جو حضرت مولا علی نے اہل قبر پر سلام
کر کے فرمایا، تم ہمیں اپنی خبری بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ
ہم تمھیں خبر دیں؟ سعید بن المیتب فرماتے ہیں، میں نے
آواز سنی کسی نے حضرت مولیٰ کو جواب سلام دے کر
عرض کی، یا امیر المؤمنین! اُپ بتائیے ہمارے بعد
کیا گزری؟ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا تمھاری
عورتوں نے تو نکاح کر لیے اور تمھارے مال سو وہ
بڑت گئے، اور اولاد تینوں کے گروہ میں اٹھی، اور وہ تغیر
جس کام نے استحکام کیا تھا اُس میں تمھارے ٹوپیں بیسے
ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں اب تمھارے پاس کیا
بہرہ ہے؟ ایک مردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے،
بال جھڑ پڑے، کھالوں کے پُرزو پُرزو ہو گئے،
آنکھوں کے دھیلے بہرہ کر کھالوں تک آئے، نہ تنوں سے
پسپ اور گندزا پانی جاری ہے اور جو آگے بیجا تھا اس کا
نفع ملا اور جو کچھ چھوڑا اسکا خسارہ ہوا اور اپنے اعلیٰ ہیں محبوس ہیں.
میں اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کار ساز ہے،
طاقت قوت نہیں مگر عنعت و بلندی والے خدا ہی سے۔
پاک ہے وہ جو اکیلا باقی رہنے والا ہے، اور اینے

له شرح الصدور بجزء الكتاب القميرو لابن أبي الدنيا
لـ " " " تاریخ ابن عساکر

باب زيارة القبور خلافات أكيدية مي سوات ص ٢٨

الْحَقِيقَةُ الَّذِي لَا يَمُوتُ أَبَدًا وَهُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ -
جَيْهَاتُ وَالْأَجْيَهَاتُ كُلُّهُ مَوْتٌ نَّهِيْنَ، أَوْ رُهْيَيْنَ بَعْدَهُ وَالْأَمْرَيْنَ هُوَ هُوَ.

شیخہ: جن صاحبوں نے جواب حدیث چہلم میں اس خطاب جناب ولاست مائب کرم اللہ وجہہ کو محض عظا و تنبیہ اخیر کے لیے فاردیا کے مانع لفظ فرمائی ورنہ اس کے لفظ اول سے آخر تک پھاڑ رہے ہیں کہ کیا گیا۔ ت) غالباً انہوں نے پوری حدیث ملاحظہ فرمائی ورنہ اس کے لفظ اول سے آخر تک پھاڑ رہے ہیں کہ یہاں حقیقت اموات ہی سے خطاب مقصود تھا۔ اسی قدر کو دیکھ لیجئے کہ جناب مولا نے ابتداء یہ لفظ ارشاد نہ کئے بلکہ اول ان سے استفسار فرمایا کہ پھلتم اپنی خبری بتاؤ گے یا ہم شروع کریں۔ کئے بے ارادہ خطاب حقیقی اس دریافت کرنے اور اختیار دینے کے کیا معنے تھے، پھر ان کی درخواست پر حضرت نے اخبار دنیا ارشاد فرمائ کر انہیں حکم دیا: اب تم اپنی خبری بتاؤ۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیں۔ پھر مخاطبہ حقیقی میں کیا شک ہے؟
واللہ الموفق۔

حدیث (۶۰) ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ محمد مددت مدد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا، امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے، دن بھر مسجد میں رہتا، بعد عشاء باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی، ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرتا چاہتی، جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغوش کی، ساختہ ہو لیا، دروازے تک گیا، جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ آیہ کریمہ زبان سے نکلی:

اَنَّ الَّذِينَ اتَّقَوُ اذَا مُسْهِمٍ طَانَفُوا مِنَ الشَّيْطَنِ
وَرُدُّوا لَوْنٌ كُوْجَبٌ كُوْجَبٌ شَيْطَانٌ كُوْجَبٌ خَيْرٌ
تَذَكَّرٌ وَاقَادٌ هُمْ مُبَصِّرُونَ۔

ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے
خدا کو یاد کرتے ہیں اُسی وقت ان کی آنکھیں کھل جائیں۔
آیت پڑھتے ہی غش کی کرگا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اُس کے دروازے پر ڈال۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی، دیکھتے تکلا، دروازے پر ہوش ٹاپایا، ٹھر والوں کو ٹلا کر اندر اٹھوایا، رات گئے ہوش آیا، باپ نے
حال پوچھا، کہا خیر ہے، کہا بتا دے، ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا جان پدر! وہ آیت کون کی ہے؟ جوان نے پھر
پڑھی، پڑھتے ہی غش کیا، غش دی، مردہ پایا۔ رات ہی کو نہلا کفتا کر دفن کر دیا۔ صبح کو امیر المؤمنین نے فرمائی
باپ سے تعزیت اور بخوبی دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! رات تکی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہ ہیوں

کو لے کر قبر پر تشریف لے گئے۔ آگے لفظ صدیق یوں ہیں:

فَقَالَ عُمَرُ يَا فَلَانَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
يَعْنَى امِيرُ الْمُسْلِمِينَ نَعْلَمُ جَوَانَ كَانَ مَأْمُونَ لَكَ فَرِمَيْا: أَے فَلَان!

جَنَّتُنَ ، فَاجْعَاهِ الْفَتَى مِنْ دَاخِلِ الْقَبْرِ
جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ذرکرے اس
يَا عَمَرْ قَدْ أَعْطَاهُنَّهَا سَبِّيْفِيْ الْجَنَّةِ مَرْتَبَيْنَ بَعْدِ
کے لیے دُو باغ ہیں۔ جوان نے قبریں سے آوازی:

إِنَّمَا! بِحَمْيَرَيْهِ رَبِّنَيْهِ دَوْلَتِ عَظِيمَيْهِ جَنَّتَيْهِ مَيْنَ دَوْ بَارِ عَطَافَشَيْهِ مَاتِيْ.

نَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ لِهِ الْفَضْلُ وَالْمَنَةُ وَصَلَّى اللَّهُ
عَلَى نَبِيِّ النَّاسِ وَالْجَنَّةِ وَالْهُ وَصَاحِبِهِ
وَاصْحَابِ السَّنَةِ أَمِينَ أَمِينَ أَمِينَ!

(اللَّهُمَّ إِقْبُولْ فَرْمَا، قَبُولْ فَرْمَا، قَبُولْ فَرْمَا！ (ت)

المقصد الثالث في اقوال العلماء

(مقصد سوم علماء کے اقوال میں)

قال الفقیر محیر السطور غفرلہ المولی الغفور اس مسئلہ میں ہمارے مذہب کی تصریح و تلویح و تنقیص و تکیع و تائید و ترجیح و تسلیم و تصحیح میں ارشادات متکاثرہ و اقوال متواترہ ہیں۔ حضرات عالیہ صحابہ کرام و تابعین فخام
اتباع اعلام و مجتہدین اسلام و محدثین علمائے ائمۃ الرضا علیہم السلام علی ائمۃ الرضا علیہم السلام اجمعین و حشرنا
فی شریعتہم یوم الدین امین (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور ہمیں روزِ قیامت ان کے زمرے
میں اٹھائے۔ الہی قبول فرما! - ت) فقیر غفرلہ اللہ تعالیٰ اگر بقدر قدرت ان کے حصر و استھان کا ارادہ کرے
موجز عجالہ حدیث مجدد سے گزرے، لہذا اولاً صرف تسلیم ائمۃ دین و علماء کاملین کے اسماء طیبہ شمار کرتا ہوں جن
کے اقوال اس وقت میرے پیش نظر اور اس رسالہ کے فصول و مقاصد میں جلوہ گر و فضل اللہ سبحانہ اوسع و
اکثر (اور اللہ سبحانہ کا فضل اور زیادہ وسیع و فزوں تر ہے۔ ت) پھر دنیا نام ان عالموں کے بھی حاضر کر دیں
جن پر اعتماد میں مختلف مضطرب و هذالدین ہم ادھی و امر و الحمد للہ العلی الاکبر (اور یہ ان کے
زدیک زیادہ سخت اور تلخ ہے، اور سب خوبیاں بلندی و کبریائی والے خدا ہی کے لئے ہیں۔ ت)
فِمَنِ الصَّحَابَةِ رَضِوانُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمَا جَمِيعُهُنَّ (۱) امِيرُ الْمُسْلِمِينَ عَمَرُ فَارُوقُ اَعْظَمُ

- | | |
|----------------------------|-----------------------------|
| (۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود | (۲) امیر المؤمنین علی مرتفع |
| (۵) عمرو بن العاص | (۳) حضرت سلامان فارسی |
| (۷) ابو هریرہ | (۶) عبد اللہ بن عسر |
| (۹) عقبہ بن عامر | (۸) عبد اللہ بن عسمہ |
| | (۱۰) ابو امامہ بابلی |

(۱۱) صحابی اعزیز صاحب حدیث حیثما مررت وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور میں ان کے سوا ان صحابہ کرام کے نام بیان شمار نہیں کرتا جنہوں نے سماع و ادراکِ مرقی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا یا حضور کی زبان پاک سے مستاشل عبد اللہ بن عباس و انس بن مالک و ابو ذرین و براء بن عازب و ابو طلحہ و حمارہ بن حسنز و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن سیدان و ام سلمہ و قیلہ بنت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اگرچہ معلوم کر ارشاد والا حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن کر ان کے خلاف پر اعتقاد حضرات صحابہ سے معقول نہیں، نہ مقام مقام احکام کے احتمال خلاف لعلم ناسخ ہو، تاہم جب قصد استیعاب نہیں تو انہیں پر اقتصار ہیں کے خود اقوال و افعال دلیل مسئلہ ہیں، و باللہ التوفیق۔

و من التابعین سرحمة اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین : (۱۲) مجاهد کی (۱۳) عمرو بن دینار

(۱۴) بکر مزنی (۱۵) ابن ابی سلی (۱۶) قاسم بن نعیم (۱۷) راشد بن سعد (۱۸) ضمہر بن جیسب

(۱۹) حکیم بن عیر (۲۰) علارین جلال (۲۱) بلال بن سعد (۲۲) محمد بن واسع (۲۳) ائم الدروا وغیرہم
رحمہم اللہ تعالیٰ۔

و من تبع تابعین لطف اللہ بهم یوم الدین : (۲۴) عالم قریش سینا ابو عبد اللہ محمد بن ادیس شافعی

(۲۵) عالم کوفہ فقيہ مجتبہ امام سفیان (۲۶) عبد الرحمن بن العلاء وغیرہم روح اللہ تعالیٰ ارواحهم۔

و من اعظم السلف و اکارم الخلف نور اللہ تعالیٰ مراقدہم : (۲۷) عالم اہلبیت

رسالت حضرت امام علی بن موسی بن جعفرین محمد بن علی بن حسین بن علی و بیتل بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

علیہم و بارک وسلّم (۲۸) امام اجل عارف باللہ محمد بن علی حکیم ترمذی (۲۹) امام محمد بن جبلیل کبیر اسحنعی

(۳۰) امام فقيہ عبدالرؤف احمد بن عاصم ابو القاسم صفار حنفی بد و واسطہ شاگرد امام ابو یوسف و امام محمد

رحمہم اللہ تعالیٰ (۳۱) امام ابو بکر احمد بن حسین بحقی شافعی (۳۲) امام ابو عمر یوسف بن عبد البر مالکی۔

(۳۳) امام ابو الفضل محمد بن محمد حکیم شہید حنفی صاحب کاظمی (۳۴) امام ابو الفضل قاضی عیاض

یقصی مالکی (۳۵) امام حجۃ الاسلام مرشد الانام ابو حامد محمد محمد حنفی عزیزی (۳۶) امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن

فرح قطبى صاحب تذكرة (٣٤) امام شمس الامر حلوانى حنفى (٣٨) امام عارف بالله فقيه زايد (٣٩) امام محمد
 محى الدين طبرى شافعى (٣٠) امام ربانى سيدنا علام الدين سمنا فى (٣١) امام ابوالمحاسن حسن بن على ظهير الدين كبر
 مرضنا فى حنفى استاذ امام قاضى خان وصاحب خلاصه (٣٢) بعض اساتذه امام شيخ الاسلام على بن ابي يكر
 برهان الدين فرغانى حنفى صاحب الجنيس والمزيد (٣٣) امام فقيه النفس قاضى سن بن منصور فرغانى او زجدى
 حنفى (٣٤) امام ابو ذكري يحيى بن شرف نووى شافعى شارح صحيح مسلم (٣٥) امام فخر الدين محمد رازى شافعى
 (٣٦) امام سعد الدين نقاشانى مصنف وشارح مقاصد (٣٧) امام ابو سليمان احمد بن ابراهيم خطابي (٣٨) امام
 ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله بن احمد سليل صاحب الروض (٣٩) امام عمر بن محمد بن عز جلال الدين خبازى حنفى
 صاحب فتاوى خبازيه (٤٠) صاحب عياب حنفى تلميذ امام اجل قاضى خان (٤١) علام محمد بن محمد لولى بخارى
 حنفى صاحب حقائق شرح منظوم لسفيرة تلميذة التلمذة امام شمس الامر كودري (٤٢) سيدى يوسف بن عز صوفى حنفى
 صاحب مضرمات (٤٣) امام عارف بالله صدر الدين قونى (٤٤) امام شهاب الدين فضل الشرين حسين توشهى
 حنفى (٤٥) امام ملاك العلما عز الدين بن عبد السلام شافعى (٤٦) امام محمد زين الدين مراغى (٤٧) امام
 ابو عبد الله محمد بن احمد بن على بن جابر انطوى (٤٨) قاضى ناصر الدين بضاوى شافعى صاحب تفسير (٤٩) امام
 ابو عبد الله ابن النهان صاحب سفينة التجاه لابل الاتجاه فى كتابات الشيخ ابى التجار (٤٠) امام عارف بالله
 عبد الله بن اسعد يافى شافعى صاحب روض الرياحين (٤١) امام علام سيد المحتفظ ابراهيم فضل احمد بن
 على ابن حجر عسقلانى شافعى صاحب فرايمى شریح بيج بخارى (٤٢) امام شمس الدين محمد بن يوسف كرماني حنفى
 صاحب كواكب الدراري شرح صحيح بخارى (٤٣) امام علام رقى الدين على بن عبد الحكافي سيدى شافعى صاحب شفاء السقا
 (٤٤) امام شمس الدين محمد بن عبد الرحمن سخاوى شافعى صاحب ارتياح الاكبااد بفقد الاولاد (٤٥) امام خاتم الخطا
 محمد والهامة والسادسة ابو الفضل جلال الدين بن عبد الرحمن سيدى طوى صاحب شرح الصدور وبدور سافره وانيس الغريب
 وزهر البرى شرح سنن نسائي وغيره (٤٦) امام علام محمد بن احمد خطيب قسطلاني شافعى صاحب موابيله و
 ارشاد السارى شرح صحيح بخارى (٤٧) امام شهاب الدين رملانى انصارى شافعى (٤٨) سيدى ولى الله
 احمد زروق (٤٩) سيد عارف بالله ابو العباس حضرى (٥٠) امام احمد بن محمد بن حجر عسقلانى شافعى شارح
 مشكلة (٥١) تحقيق علام محمد محمد بن امير الحاج حنفى صاحب عليه شرح غيبة (٥٢) امام محمد عبد ربى كلى مالكى
 (٥٣) امام صدر كبر حسام الدين شهيد عرب عبد العزيز صاحب فتاوى كبرى حنفى (٥٤) امام محمد بن محمد بن شهاب الدين
 برازى حنفى صاحب برازى (٥٥) علام نور الدين سهودى شافعى صاحب خلاصة الوفار فى انجاردار المصطفى
 حسنة اند تعالى عليه وسلم (٥٦) علام رحمة الله سندى حنفى صاحب مناسك ثلاثة (٥٧) علام نور الدين على

بن ابراہیم بن احمد حلی شافعی صاحب سیرۃ انسان العیون (۸۷) امام عارف بالله عبد الوہاب شعراتی شافعی صاحب میرزان الشریعۃ الکبری (۹۷) علام محمد بن یوسف شامی صاحب سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العیاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۸) علام محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی صاحب شرح موہب (۹۸) علام عبد الرؤوف محمد مناوی صاحب تفسیر شرح جامع صغیر (۹۹) امام ابو بکر بن محمد بن علی حدادی حنفی صاحب جوہرہ نیزہ شرح قدوری (۱۰۰) علامہ ابراہیم بن محمد ابراہیم حلی حنفی صاحب غقیہ شرح غنیہ (۱۰۲) فاضل علی بن سلطان محمد قاری مکنی حنفی صاحب مرقاۃ شرح مشکوۃ (۱۰۵) علامہ محمد بن احمد جوہری حنفی استاد محقق شربنیلی (۱۰۶) علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار مصری شربنیلی حنفی صاحب نور الایضاح و امداد الفتاح و مرائق الغلا (۱۰۷) علام خیر الدین رملی حنفی صاحب فتاویٰ خیریہ، استاد صاحب درخشار (۱۰۸) فاضل مدقتی محمد بن علی مشتقاتی حنفی شارح تنویر (۱۰۹) سیدی عارف بالله عبد العظیم بن سمعیل بن عبد الغنی نابلسی حنفی صاحب حدیقه نبیر شرح طریق محمدیہ (۱۱۰) سید علام ابوالسعود محمد حنفی (۱۱۱) مولانا عارف بالله نور الدین جامی حنفی صاحب نفحات (۱۱۲) شیخ محقق برکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المہند مولانا عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی حنفی صاحب لمحات و اشعة الملمعات و جامع البرکات فی ذریب القرب و مدارج النبوة (۱۱۳) فاضل محدث مولانا محمد طاہر فتنی احمد آبادی حنفی صاحب مجمع بخارا لا توار (۱۱۴) فاضل شیخ الاسلام دہلوی حنفی صاحب کشف الغطا (۱۱۵) مولانا شیخ جبل، نظام الدین وغیرہ جامع ان فتاویٰ عالمگیری حنفیان (۱۱۶) بحر العلوم عک العلما مولانا ابوالعاشر محمد بن عبد العلی لکھنؤی حنفی (۱۱۷) خانمہ المحققین علام غنیمی حنفی (۱۱۸) فاضل سید احمد مصری ططاوی حنفی (۱۱۹) سیدی امین الدین محمد شامی حنفی محشیان شرح علائی (۱۲۰) سیدی جمال بن عبد اللہ بن عمری حنفی وغیرہم بردا اللہ تعالیٰ مفہوم جھنم۔

متلبیہ : فقیر غفران اللہ تعالیٰ لہ تے ان ائمہ سلف و علمائے خلف سے صرف اُنھی اکابر کے اسماء طیبہ گئے جن کے کلام میں خاص سماں و ادراک و علم و شعور اپل قبور کے نصوص قاہرہ یا دلالیل باہرہ ہیں۔ پھر ان میں بھی حصہ استیعاب کا قصد نہ کیا کہ اس کی راہ میں بلا دشائشوں براری واسعہ و جمال شاہقد و بخار زاغہ ہیں، یا لکھ حاشا وہ بھی بال تمام ذکر نہ کیے جن کے اقوال ہدایت اشمال اس وقت میرے سامنے جلوہ فرماد

عہ قوله وہ بھی بال تمام ذکر نہ کیے، اقول اس دعویٰ کی صحت پر خود یہی رسالہ دلیل کافی ہے، ناظر اول تا آخر اس کے مقامات کو مطالعہ کرے گا تو ائمہ مذکورین کے سوابہت علماء و مشائخ کے اسماء دیکھئے گا۔
(باقی برصغیرہ آئندہ)

متیر حالت حاضر ہیں۔ فلکِ مائیہ کا ماملہ فیہم و فاء لقلوب عاقلہ (یہ بھل سو ہیں جو

(باقیر حاشیہ صفحہ گزشہ)

- میں اتمام کلام کو ان کے نام بھی شمار کرتا اور عدد کو پونے دو سو نام تک پہنچاتا ہوں۔ متن میں تسویہ سلف و خلف اور دو نسل محمدین مخالفت کے اسامی گنائے کہ سب ایک سو دس ہوئے۔ آگے چلتے من الصحابة والتابعین و اتباعهم:
- (۱۱۱) حضرت عبد اللہ بن سلام (۱۱۲) حضرت ام المؤمنین صدیقہ (۱۱۳) حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضی (۱۱۴) حضرت امام حسن طیبی ابن حسن مجتبیے ابن عویش مشکل کشاصل اللہ تعالیٰ علی سیدیم و بارک وسلم دامماً ابداً (۱۱۵) افضل اتابعین امام سعید بن المیتب (۱۱۶) جبان بن ابی جبلہ (۱۱۷) ابن میضا (۱۱۸) ابو قلابہ بصری (۱۱۹) سلیم بن عییر (۱۲۰) عبد اللہ بن ابی سعید کل من العلماء والاولیاء من کلا النزعین المذکورین فی المتن (۱۲۱) امام محمدث مفسر محمد بن جریر طبری (۱۲۲) امام محمدث اجل ابو محمد عبد الحق صاحب الحکایم کبیری و الحکایم صفری (۱۲۳) امام ابو عسرہ بن الصلاح محمدث (۱۲۴) امام قاضی مجدد الشریعۃ کراپی (۱۲۵) امام اجل ابو الیکات عبد اللہ التنسی صاحب تصنیف مشہورہ (۱۲۶) امام علامہ بدر الدین محمد بن احمد عینی حنفی صاحب عمدة القاری شرح صحیح بخاری (۱۲۷) علامہ ابن ملک شارح مشارق الاتوار (۱۲۸) علامہ فضل اللہ بن القویری حنفی (۱۲۹) امام فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی زطیی صاحب تبیین الحکایم شرح لنز الدقائقی (۱۳۰) محمد بن محمد حافظ بخاری صاحب فصل الخطاب (۱۳۱) امام شهاب الدین شارح منهاج استاذ الاستاذ ابن حجر علی (۱۳۲) حضرت سیدی علی قرشی قدس رحمۃ الرؤوفی (۱۳۳) امام حلیل فور الدین ابو الحسن علی مصنف بہجۃ الاسرار (۱۳۴) امام محمد الدین عبداللہ بن محمد موصیلی حنفی صاحب مختار و اخیار (۱۳۵) صاحب مطالب المؤمنین (۱۳۶) صاحب خزانۃ الروایات (۱۳۷) صاحب کنز العباد، ہر سر از مستندان متكلمین طائفہ (۱۳۸) علامہ جموروی صاحب تصنیف کشہ (۱۳۹) علامہ نبادی (۱۴۰) علامہ داؤدی شارح منیج (۱۴۱) علامہ حلیبی محشی صاحب درخشار (۱۴۲) شیخ احمد خنلی (۱۴۳) شیخ احمد شناوی (۱۴۴) شیخ احمد قشاسی (۱۴۵) مولانا ابراہیم کردی استاذ الاستاذ شاہ ولی اللہ صاحب (۱۴۶) مولانا ابو طاہر مدینی خاص استاذ شاہ ولی اللہ (۱۴۷) مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی مکی (۱۴۸) مولانا حسین بن ابراہیم ماکلی کل (۱۴۹) حضرت مولانا شیخ الحرم احمد بن دحلان شافعی کی مصنف سیرت نبویہ و روزہ وہا بیہ و غیرہ معاصر تصنیف علیہ (۱۵۰) مولانا محمد بن محمد غرب ش فقی مدینی (۱۵۱) مولانا عبد الجبار ضبلی بصری مدینی (۱۵۲) مولانا ابراہیم بن خیار شافعی مدینی (۱۵۳) عبد صالح باشمش بن محمد (۱۵۴) اُن کے والد اجد محمد عفری مدینی (یا قبیر صفحہ آستہ)

اصحاب فہم کے لیے کافی ہیں۔ ت) س

اولنک صادق فجتنی بمثیلہم اذاجمعتنا یا جریر العجامم
(یہیں میرے سردار، پس تو ان کی مثل پیش کرو، اسے بحرر! جب حظیں ہم سب کو اکھنا کریں

(بعیر حاشیہ صفوگزشتہ)

(۱۵۵) حضرت سیدی ابو زید بسطامی (۱۵۶) حضرت سیدی ابو الحسن خرقانی (۱۵۷) حضرت سیدی ابو علی فارمدی (۱۵۸) حضرت سیدی ابو سعید غراز (۱۵۹) حضرت استاد امام ابو القاسم قشیری۔
(۱۶۰) حضرت عارف بالله سیدی ابن علی (۱۶۱) حضرت سیدی ابراہیم بن شیبان (۱۶۲) حضرت سیدی ابو علی عقوب (۱۶۳) حضرت سیدی علی خواص شیخ امام شعرانی (۱۶۴) حضرت میر ابوالعلاء اکبر آبادی سردار سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ (۱۶۵) شاہ محمد غوث گوایاری صاحب جواہر حرس (۱۶۶) مولانا وجیر الدین علوی شیخ حضرت مولانا عبد الحق محدث دہلوی (۱۶۷) حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی (۱۶۸) شیخ بازیز دشانی (۱۶۹) مولانا عبد الملک شاہ ویں اشرف لاہوری (۱۷۰) شیخ محمد سعید لاہوری کے ساتوں صاحب مشائخ شاہ ولی اللہ سے ہیں۔
(۱۷۱) جانب شیخ مجدد الدافت شانی (۱۷۲) شیخ عبد الاحمد پر سلسلہ مجددیہ (۱۷۳) شیخ ابو الرضا محمد حبیب شاہ ولی اللہ (۱۷۴) سید احمد بریلوی پیر میان اسماعیل دہلوی کو صراط مستقیم جن کی ملفوظات قرار دی گئی۔
یہ مجموعہ پونے دوسو ۱۷۵ میں اعتماد ہے مدرسہ مذکورہ مذکورہ میں بعضاً انہیں افادہ البرہان و من بعضهم

التحقیر والا ذعن و بل بعضهم لیس الخبر بالعیان والحمد لله فی كل حين و ان (بعض کا صریح بیان ہے، بعض کی جانب سے افادہ بڑا ہے، بعض سے تقریر اور ذعن ہے، اور بعض کا حال یہ ہے کہ بخبر مشاہدے کی طرح نہیں، اور اللہ ہی کی حمد ہے ہر وقت اور ہر آن۔ ت) اور سنوز اس کتاب میں اور باقی ہیں اور جو حصہ و استیعاب کی طرف رہا کیا ہے بلکہ استقصائے تام قدرت خامہ و وسعت کاغذ کے و را آخر نوع اول مقصد سوم میں ارشاد ان علماء سے مذکور ہو گا کہ علم و سمع و بصیر موقی پر تمام اہلسنت و جماعت کا جامع ہے، تو آج تک جس قدر عمائد اہلسنت گزرے سب کے نام اسی فہرست میں اندرجہ کے قابل، پھر کون کہہ سکتا ہے کہ وہ کے لاکھ ہے، والحمد للہ رب الغلین۔ اور لطفت یہ کہ ان مذکورین میں گفتی کے بعض ایسے ہیں جن کے دو ایک ظواہر کلمات سے وہاں پر مسلم میں استناد کرتے اور انہیں کے باقی اقوال کو پس پشت ڈال کو معالم تحقیق و مرام توفیق و نظام تطبیق اور مراقبہ و مبانی جمہور کی تقریت سے محض غافل یا اغواۓ عوام کو متعاقل گھوڑتے ہیں و اللہ یہ مهدی من یشاء الی صراط المستقیم (اور اللہ ہی سے چاہتا ہے سید ہے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ ت) ۱۲ مسند امت فیوضہ (م)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَبِأَطْنَا وَظَاهِرًا تَهَامُ الْكَلَامِ بِسُلْكِ الْإِلَزَامِ (اول، آخر، ظاهر، باطن میں اللہ تعالیٰ کی حمد ہے، الزام کے رہنم میں کلام تمام کیا جا رہا ہے۔ ت)

اب انھیں لیجئے جن پر اعتماد مخالفت کو ضرور : (۱) شاہ ولی اللہ صاحب (۲) ان کے والد ما جد شاہ عبد الرحم صاحب (۳) ان کے فرزند ارجمند مولانا شاہ عبد العزیز صاحب (۴) ان کے برادر احمد مولانا شاہ عبد القادر صاحب (۵) ان کے نعمود و مدد و روح بیان میرزا مظہر جا بجاناں (۶) ان کے مرید رشید قاضی شمار اللہ صاحب پانی پتی، (۷) مولوی اسحاق صاحب دہلوی (۸) ان کے شاگرد نواب قطب الدین خاں دہلوی (۹) مولوی خرم علی صاحب بالہوری تجاوز اللہ عننا و عن كل من صنح ایمانہ فی النشاتین و رحم کل من یشهد صدقہ بالشهادتین (اللہ در گور فرمائے ہم سے اور ہر اس شخص سے جس کا ایمان دو توں نشاوں میں صحیح ہے اور ان سب پر رحم فرمائے جو سچائی سے دونوں شہادتوں کی گواہی دینے والے ہیں۔ ت) (۱۰) ان سب سے قوی مجتہدوں میان اسمعیل دہلوی واللہ الہادی الی من هیج السوی وهو المستعان علی حکل غوی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الغالب العلی (اور خدا ہی راہ راست کی ہدایت دینے والا ہے اور اسی سے ہر گراہ کے خلاف استعانت ہے اور کوئی طاقت وقت نہیں مگر خداۓ غالب و برتر سے۔ ت)

واضح ہو کہ ارشادات علیہ صاحبہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین مقصود احادیث میں مذکور ہوئے کو حدیث اصطلاحِ محدثین میں انھیں بھی شامل ہے لہذا میرزا میرزا میرزا اور واسطہ شاہ راجیس راستے کو دخل نہیں توہماں مروقف علیہ

علہ علامہ سید شریعت رحمہ اللہ تعالیٰ مقدم مصطلحات الحدیث میں فرماتے ہیں :

الحدیث اعم من انيکون قول الرسول صلی الله عليه و سلم و الصحابة و التابعی و فعلهم تابعی سب کے قول، فعل اور تعریفہ کو شامل و تقریر یہم -

۱۲ امام علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی ارجوزہ مسمی بالتبییت عند التبییت میں فرماتے ہیں ،
 (۱) روایت محدثین کے مطابق مخلوق سے سوال مات
 یکرس السوال للنامہ في مار و وافی سبعة ایام ۲ کذاروا احمد بن حنبل بن قیزی الرنہد
 (۲) امام احمد بن حنبل نے عن طاؤس البحوالعلی و حکمه الرفع کما
 زہمیں تحریک نہ رہہ تابعی امام طاؤس سے ایسا ہی
 (باتی بر صفحہ ۳۷۹)

بھی مرفوع میں داخل ہے۔ ہاں بعض اقوال تابعین مثل بلال بن سعد اس مقصد سوم میں ذکر ہوئے اور اس کی وجہ اقوال باب سے مناسبت، جس طرح مثلاً امام سقیان کا قول، ایسے ہی مناسب کے سبب اقوال تابعین کے ساتھ منقول ہوا۔ اب بقیہ حضرات کے کلات طبیعت و اقوال و نصیحتات اگر بوجہ استیعاب لیکے پھر دفتر ہوتا ہے۔ لہذا صرف میں سو قول پر اقصاد کرتا ہوں۔ علمائے صنف اول کے دوستو اور اہل صنف دوم کے شوکر دیدہ انصاف صاف ہو تو اتنے کیا کم ہیں ہر

درخانہ اگر کس است یکھن لبس است

(اگر خانہ عقل میں شور ہو تو اشارہ ہی کافی ہے)

تذکیرہ: عدت قول بجہت مقول یا تعدد مقول سے ہے، ابتداء خواہ تھری اور درصورت اخیر ہر عالم کی عبارت جدا جدا لکھنا یا عرض طول۔ لہذا انھیں ایک ہی سرخی میں گن کراس می علماء پرہنڈ سہ لگادیا جائے گا۔ یہ مقصود بھی مثل اپنے دو برادر پیشیں کے دو نوع پر تقسیم واللہ سب سخت ہو الموفق للحق والصواب فی کل مھم (اور خدا نے پاک ہی ہر مردم میں حق و ثواب کی توفیق دینے والا ہے۔ ت)

نویں اول اقوال علماء سلف و خلف میں، ایک تمہید اور پندرہ فصل پر مشتمل۔

تمہید اس میں کہ روحیں موت سے نہیں مرتیں۔

(۱) ابن عساکر تاریخ دمشق میں امام محمد بن وضاح سے راوی، امام اجل سخنون بن سعید قدس سرہ سے کہا گیا ایک شخص کہتا ہے بدن کے مرتبے سے روح بھی مر جاتی ہے۔ فرمایا : معاذ اللہ هذامن قول اهل الیٰ خدا کی پناہ یہ بدعتیوں کا قول ہے۔

(۲) امام ابن امیر الحاج خاتم حلیہ میں دربارہ فوائد غسل میت فرماتے ہیں :

اذا اعنتی الموتی بتطهیر جسد يلقى في الدّرَاب لیعنی جب بندہ دیکھے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے (بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

قد قالوا اذا ليس للرأي فيه مجاله وليس للقياس في ذلك الباب ثم من مدخل عند ذوى الالباب ^۱ و اغما التسلیم فيه الالائق ^۲ والانفیاد ^۳ كـ زرنيشين (۴) او رقیاس کا اس باب میں ارباب عقول حیث انبأ الصادق (۵) جب صادق نے خبر دی ہے تو اس میں تسلیم و قبول اور تابعی ہی مناسب ہے۔ (ت)

تبیہ العبد الی تطهیر ما ہو باق وہاں نفس
فانہ لا یغتی عن اهل السنۃ والجماعۃ۔
تمتنبہ ہو کا کہ اس کی تطهیر اور بھی ضرور ہے جو باق
رہتے والا ہے لیکن روح کرامہ سنت و جماعت کے زد مک فنا نہیں ہوتی۔

(۳) امام عزیز الدین بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ:

لائموت اس دا ج الحیات بل تر فعالي السماه
حیة۔

(۳) امام جلال الحنفی والدین سیوطی شرح الصدور میں تاقلی باقیہ بعد خلقہا بالاجماع روحیں پریش کے بعد بالاجماع جاوداں رستی ہیں۔

(۵) خود امام مددوح اس امر کی تائید میں کہ شہدار کی زندگی صرف رُوحانی نہیں بلکہ روح و بدن دونوں سے ہے، ارشاد فرماتے ہیں:

لیعنی اگر آیت کریمہ میں حیات شہید سے صرف زندگی رُوح مراد ہوتی تو اس میں اس کی کیا خصوصیت تھی۔ یہ بات تو ہر مردے کو حاصل ہے اور تمام مسلمان جانتے ہیں کہ سب کی رُوحیں بعد مرتوں زندہ رہتی ہیں اس لئے کہ حیات شہید کی نسبت آست میں ذمہ باکر تھا مخصوص ختنہ۔

لوقاں المرادیات المر وح فقط لم يحصل له تمیز عن غيره لمشاركة سائر الاموات له في ذلك ولعدم المؤمنين با سرهem حياة كل الاشواح فلم يكن لقوله تعالى ولكت لا تشعر ون معنى لـ

یہاں سے اجماعِ صحابہ ثابت ہوا۔

قول (۱) ابو عیم حیلہ میں بلال بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی کرائے وعظ میں فرماتے:

عہ نقلہ فی شرح الصد و رعن امالیہ ۱۲۰۰ھ (م) اسے شرح الحسود میں اُن کے امالی سے نقل کیا۔ ت

علہ تابعی جلیل، عابد فاضل، شفیقہ، رجال نسائی وغیرہ سے ۱۲ منہ (م)

لـ حلـيـة الـمـحـلـي شـرـح فـيـة الـمـصـلـى

١٣٣ ص سوّا آنکه شرح الصدور بکمال العز الدين بن عبد السلام خاتمه في فوائد تعلق بالروح خلافت آنکه می سوّا

اے ہیٹھیگی والو! اے بقا و الاوام فنا کو نہ بننے بلکہ
دسام دھمکی کے لئے بننے ہو، ہاں ایک گھر سے
دوسرے گھر میں پلے جاتے ہو۔

يَا أَهْلَ الْخَلُودِ وَيَا أَهْلَ الْيَقَاءِ انْكُوْمْ تَخْلُقُوا
لِلْفَتَاءِ وَانْتَخْلُقُمْ لِلْخَلُودِ وَالْأَبْدِ وَلَكُمْ
تَنْقُلُونَ مِنْ دَارِ إِلَى دَارٍ^١

قول (۲) شرح الصدوریں ہے :

قال العلماء الموت ليس بعد ممحض
ولفترة صوف وإنما هو انقطاع تعلق
الروح بالبدن ومفارقة حيلولة بينهما
وتبدل حال وانتقال من دار إلى دار.

کتابخانہ

تبیهیہ: تعلق پھوٹنے کے یہ معنی کروہ علاقہ معہودہ جو عالم حیات میں تھا، جاتا رہا۔ اور اسی طرح جایش جدائی ہو جانے سے یہ مراد کرویسا اقبال نام باقی نہیں، ورنہ مذہب اہمیت میں روح کو بعد مرتو بھی بدن سے ایک تعلق، اقبال، رستا سے حصا کر فصول آئندہ کے اقوال کثیرہ میں آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قول (٣) جامع الركّات میں فرمایا:

موت نیست و نابود ہو جانے کا نام نہیں جیسا کہ دہریہ
بلکہ انقال ست ازحالے بحالے واڑ دارے بدائے۔
اور بیسین کھنے ہیں بلکہ ایک حال سے دوسرے حال
اور ایک گھر سے دو کے گھر میں منتقل ہو جانے کا نام ہے۔

قول (۷) اشعة اللمعات شرح مشکرة میں فرمایا کہ :

اویا را اس دارفانی سے داریقا میں منتقل کر دئے جاتے ہیں، وہ اپنے پور دگار کے یہاں زندہ ہیں، انھیں رزق ملتا ہے اور تو شحال رہتے ہیں اور لوگوں کو اس کی خیر نہیں۔ (ت)

اویلایت خدا نعل کرده شدن دناتیں دار فانی به دار بغا
وزنده اند زد پرور و گار خود و مرز و ق اند و خوشحال اند
و مردم را ازان شعور نیست گی

شرح الصدور بحسب الحلة بـ فضل المرت خلاقت أكيدزمي، متغورة، سوات ص ٥

" " " "

شرح الصدور بحوث الحلة ياب فضل الموت

" " " "

مجمع المکاتب

۲۰۳

مطبوعه نورسر رضویہ سکھ

٢٣- اشعة المغات باب حكم الاسرار فصل ا

قول (۵) مرقاہ شرح مشکوہ میں فرمایا:

لَا فِرْقَ لَهُمْ فِي الْحَالَيْنِ وَلَذَا قِيلَ اولِيَاً اللَّهُ
لَا يَمُوتُونَ وَلَكِنْ يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارِ الْأَيْمَانِ إِلَى دَارِ
اولِيَاً كَمَا كَوَدَهُمْ مَرْتَهْ نَمِيزْ بِكَدَهُ اِيكَهُ كَهُرْسَهُ دَوْهَرْ
اُوكَهُهُ كَهُرْسَهُ دَوْهَرْ اُوكَهُهُ كَهُرْسَهُ دَوْهَرْ

روایت مناسعہ: امام عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری قدس سرہ اپنے رسالہ میں بسند خود حضرت ولی مشور سیدنا ابوسعید خراز قدس سرہ الممتاز سے راوی کہ میں کم معلمہ میں تھا باب بنی شیبہ پر ایک جوان مردہ پڑا پایا، جب میں نے اُس کی طرف نظر کی مجھے دیکھ کر مسکرا یا اور کہا:
یا ایسا سعید اما علمت ان الاحباء احیاء و
اسے ابوسعید! کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کے پیارے زندہ ہیں اگرچہ مر جائیں، وہ تو یہی ایک گھر سے ان ماتوا و انما یمنقلون من دارانی دار ہے
دوسرے گھر میں بلاۓ جاتے ہیں۔

روایت دوم: وہی عالیجناپ حضرت سیدی ابوعلی قدس سرہ سے راوی، میں نے ایک فقیر کو قبریں آتا را، جب کفن کھولा اور ان کا سرخاک پر رکھ دیا کہ اللہ ان کی غربت پر رحم کرے، فقیر نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا:

یا ایا علیٰ اُتذلّنی بیت یدی من دلّنی۔ اے ابو علی! مجھے اس کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو
میرے نماز انجام ہائے۔ www.alahazratnetwork.org

میں نے عرض کی : اے سردارِ میرے ! کیا ہوت کے بعد زندگی ؟ فرمایا :
 بل انا حسی و کل محب اللہ حسی لا یضرنک عند ۱۔ میں زندہ ہوں اور خدا کا ہر پیار ازندہ ہے بیشک
 بجاہی یار و ذباری ۲۔ وہ جاہت و عزت جو روزِ قیامت ملے گی اس سے
 تجھے کوئی ضرر نہ سینے گا بلکہ میں تیری مدد کروں گا ۳۔ روزِ باری ۔

روایت سوم: وہی جانبے سلطاب حضرت ابراہیم بن شیبیان قدس سرہ سے راوی، میرا ایک مرید جوان مرگیا، مجھے سخت صدمہ ہوا، نہلانے بیٹھا، مگر ابھت میں یا میں طرف سے ابتداء کی، جوان نے وہ کروٹ پڑا کر اپنی دہنی کروٹ میری طرف کی، میں نے کہا: جان پدر! تو سچا ہے مجھی سے غلطی ہوئی۔

روایت چهارم: وہی امام حضرت ابو یعقوب سوی نہجوری قدس سرہ سے راوی، میں نے ایک مردی کو نہ لے کے یہ تختہ پر لٹایا اس نے میرا ان لوٹھا پڑایا، میں نے کہا: جان پدر! میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں یہ تو صرف مکان پیدنا ہے، پلے میرا ہا تکھ چھوڑ دے۔

روایت پنجم : جناب مدوح انجی عارف موصوف سے راوی، مکہ معظلہ میں ایک مردینے مجھ سے کہا پر و مرشد ! میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا۔ حضرت ایسا شر فیال لیں آدمی میں میراد فن آدمی میں میرا کفن کریں۔ جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا مردیدہ کوئی نے اگر طوات کیا، پھر یہ سے ہٹ کر لیٹا تردد نہ تھی، میں نے قبر میں اتارا، آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا: موت کے بعد زندگی کہاں؟ کہا: انا ہی وسکل۔ حب اللہ تھی میں زندہ ہوں اور اللہ کا سرپرست زندہ ہے۔

اور احمد کا پیر و مس ریدہ ہے۔
اس قسم کی صد ہاروایات کلاتِ انگر کرام میں مذکور و من لھری جعل اللہ لہ نور افمالہ من نور (اور
خدا ہے نور نہ دے اس کے لئے کوئی نور نہیں۔ت)

فصل دوم : موت سے روح میں اصل تغیر ہیں آتی اور اس کے علوم و افعال بذکر زیادہ ہو جاتے ہیں، پھر جادیت کسی اور اشیاء تخصیص اور اک ذم مخصوص۔

قول (۶) امام سپکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں :

النفس باقية بعد موت البدن عالمية
بالاتفاق المسلمين بل غير المسلمين صدقة
الفلاسفة وغيرهم ممن يقول ببقاء
النفوس يقولون بالعلم بعد الموت ولم

رسالة الفشير فصل فان قيل فما الغائب على الولي في حال الم مصطفى ابراهيم ص ٢٠

141 " " " " " " " " " " 15

٣٠ / ٢٣

کے شرح الصدور خاتمہ فی فوائد متعلق بالزادہ غلافت اکیدہ بی منگورہ سوات ص ۳۶۰

نکیا مگر ایسوں نے جو کسی گنتی شمار میں نہیں
اہم تھا

یخالف فی بقاء النقوص الامن لا يعتصد
بِهِ اهْمَلْقَطَا.

قول (۷) تفسیر بیضاوی میں ہے ،

یہ آئیہ کجید دلیل ہے کہ رُوحِیں جو ہر قائم بالذات ہیں،
یہ بدن جو نظر آتا ہے اس کے سوا اور حیرتی ہیں، موت
کے بعد اپنے اُسی جوش اور اک پرستی ہیں جو ہر صحابہ
و تابعین کا یہی مذہب ہے اور اسی پر آیات و
احادیث ناطق۔

فیهادلة على ان الارواح جواهر قائمة
بأنفسها مغافرة لما يحس به من البدن
تبقى بعد الموت دراكه و عليه جهنم و الصحابة
والتابعون وبه نظافت الآيات والسنن

قول (۸) امام غزالی احیاء میں فرماتے ہیں :
لاتظن ان العلم يفارقك بالموت فالموت
لا يهدم محل العلم اصلاً وليس الموت
عدماً محضًا حتى تظن انك اذا عدمت
عدمت صفتک

یہ گمان نہ کرنا کہ موت سے تیرا علم تجوہ سے جدا ہو جائے گا
کہ موت محل علم یعنی رُوح کا تو پچھہ نہیں بگایا تی، نہ وہ
نیست و نابود ہو جانے کا نام ہے کہ تو کچھ جب تو زرہ
تیرا و صفت یعنی علم و ادراک بھی نہ رہا۔

**قول (۹ ، ۱۰) امام تفسی عدۃ الاعتقاد، پھر علام منابسی صدیقة نبیر میں فرماتے ہیں : الروح لا يتغير
بالموت** مرنے سے رُوح میں کچھ تغیر نہیں آتا۔

قول (۱۱) علام قورشی فرماتے ہیں :

الروح الانانية المتميزة للخصوصية بالادرار
بعد مفارقة البدن في نقله المناوى.

فرق بدن کے بعد بھی روح انسانی متنیز و مخصوص
بہ ادراکات ہے۔ (اسے علام منابسی نے نقل کیا ت)

سلہ شفارة الشقام الباب التاسع الفصل الخامس
مکتبہ توریہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۱۰

۳۔ تفسیر بیضاوی تحت آیت بل احياء ولكن لا تشعر وطن مطبع معتبرانی دہلی ۱/۱۱۶

۴۔ التيسير بحوالہ الغزالی تحت حدیث من طلب العلم اخ مکتبۃ الامام الشافی الریاضی السعویدیہ ۲۲۹/۴
ف، سی بسیار کے باوجود دیر حوالہ احیاء العلوم سے دستیاب نہیں ہو سکا، تیسیر میں بحوالہ الغزالی بعینہ
یہ عبارت موجود ہے اس لیے تیسیر سے یہ حوالہ نقل کیا ہے۔ تذیر احمد

۵۔ الحدیقة الندية الباب الثاني فی الامور المجهولة او لهم آدم ابو البشر مکتبہ توریہ رضویہ، فیصل آباد ۱/۲۹۰
۶۔ التيسیر شرح جامع صغیر بحوالہ التورشی تحت حدیث ان ادواج الشہداء ائمہ مکتبۃ الامام الشافی الریاضی السعویدیہ ۳/۱

قول (۱۲) علام مناوی کی شرح جامع صغير میں ہے :

موت باکل عدم نہیں اور شعور باقی ہے یہاں تک کہ
الموت ليس بعد ممحض والشعور باق حتى
بعد الدفن ^{لیو} بعده فتن بھی۔

قول (۱۳) اُسی میں ہے :

بیشک روح جب اس قاب سے جدا اور موت کے
ان الروح اذا انخلعت من هذا الهيكل و
پا عث قیدوں سے رہا ہوتی ہے جہاں چاہتی ہے
النفکت من القيود بالموت تجول الى حيث
شافت ^{لیو} جو لان کرتی ہے۔

قول (۱۴) شرح الصدور میں منقول کہ دلائل قرآن و حدیث لکھ کر کہا:

ان سے ثابت ہوا کہ روحیں اجسام میں اپنے اوصاف
قصص ان الاسواح اجسام حاملة لاعراضها
شاخت و ناشاخت وغیره کی حامل جو بذات خود ادراک
من التعارف والتناکر وانها عارفة متميزة۔
تمیز رکھتی ہیں۔

یہاں وہ تقریر یاد کرنی چاہئے جو زیر حدیث دوم گزری۔

قول (۱۵) مقاصد و شرح مقاصد علام نقاشی میں ہے :

معترضون وغیرہم کے ذریب میں یہ بدن شرط ادراک ہے
عند المعتزلة وغيرهم البدنية المخصوصة
تو ان کے نزدیک جب اس کے آلات نہ رہے ادراک
شرط في الادراك فعند هم لا يبقى ادراك
جزئيات عند فقد الالات وعند نايقى و
هو الظاهر من قواعد اسلام ^{لک}۔

مذہب میں یا قی رہتا ہے اور یہی ظاہر ہے قواعد
الجزئيات عندهم لا يبقى ادراك

دین اسلام سے۔

قول (۱۶) لمعات شرح مشکوہ میں ہے :

سببیۃ الحواس للاحساس وللادراک العادیۃ
حوالہ میں یا قی رہتا ہے اور یہی ظاہر ہے قواعد

له التيسير شرح جامع صغير تحت ان الميدت يعرف من يحمله الم مکتبۃ الامام الشافعی اریاض سعودیہ ۱/۳۰۳

لہ " " " " تحت حدیث ان روحی المومنین " " " " ۱/۳۲۰

لہ شرح الصدور باب مقرر الارواح خلافت اکیڈمی منگورہ سوات ص ۹۹

لہ شرح المقاصد المبحث الرابع درک الجزئیات دار المعرفة النعائیہ لاہور ۲/۳۴

کما تقریب المذهب ما العلم فی الروح و هو
ت روح سے ہے وہ باقی ہے احمد مختصر۔

قول (۱۷) امام سیوطی فرماتے ہیں :

تمام اہل ملت مسلمین اور ان کے سواب کا یہی مذہب
ہے کہ روحیں بعد موتِ بدن باقی رہتی ہیں فلاسفہ یعنی
بعض مدعیان حکمت نے اس میں خلاف کیا، ہماری لیل
الآیات والاحادیث فی بقاہیها و تصریفہا (المختصر) وہ آئیں اور حدیثیں ہیں جن سے ثابت کر روح بعد
موت باقی رہتی اور تصرفات کرتی ہے۔

قول (۱۸) ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے :

قد اکر عذاب القبر بعض المعتزلة والقافض
بعض معتزلة اور روا فرض عذاب قبر سے منکر ہو گئے
محتجین بات المیت جماد لا حیاة له
یرجحت لا کر کہ مُرُوہ جاد ہے نہ اس کے لیے حیات
ولا دراک انج -

قول (۱۹) کشف الغطا متن مولوی الحنفی دہلوی میں ہے :

مذہب اعتزال است کہ گویند میرت جماد مخفی است کہ میرت کہ جماد مخفی تانا معتزلہ کا مذہب ہے۔ (ت)

قول (۲۰) انسی میں ہے :

اہل کمال کی رُوحوں میں حالتِ حیات و موت میں کوئی
فرق نہیں ہوتا اسوا اس کے کہ بعد موت کمالات میں
ترقی ہو جاتی ہے۔ (ت)

فصل سوم ان تصریخوں میں کلامات کے علم و ادراک دنیا و اہل دنیا کو بھی شامل۔

له لمعات شرح شکوہ کتاب الجہاد

۳۰ شرح الصدور خاتم فی فوائد تعلق بالروح ص ۱۳۵ خلافت اکیدی، سوات

۳۰ ارشاد الساری شرح البخاری کتاب الفزاری یا ب قتل ابی جبل دارالکتب العربي بیروت

۳۰ کشف الغطا فصل در احکام و فن میت مطبع احمدی دہلی

۳۰ ایضاً فصل دہم در احکام زیارت قبور

قول (۲۱) امام جلال الدین سیوطی رسالہ مخطوطہ آئیں الغریب میں فرماتے ہیں :

یعرف من یغسله ویحمل و یلیس الکفان و من یتنزل
(مردہ اپنے نہلانے والے، کفن پہنانے والے، قبر میں اتارنے والے سبھیانہ)

قول (۲۲ تا ۲۳) امام ابن الحاج مدخل اور امام قسطلانی موالہب اور علام زرقانی شرح میں تقریر افرماتے ہیں :

احمد کے الفاظ ہیں جو مسلمان برزخ میں ہیں اگر احوال
ایجاد پر علم رکھتے ہیں اور یہ امر بکثرت واقع ہے جیسا
کہ کثیر اباؤں میں اپنے محل پرندہ کو رہے ہیں۔
واللہ فقط لاحمد من انتقال ای عالم البرزخ
من المؤمنین یعلم احوال الاحیاء غالبًا
وقد وقوع کثیر من ذلک کما ہو مسطور
فی مظنة ذلک من الکتب

قول (۲۵) اشعة الملاحم شرح مشکوٰۃ میں علم و ادراکِ موتے کی تحقیق و تفصیل لکھ کر فرماتے ہیں :
الحاصل کتاب و سنت ایسے اخبار و آثار سے لبریز ہیں
جو یہ باتے ہیں کہ مردوں کو دُنیا و اہل دُنیا کا علم ہوتا
ہے تو اس کا انکار وہی کرے گا جو اخبار و احادیث
سے بے خبر اور دین کا مذکور ہو۔ (ت)

فصل چہارم اموات سے چاکرنے میں۔

**قول (۲۶) ابن ابن الدینیا کتاب القبور میں سلیمان بن علیر سے راوی، وہ ایک مقبرہ پر گزرے، پیشاب کی حاجت
سخت تھی، کسی نے کہا یہاں اُتر کر قضاۓ حاجت کر لیجئے، فرمایا :**

سبحان الله و الله افی لاستحیی من الاموات
شرم کرتا ہوں جیسی زندوں سے۔
کما استحیی من الاحیاء۔

لہ آئیں الغریب

۵۸۱/۳	الملکب الاسلامی بیردت	من آداب الزیارت	سلہ المراہب اللدینیہ
۳۲۹/۸	المطبعة العامرة مصر	المقصد العاشر	شیخ زرقانی علی المراہب اللدینیہ
۲۵۳/۱	دارالکتب العربیہ بیردت	فصل فی الكلام علی زیارت سید الاولین	المدخل
۳۰۱/۳	نوریہ رضویہ سکھم	فصل اول	لہ اشعة الملاحم
۱۱۴/۳	مکتبہ امدادیہ ملستان	باب زیارت باب زیارت اقبال انشا	لہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ بحول الدین ابن الدینیا کتاب الجنائز

قول (۲۷) جب سیدنا امام شافعی مزار فائض الانوار حضرت امام اعظم پر تشریف لے گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عن اتباعہما، نمازِ صبح میں قنوت نہ پڑھی، لوگوں نے سبب پوچھا، فرمایا،

میں امام کے سامنے کیونکر قنوت پڑھوں حالانکہ وہ اس کے قائل نہیں (اسے سیدی علی خواص نے اور امام شرافی نے میزان الشرعیۃ الکبریٰ میں ذکر کیا) اور اسی کے ہم معنی علام ابن حجر نے "الخیرات الحسان" فی مناقب الامام الاعظم ابن حنفیۃ النغان کے شروع میں ذکر کیا اور اس کے آخر میں دوبارہ منہاج امام فوادی کے بعض شارحین وغیرہ کے حوالہ سے ذکر کیا۔ اسی طرح عقود الجحان فی مناقب النغان میں اپنے شیخ الشیوخ امام زادہ، ولی اسرشہاب الدین شارح منہاج سے نقل کیا۔ ت)

كيف اقتت بحضورۃ الامام و هـ
لا يقول به - ذکرة سیدی علی الخواص
و الامام الشرعیۃ الکبریٰ و تحوہ
العلامة ابن حجر العسکری فی خیرات الحسان فی
مناقب الامام الاعظم ابی حنفیۃ النغان فی
اولها و اعادہ فی آخرها عن بعض شرایح منهاج
الامام التووی و عن غیرہ و نحوہ فی عقود
الجمان فی مناقب النغان عن شیخ شیوخ
الامام الزاهد الولی شہاب الدین شرایح
المتهاج -

بعض روایات میں آیا بسم اللہ شریف بھی جہر سے نہ پڑھی
نقله الفاضل الشامي فی سد المحتars عن اسے فاضل شامي نے رد المحتار میں بعض علماء سے
بعض العلماء وکذا الامام ابی حجر فی www.alqazratnetwork.org
تعلی کیا، ایسے ہی امام ابن حجر نے الخیرات الحسان
میں ذکر کیا۔ (ت)

بعض میں ہے تکیراتِ انتقال میں رفع یہی نہ فرمایا، سبب دریافت ہوا، جواب دیا:
ابننا معہذن الامام اکثر من ان تظهر اس امام کے ساتھ ہمارا ادب اس سے زائد ہے
خلافہ بحضرتہ ۃ ذکرہ علی القاری کہ ان کے حضور اُن کا خلاف ظاہر کریں (۱) سے
ملّ علی قاری نے مرقاۃ میں ذکر کیا۔ ت)

شرح باب میں خاص بلطف استحیا نقل کیا کہ امام شافعی نے فرمایا:
استحیی اف اخالف مذهب الامام مجھے شرم آتی ہے کہ امام کے سامنے ان کے

فی حضورہ۔ ذکرہ فی باب النیازق النبویة
فصل ولیختنم ایام مقامہ بالمدینۃ
المنورة

سبحان اللہ اگر اموات دیکھتے ہستے نہیں تو جہر و اخفار یا رفع و ترک و مکث قنوت و تعجیل سجدہ میں کیا فارق تھا، لہذا انصاف، اگر بناۓ قبر حباب مانع ہو تو امام ہمام کا سامنا کہاں تھا اور اس ادب و لحاظ کا کیا باعث تھا۔

قول (۲۸ تا ۳۱) علامہ فضل اللہ بن غوری حنفی وغیرہ ایک جماعت علمائے تصریح فرمائی کہ زیارت بعض شریعت میں قبیلہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتداء کرے کہ پہلے وہی ملتا ہے تو بے سلام کے وہاں سے گزر جانا بے ادبی ہے، اسی طرح اس بعثت پاک میں جو مزار پہلے آتا جائے اس پر سلام کرتا جائے کہ جو ذرا بھی عزت و عظمت رکھتا ہے اس کے سامنے سے بے سلام چلے جانا مردوت و ادب سے بعید ہے۔ مولانا علی قاری نے شرح باب میں اسے نقل فرمایا مسلم رکھا، شیخ محقق نے جذب الطلب میں بعض دیگر علمائے اُس کی تحریک نقل کی ہے کہ یہ ایک علمدہ مقصد ہے جس کے ساتھ افضل و اشرف کی رعایت نہ کرنی کچھ مصالحتہ نہیں مسلک مقتطع میں ہے:

ذکر العلامہ فضل اللہ بن الغوری من اصحابنا
 ان البداءۃ بقبۃ العباس والخطم بصفیۃ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما اولی لان مشهد
 العباس اول ما یلقیخارجاً من البداء
 عن یمینه فمجاوزتہ من غیر سلام علیہ
 جفوة فاذ اسلم علیہ وسلم علی من یمر
 به او لا في ختم بصفیۃ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما في رجوعہ كما صرخ به ایضا کثیر
 من مشائخنا الم -

جذب القلوب میں ہے :

متاخر علاماء اخلاف کردہ اندک ابتداء بزیارت کر کنہ
طاائف برآئند کر ابتداء بزیارت حضرت عباس کند
و ہر کہ با وے دریک قبہ آسودہ اند از انہ اہل بیت
رضوان اللہ تعالیٰ علیم اجمعین زیرا کہ اس سهل و
اقرب است واز پیش ایشان در گز شتن و بزیارت
دیگران متوجہ شدن نوئے از جفا و سوئے ادب باشد لہ

48.

علمائے متاخرین نے اختلاف کیا ہے کہ زیارت میں ابتداء
کس سے کرے، ایک جماعت کے ہاں حضرت عباس
رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ قبہ میں جو اہلیت انہ کرام
رضوان علیہم آرام فرمائیں سے شروع کرے کیونکہ یہ انسان
اور اقرب ہے اور ان کے آگے سے بغیر سلام گزر جانا
اور دوسروں کی زیارت میں متوجہ ہو جانا ایک قسم کی لاپرواںی
اور بے ادبی ہے الخ (ت)

اُسی میں ہے :

محصل کلام بخشے از علماء آن است کہ ابتداء قبہ
عباس کند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قبہ میں ان کے ساتھ والوں سے
ابتداء کرے اور اس کے بعد ہر پہلے آنے والے کو
سلام کرتا جائے کیونکہ کسی ادنیٰ شان والے سے بے سلام
گز نہ اور دوسرا، حکم چل جانا بھی مروت اور حفظ ادب
سے بعید ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ مقصد صالح لا یضر معه
عد مرس عایۃ الافضل والاشوف لہ الخ

بعض علماء کے کلام کا ما حاصل یہ ہے کہ حضرت عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قبہ میں ان کے ساتھ والوں سے
ابتداء کرے اور اس کے بعد ہر پہلے آنے والے کو
سلام کرتا جائے کیونکہ کسی ادنیٰ شان والے سے بے سلام
گز نہ اور دوسرا، حکم چل جانا بھی مروت اور حفظ ادب
جس کی وجہ سے افضل و اشرف کی عدم رعایت
مضطہ نہیں الخ (ت)

فصل خیم افعال احیاء سے تاذی اموات میں ۔

قول (۳۲ تا ۳۴) مراتق الغلاح میں فرمایا ۔

خبری شیخی العلامہ محمد بن احمد الحموی
رس حمہ اللہ تعالیٰ بانهم یتاذون بحقائق النعال۔

مجھے میرے استاذ علامہ محمد بن احمد حنفی رحمہ اللہ نے بخوبی
کہ بخوبی کی پہل سے مردے کو ایندا ہوتی ہے۔

ص ۱۸۶

مشی نوکشور لکھنؤ

لہ بذب القلوب باب درفضل معتبرہ بیع

ص ۱۸۶

لہ مراتق الغلاح علی حاشش حاشیۃ الطحاوی فصل فی زیارة القبور نور محمد کار خان تجارت کتب کراچی ۳۴۲

علام طباطبائی نے اس پر تقریر فرماتی۔

قول (۳۵) حدیث میں جو تکیہ قبر پر لگانے سے مانع ترقی اور اسے ایذا نے میت ارشاد ہوا جیسا کہ حدیث ۲۵ میں گزرا۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ اس پر شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:

شاید کہ مراد آنست کہ روح و سے ناخوش می دار و راضی ہو سکتا ہے کہ مراد ہو کہ اس کی روح کو ناگوار ہوتا ہے نیست بر تکیہ کردن بر قبر و سے از جہت تضمن فے ایت اور رُوہ اپنی قبر پر تکیہ لگانے سے راضی نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں اس کی اپاٹت اور بے وقعتی پانی جاتی ہے داستخفاف را بولی اللہ عالم۔

اور خدا خوب جانتے والا ہے۔ (ت)

قول (۳۶ ، ۳۷) عارف باللہ حکیم ترمذی پھر علامہ نابلسی حدیقہ میں فرماتے ہیں :

معناہ ان الاس و اح تعلم بترك اقامۃ الحرمۃ اس کے یہ معنی ہیں کہ روحیں جان لیتی ہیں کہ اس نے پاک استھانہ فتاڈی بنداک ہماری تعظیم میں قصور کیا المذا ایذا پانی ہیں۔

قول (۳۸) حاشیۃ طباطبائی و روا الحمار وغیرہ میں ہے، مقابر میں پیشاب کرنے کو نہ بیٹھے لاف المیت یتاذی بما یتاذی به الْحَقِّ اس لیے کہ جس سے زندوں کو اذیت ہوتی ہے اُس سے مُردے بھی ایذا پاتے ہیں۔

اقول بلکہ دیلمی نے ام المؤمنین صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کلید کی صراحت اور ایت کی کروڑ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

المیت یؤذیہ فی قبرہ ما یؤذیہ فی بیتہ۔ میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی تھی قبر میں بھی اُس سے اذیت پاتا ہے۔

قول (۳۹ ، ۴۱) حدیث ۲۶ کے نیچے اشعار میں امام ابو عمر عبد البر سے نقل کیا: ازینجا مستفاد ہی گرد کہ میت مسلم ہی گرد ذبح اپنے یہاں سے معلوم ہوا کہ میت کو ان تمام پیروں سے تخلیف مسلم ہی گرد بدان ہی ولازم اینست کہ مسئلذ گرد ہوتی ہے جن سے زندہ کو تخلیف ہوتی ہے، اس کو

۱۹۹ / ۱	مکتبہ فوریہ رضویہ سکم	باب دفن المیت فصل ۳
۲۳۳	دار صادر بیروت	الاصل اتناس و المآستان
۳۸۱ / ۱	دار المعرفة بیروت	۳۰۰ حاشیۃ الطباطبائی علی الدر باب صلوٰۃ الجنازۃ
۱۲۳	خلافت اکیدیہ، سوات	۳۰۰ شرح الصدور بحول الله علیہ باب تاذی المیت اخ

بِحَامِ اُنچِ مُتَلَدَّذِ مَعْ شُودِ بِدَانِ زَنْدَهُ۔
لَا زَمْ يَرْبَهُ كَأَسْ إِنْ تَامَ حَزِيرَوْنَ سَعْ لَذَتْ بَحِي صَلْ
بَهْ جَنْ سَعْ زَنْدَهُ كَلَذَتْ مَلْتَيْ هَـ۔ (ت)

تَذَمِّيل: مُسَلَّهُ ہے کہ دارالمحب کے جن جانوروں کو اپنے ساتھ لانا دشوار ہوا بخیں زندہ چھوڑیں کہ اس میں حریبوں کا فنق ہے، نہ کوچیں کا میں کہ اس میں جانوروں کی ایذا ہے بلکہ ذبیح کر کے جلا دیں تاکہ وہ ان کے گوشت سے بھی انتقام رکھ سکیں۔ درمختار میں ہے:

جَنْ جَاتُورُكُو دَارُ الْإِسْلَامَ تَكَ لَانَادُ شَوَارْ هَـ اَسْ
كَى كَوْنَجِيْنَ كَالْنَاجِمَ ہَـ، پَطَلَ ذَبَحَ كَرِيْسَ اَسْ كَبَعْ
جَلَادِيْسَ اَسْ یَلَى كَرْ زَنْدَهَ آَگَ مَيْنَ ڈَالَنَے كَاعَذَابَ
سَبِهَا۔

دِيَنَارِتَ نَارِهِيْ كَاكَامَ ہَـ۔ (ت)

اس پر علامہ حلیبی محسنی درمختار نے شبہہ کیا کہ یہاں سے لازم کر مردے کے جسم کو جو صدمہ بھپایا میں اس سے اس تکلیف نہ ہو حالانکہ حدیث میں اس کا خلاف وارد ہے۔ علامہ طحطاوی و علامہ رشامی نے جواب دیا کہ یہ بات بنی آدم کے ساتھ خاص ہے کہ وہ اپنی قبور میں ثواب و عذاب پاتے ہیں تو ان کی ارواح کو ابدان سے ایسا تعلق رہتا ہے جس کے سبب اور اک واحساس ہوتا ہے، جانوروں میں یہ بات نہیں ورنہ ان کی بُدُی فیرو سے انتقام رکھ کیا جاتا۔ درمختار میں ہے:

اوَسْدَ الْمَحْشِي عَلَى جَوَانِ اَحْرَاقِهَا بَعْدَ
الْذَبَحِ اَنَّهُ يَقْتَضِي اَنَّ الْمَيْتَ لَا يَتَأْلِمَ مَعَ
اَنَّهُ وَسْدَانَهُ يَتَأْلِمُ بِكَسْرِ عَظَمَهُ قَلْتَ قَدْ
يَجَابُ يَانَ هَذَا خَاصٌ بِبَنْيِ آَدَمَ لَا نَهْمَ
يَتَنَعَّمُونَ وَيَعْذِبُونَ فِي قَبُورِهِمْ بِخَلَافَ
غَيْرِهِمْ مِنَ الْحَيَوانَاتِ وَالْأَنْزَالِ
لَا يَنْفَعُ بِعَظَمَهُمْ وَتَحْوِهُ ثَحْرِسُ اُيُّتَ طَذْكَرَ
نَحْوَهُ اَنَّهُـ۔

محسنی نے جانوروں کو ذبیح کر کے جلانے پر یہ شبہ پیش کیا
اس سے لازم آتا ہے کہ مردے کو اذیت نہیں ہوتی
حالانکہ حدیث میں اس کا خلاف ہے کہ میت کی بُدُی توڑنے
سے اس کو اذیت ہوتی ہے، میں کہتا ہوں اس کا
جواب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ بات بنی آدم کے ساتھ خاص ہے کیونکہ
وہ اپنی قبور میں خوشی اور تکلیف پاتے ہیں، جانوروں میں
یہ بات نہیں ورنہ ان کی بُدُی وغیرہ سے انتقام رکھ کیا جاتا، پھر
میں نے طحطاوی کو دیکھا تو انہوں نے ایسا ہی فرمایا، اُنھی (ت)

لَهُ اَشْعَةُ الْمَعَاتِ	بَابُ دُفْنِ الْمَيْتِ
سَهْ دَرْمَتَر	بَابُ الْمَغْنَمِ وَقَسْمَتَهُ
سَهْ رَدَمَتَر	

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
۶۹۶/۱

مطبع مجتبائی دہلی
۳۲۲/۱

مصطفیٰ البابی مصر
۵۲/۳

اقول تخصیص بنی آدم باضافت حیوانات مراد ہے ورنہ جن بھی بعدتو اور کئے ہیں سماں یا قبول (جیسا کہ قول ۱۹۰ میں آیا گا۔ ت) اور خود عذاب و تواب سے علامہ کی تعلیل اس پر دلیل، واللہ تعالیٰ اعلم

فصل ششم ملاقاتِ احیاء و ذکرِ خدا سے اموات کا بھی بہلتا ہے۔

قول (۳۲) امام سیوطی نے ائمۃ الغریب میں فرمایا : ۴

دیانسوں انت اف المقاابر

(جب زائر مقابر پر آتے ہیں مردے اُن سے اُنس حاصل کرتے ہیں۔ ت)

قول (۳۳) امام اجل فوی رحمۃ اللہ علیہ نے اقسام زیارت میں فرمایا ایک قسم کی زیارت اس غرض سے ہے کہ مقابر پر جانے سے اموات کا دل بہلا دیں کہیہ بات حدیث سے ثابت ہے و میاقن نقلہ فی النوع الشافی ان شاء اللہ تعالیٰ (یہ ان شاء اللہ تعالیٰ نوع ثانی میں نقل ہو گا۔ ت)

قول (۳۴) جذب القلوب میں فرمایا :

زیارت کبھی قبر والوں کے حق کی ادائیگی کے لیے ہوتی	زیارت کا ہی از جہت ادائے حق اہل قبور نیز باشد
ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ میت کے لیے سب سے زیادہ	در حدیث امرو ما نوکس ترین حالت کی میت را بپور و قتے
اُنس کی حالت وہ ہوتی ہے جب اُس کا کوئی پیارا	ست کہیکے از آشنا یا ان او زیارت قبر او کشند و
آشنا اُس کی زیارت کے لیے آتا ہے۔ اس باب میں	احادیث دریں باب بسیار است۔

احادیث بہت ہیں۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

قول (۳۵ و ۳۶) فتاویٰ قاضی خاں پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے :

ان قرآن القرآن عند القبور ان نوی بذلك ان مقابر کے پاس قرآن پڑھنے سے اگر یہ نیت ہو کر قرآن یونسہ صوت القرآن فانہ یقرا۔

قول (۳۷ تا ۳۹) رد المحتار میں غنیمہ شرح غنیمہ اور طحاوی حاشیہ مرافق العلاح شرح نور الایضاح میں تلقین میت کے مفید ہونے میں فرمایا :

ان المیت یستائیں بالذکر علی مادود بیشک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مردے کا بھی بہلتا ہے

لہ ائمۃ الغریب

۳۵ جذب القلوب

باب پائز دسم

مشی نوکلشور لکھنؤ

ص ۲۱۳

۳۶ فتاویٰ ہندیہ

الباب السادس عشر فی زیارة القبور

نورانی کتب خانہ پشاور

۲۵۰/۵

فی الاشارة

جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے۔

قول (۵۰ تا ۵۸) امام قاضی خان فتاویٰ شریعت بلالی نور الایضاح و مرائق الفلاح و امداد الفلاح پھر علامہ ابوالسعود و فاضل طباطبائی حاشیہ مرائق میں استناداً و تقریراً اور شامی حاشیہ درمیں استناداً، اور شریعت الروایات میں فتاویٰ بزرگی سے، اور امام برازی فتاویٰ برازیہ اور شیخ الاسلام کشف الغطا میں، اور ان کے سوا اور علماء فرماتے ہیں:

واللقط للخانية يکرہ قطع الخطب والخشيش
من المقبرة فان كان يابسا لا ياس به لاته
مادر من طبیاسبہ فيونس العیت

چوب و گیاد سبز کا مقبرہ سے کاشنا کروہ ہے اور خشک ہو تو مضائقہ نہیں کہ وہ جب تک ترہتی ہے تبیغ خدا کرتی ہے اور اس سے میت کا جی بہلا ہے۔

علام شامی نے اُسی حدیث سے مدلل کر کے فرمایا: اس بنا پر مطلقہ کہا ہوتا ہے اگرچہ خود وہ ہو کہ قطع میں حی میت کا ضائع کرنا ہے۔

تسبیحہ: فقیر کہتا ہے خفر اللہ تعالیٰ لہ علماء کی ان عبارات اور نیز چار قول آئندہ و دیگر تصریحات رخدہ سے دو جلیل فائدے حاصل:

اَذْكَّرْ بِنَاتَ وَجَادَاتَ وَتَمَامَ اِجْرَاءَ عَالَمٍ مِنْ هُرَبِيكَ كَمَا فَيَنْتَكِ هُرَبِ
شجو و هجر زبان قال سے اُس رب اکبر جل جلالہ کی پاکی بولتا ہے اور سیحان اللہ سیحان الشیعیا اس کے مثل اور کلمات تسبیح الہی کہتا ہے نہ کہ ان میں صرف زبان حال ہے بلکہ ہر یہ کوئی لامعاً ہے کہ اس تقدیر پر ترویج میں تفرقة مغضب بے معنی تھا کہا لایخ حق (جیسا کہ مخفی نہیں۔ ت) اور آئیہ کہیہ ان من شیٰ الایسپہ بحمدہ خدا اس پر برہان قاطع کر اس میں فرمایا، ولکن لاتفاقہون تسبیحهم کہ تم اس کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ ظاہر ہے کہ تسبیح میں تو ہر شخص عاقل سمجھتا ہے یہاں تک کہ شرعاً بھی کہ گئے: ۱۰۰

ہرگیا ہے کہ از زمین روید

وحدة لا شریک لا گوید

(جو گھاس بھی زمین سے اگتی ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ت)

۱۰۰ حاشیۃ الطباطبائی علی مرائق الفلاح باب احکام الجنائز نور محمد کا رخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۰۶

۱۰۱ فتاویٰ قاضی خان باب فی غسل المیت ان فوکشور لکھنؤ ۹۳/۱

۱۰۲ القرآن ۳۲/۱۴

علیٰ اور خود مذہب اہلسنت مقرر ہو چکا کہ تمام ذراتِ عالم کے لیے ایک نوع علم و ادراک و سمع و بصر حاصل ہے مولوی معنوی قدس سرہ نے شنونی شریف میں اس مضمون کو خوب مشرح ادا فرمایا۔ اور اس پر قرآن و احادیث کے صدر یا نصوص ناطق جنہیں جمع کروں تو ان شا شریف پانسوں سے کم نہ ہوں گے، ان سب کو بلا وجوہ ظاہرست پھر کر تاویل کرنا قانونِ عقل و نقل سے خروج بلکہ صراحت سخاہات مبنیہ عین میں دلوج ہے خصوصاً وہ نصوص جو صریح مضر

علیٰ مرقاۃ شرح مشکوۃ کے باب فضل الاذان میں ہے :

صحیح یہ ہے کہ جنادات، نباتات اور حیوانات کو بھی الصحیح ماجان للجنادات والنباتات والحيوانات علمیاً و ادراکاً و تسبیحاً قال البغوي وهذا مذهب اهل السنة و تدل عليه الاحاديث والآثار يشهد له مكاشفة اهل المشاهدة والاسرار التي هي كالأنوار والمعتمد في المعتقدات شهادة الاعضاء ببيان الواقع وما ورد عن الشاعر يحمل على ظاهره ما لم يصرف عنه صادر ولا صارف هنا كما لا يخفى ملقطا ۱۲ - (مر)

علیٰ فقیر نے اپتے فتاویٰ میں ایک جملہ صالح ذکر کیا اور صدقہ کا پتادیا و باشد توفیق۔ (۴)

علیٰ مثلاً وہ حدیثیں جن میں صاف ارشاد ہو اکہ نہ کوئی پیر کا ٹجا جائے جب تک تسبیح الہی میں غفلت نہ کرے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ما صید صید ولا قطعت شجرة لا بتضييع التسبیح۔ رواه ابو نعیم في الحدیث بسند حسن عن أبي هریرة رضي الله تعالى عنه۔

علیٰ فقیر نے جملہ صالح ذکر کیا جاتا ہے اور نہ کوئی درخت کا ٹجا جاتا ہے جب تک تسبیح الہی نہ ترک کرے۔ اسے ابو عیم نے حلیہ میں بسنیہ حسن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

(باقيہ بر صحیح آئندہ)

ہیں کہ تاویل کی گنجائش بھی نہیں رکھتے۔ مقام اجنبی نہ ہوتا تو میں اس مسئلے کا قدر سے ایضاح کرتا۔

ثانیًاً اقوال مذکورہ سے یہ بھی منقصہ نبوت پر جلوہ گر ہوا کہ اہل قبور کی قوتِ سامدہ اس درجہ تیز و صاف وقویٰ تر ہے کہ نباتات کی تسبیح جسے اکثر احیاء نہیں سُنتے وہ بلا تکلف سُنتے اور اس سے انس حاصل کرتے ہیں، پھر انسان کا کلام تو واضح اور اظہر ہے وَاللَّهُ تَعَالَى الْهَادِي۔

قول (۵۹ تا ۶۲) مُجَمَّعُ الْبَرَكَاتِ میں مَطَالِبُ الْمُونِينِ سے، اور كِتَابُ الْعِبَادَةِ وَفَتاوَيِ غَرَائِبِ وَغَيْرِهِ میں ہے: وضع الورد والریاحین علی القبور حسن لانہ كَلَابٌ وَغَيْرُهُ كَمَكْوُلٍ قَرْوُنٍ پر ڈالنا خوب ہے کہ مadam سے طبایس بھج ویکون للہیت انس بتسبیحہ۔ جب تک تازہ رہیں گے تسبیح اللہی کریں گے، تسبیح سے میت کو انس حاصل ہو گا۔

فائدہ ۵: مَطَالِبُ الْمُونِينِ وَجَامِعُ الْبَرَكَاتِ دونوں کتب مستندہ مخالفین سے ہیں اس سے مولوی اسحق بنے مائتہ مسائل میں اور اس سے مستکلم قنوجی وغیرہ نے استناد کیا۔

فصل سبقہم وہ اپنے زائرین کو دیکھتے، پہچانتے اور ان کی زیارت پر مطلع ہوتے ہیں:

قول (۶۳ و ۶۴) مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مسلک متقطع شرح منک متوسط، پھر فاضل ابن عایدین حاشیہ شرح تنوری میں فرماتے ہیں،

(بعیرہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ابو الحسن علی روایت ہے:

ماخذن طائر ولاحت الا بتضیییع التسبیح۔ کوئی پرندہ اور محمل نہیں پکڑی جاتی مگر تسبیح الہی پھوڑ دینے سے۔ (ت)

ابن اسحق بن راہب یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ان کے پاس ایک زاغ لایا گیا جس کے شہپر سالم و کامل تھے، دیکھ کر فرمایا میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا:

ماصید صید ولا عضدت عضباً ولا قطعت نہ کوئی جانور شکار ہو یا نہ کوئی بیوی کٹی، نہ کسی پیڑ کی شجرة الابقلة التسبیح۔ جڑیں پھانٹی گئیں مگر تسبیح کی کمی کرنے سے۔

له فتاویٰ ہندیۃ ایباب السادس عشر فی زیارة القبور فو رافی کتبہ خان پشاور ۵/۲۵

له و مذکور بحوالہ ابن اشیع عن ابن الدرد امام رضی اللہ عنہ و ان من شیئ الایمتحن بجهة کتابت کتابۃ اہل العظمی قم ایران ۱۸۸/۳

له کنز الحال بحوالہ ابن راہب یہ عن ابن بکر حدیث ۱۹۲۰ مؤسسه الرسالہ بیروت ۲۲۵/۱

زیارت قبور کے ادب سے ایک بات یہ ہے جو علماء نے فرمائی کہ زیارت کو قبر کی پائنسی سے جائے تو کہ سرپاٹے سے کہ اس میں متین کی نیجگاہ کو مشقت ہو گی (یعنی سر اٹھا کر دیکھنا پڑے گا) پائنسی سے جائے کا تو اس کی نظر کے خاص سامنے ہو گا۔

من أَدَابِ الزِّيَارَةِ مَا قَالُوا مِنْ أَنَّهُ يَا قَنْزِيرَةَ الْمَرْءَةِ قَبْلَ رَجُلٍ مُتَوفِّيٍ لَامِنْ قَبْلَ سَاسِهِ لَانَّهُ اتَّعِبٌ بِصَرِ الْمَيِّتِ بِخَلَافِ الْأَوَّلِ لَانَّهُ يَكُونُ مُقَابِلًا بِصَوْرَةٍ

قول (۶۵) مدخل میں فرمایا :

کف فی هذَا بِیانًا قَوْلَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ . الْمُؤْمِنُ يَنْظَرُ إِنْوَارَ اللَّهِ أَنْتَهُ وَتُورَاللَّهُ لَا يَجْبَهُ شَئٌ ، هَذَا فِي حَقِّ الْأَحْيَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَكِيفَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ ؟
اس امر کے ثبوت میں کہ اہل قبور کو احوال احیاء پر علم و شعور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان اب س ہے کہ مسلمان خدا کے نور سے بیکھتا ہے اور خدا کے نور کو کوئی چیز پر دہ نہیں ہوتی، جب زندگی کا یہ حال ہے تو ان کا کیا پوچھنا جو آخرت کے گھر یعنی برزخ میں ہیں۔

قول (۶۶) شیخ محقق جذب القلوب میں امام علامہ صدر الدین قزوینی سے نقل فرماتے ہیں :

درمیان قبور سائر مونین و ارواح ایشان نسبت تمام مونین کی قبروں اور روحوں کے درمیان ایک خاصی است مستمر کہ بدان زائر ان را می شناسند و نسبت ہوتی ہے جو ہمیشہ موجود رہتی ہے، اسی سے روسلام بر ایشان می کنند بدیل اسحاق زیارت زیارت کے لیے آئنے والوں کو پہچانتے ہیں اور ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ زیارت تمام اوقات میں مستحب ہے۔

شیخ فراتے ہیں علامہ محمد وحش نے بہت احادیث سے اس معنی کو ثابت کیا ہے۔

قول (۶۷) آیس الغریب میں فرمایا : حکر

وَيَعْرِفُونَ مِنْ أَتَاهُمْ نَرَأْتُ (جو زیارت کو آتا ہے مُرد اسے پہچانتے ہیں۔ ت)

لہ رد المحتار حاشیہ در غفار مطلب فی زیارة القبور ۱/۶۶۵

لہ المدخل فصل فی اکلام علی زیارة سید المرسلین ۱/۲۵۳

لہ جذب القلوب باب چهارو ہم فہشی نوکشور نکھنو ص ۲۰۶

لہ آیس الغریب

قول (۶۸) تفسیر می ہے :

الشعور باقٰى حتیٰ بعد الدفن حتیٰ انه یعرف
کہ اپنے زائر کو پہچانتا ہے۔
نہ اثرہ لے۔

قول (۶۹) لمحات و اشعة المعاٰت وجامع البرکات میں ہے :

واللطف للوسطی در روایات آمده است کہ دادہ
می شود برائے میت در روز جمعہ علم وادر اک پیشتر از
انچہ دادہ می شود در روز بھائے دیگر تا آنکہ می شناسد
زار را پیشتر از روز دیگر۔

شرح سفر السعادة میں مفصل و منقطع تر فرمایا کہ :

خاصیت سی ام آنکہ روز جمعہ ارواح موماناں بقیو
خواشن نزدیک می شوند نزدیک شدن معنوی و تعلق و
اتصال روحانی نظریہ و مسابہ اتصالی کہ بین دارد
وزائر ان را کہ نزدیک قبر آئندہ می شناسد و خود
ہمیشہ می شناسند ولیکن دریں روز شناختن زیادہ
برشناخت سائز ایام ست از جنت نزدیک سند
لبقوب لابد شناخت از نزدیک پیشتر و قوی تر پاشہ
از شناخت دور و در بعض روایات آمد کہ اس شناخت
در اول روز پیشتر است از آن حسر آن ولہذا
زيارة قبور درین وقت مستحب تراست و عادت
در حرمین شریفین ہم بربیں است۔

شناخت سے زائد اور قوی ہوتی ہے۔ اور
بعض روایات میں آیا ہے کہ شناخت جمعہ کی صبح کو شہ مکی پر نسبت اور زیادہ ہوتی ہے اسی لیے اس وقت
زيارة قبور کا استحباب زیادہ ہے، اور حرمین شریفین کا دستور بھی یہی ہے۔ (ت)

له التیسیر شرح جامع صغیر تحت ان المیت یعرف من بکله مکتبۃ الامام اشافی الریاض السعیدہ ۳۰۳ / ۱

له اشعة المعاٰت باب زیارت القبور فصل ۱ فوریہ رضویہ سکھر ۱۱۶ / ۱

له شرح سفر السعادة فصل دربیان تعظیم جمعہ

اقول ولا عطر بعد العروس (میں کہتا ہوں، دلمن کے بعد عطر نہیں ہے۔ ت) **قول (۲۰ و ۲۱)** شیخ و شیخ الاسلام نے فرمایا : واللطف لشیخ فی جامع البرکات (جامع البرکات میں شیخ کے الفاظ ہیں - ت) :

آیات و احادیث سے تحقیق ثابت ہے کہ رُوح باقی رہتی ہے اور اسے زارین اور ان کے احوال ایشان ثابت است و این امریت مقرر طے شدہ امر ہے۔ (ت) **قول (۲۲)** تفسیر میں زیر حدیث من زار قبرابویہ (جس نے اپنے باپ کی قبر کی زیارت کی۔ ت) نقل فرمایا :

یہ حدیث نص ہے اس بات میں کہ مردہ زائر پر مطلع ہوتا ہے ورنہ اُسے زائر کہنا صحیح نہ ہوتا کہ جس کی ملاقات کو جائیے جب اُسے خبری ہے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس سے ملاقات کی، تمام عالم اس لفظ سے یہی معنی سمجھتا ہے۔ (ت)

قول (۳۷ و ۳۸) اشارة المعنات آنحضرت بن عربی شرح سکوۃ امام ابن حجر عسکری سے زیر حدیث اتم المؤمنین صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ آغاز نوع دوم مقصد دوم میں گزری نقل فرمایا : دریں حدیث دیلے واضح ست بر حیاتِ میت و علم و سے و آنکہ واجب است احترام میت زد زیارت و سے خصوصاً صالحان و مراعات ادب بر قدر مراتب ایشان چنانکہ در حالت حیات ایشان۔ رعایت ادب حیات دُنیوی کی طرح ضروری ہے۔ (ت)

هذا نص في ان الميّت يشعر بهن يزوره
والألاماصم تسمّيته نائلة اذا لم يعلم
المزوّس بزيارة من زاره لم يصحّ ان
يقال زاره هذا هو المعقول عند جميع
الإمام

پھر کتاب الجہاد لمحات میں اُسے ذکر کر کے لکھا ہے : هل هذ الا لاثات العلم والادرال (یہ اگر میت کے لیے علم و ادراک ثابت کرنا نہیں تو اور کیا ہے - ت) فصل هشتم وہ اپنے زاروں سے کلام کرتے اور ان کے سلام و کلام کا جواب دیتے ہیں۔ قول (۵۷ تا ۸۷) امام یافقی پھر امام سیوطی امام محب طبری شارح تنبیہ سے نائل ہیں یا م اسماعیل حضرت کے ساتھ مقبرہ زیدہ میں تھے فقال يا محب الدين اتو من بكلام الموقت قلت نعم فعال ان صاحب هذا القبر يقول لي ان من حشو الجنة ائمتو نے فرمایا : اے محب الدين ! آپ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مرد کلام کرتے ہیں ؟ میں نے کہا ان ، کہا اس قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ میں جنت کی بھرتی سے ہوں ۔

تنبیہ : اس روایت کے لانے سے یہ غرض نہیں کہ اُس میت نے امام اسماعیل سے کلام کیا کہ ایسی روایت تو صدیاں اور ہم پہلے کہہ آئے کہ واقعہ جزیرہ شمار زکری گے بلکہ محل استدلال یہ ہے کہ وہ دونوں امام احیاء سے اموات کے کلام کرنے پر اعتقاد رکھتے تھے ، اور ان دونوں اماموں نے اسے استناد آنکھ فرمایا ۔

تلذییل : امام یافقی امام سیوطی انسی اسماعیل قدس سرہ الجلیل سے حاکی ہوئے بعض مقابلین پر ان کا گزارہ ہوا پرشدت روئے اور سخت مفہوم ہوئے ، پھر کھلا کھلا کر ہنسے اور نہایت شاد ہوئے ، کسی نے سبب پوچھا ، فرمایا ، میں نے اس مقبرہ والوں کو عذاب قبر میں دیکھا اور یا اور جناب الہی سے گذازدا کر عرض کی ، حکم ہوا ، قد شفعتاک فیهم ہم نے تیری شفاعت ان کے حق میں قبول فرمائی ۔ اس پر قبر والا مجھ سے بولی : وانا معهم یا فقیہ اسماعیل انا غلانۃ المغنية مولانا اسماعیل ! میں ہمیں ایسیں میں سے ہوں میں فلاٹی کا ان ہوں ۔ میں نے کہا : وانت معهم تو بھی ان کے ساتھ ہے ۔ اس پر مجھے فہمی آئی ۔ اللہ تعالیٰ اجلتنا ممن س حمته با ولیا نک امین (اے اللہ ! ہمیں بھی ان میں شامل فرمائیں کو اپنے اولیاء کے طفیل رحمت سے نوازا ۔ الہی قبول فرماء ۔ ت)

قول (۹۷) زہر الرنی شرح سنن نسائی میں نقل فرمایا :

ان للروح شأن آخر فتكون في الرفق الاعلى روح کی شان جدا ہے با آنکہ ملکہ اعلیٰ میں ہوتی وہی متصلة بالبدن بحیث اذا سلم المسلم بے پھر بدن سے ایسی متصل ہے کہ جب سلام

عہ تنبیہ : جواب سلام کا ایک قول فصل ہفتہ میں علامہ قونوی سے گزرا ۱۱ مئے ۲۰۱۳ء
لہ لمحات کتاب الجہاد

۳۔ شرح الصدور باب فی زیارة القبور الخ خلافت اکیڈمی ، منگورہ ، سوات ص ۸۹
تکمیلہ ایضاً

کرنے والا سلام کرنے جواب دیتی ہے۔ لوگوں کو دھوکا اس میں یوں ہوتا ہے کہ بے دیکھے ہر چیز کو محسوس کر قیاس کرنے کے روح کا حال جسم کا سائنسچتے ہیں کہ جب ایک مکان میں ہواں سی وقت دوسرے نہیں ہو سکتی، حالانکہ یہ محض غلط ہے۔

علی صاحبہ رسد علیہ السلام وہ فی
مکانها هاتا کی ان قال انما یاق الغلط
ھہنا من قیاس الغائب علی الشاهد
فیعتقد ان الروح من جنس ما یعهد من الاجماع
الی اذا اشغلت مكانا لم یکن ان تكون فی غیره
وہذا غلط محض یہ

قول (٨٠) علامہ زرقانی شرح مواہب میں نقل فرماتے ہیں :

ابنیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام کا جواب سلام سے مشرف فرمانا تو حقیقی ہے کہ روح و بدن دونوں سے ہے اور ابنیاء و شہداء کے سوا اور مومنین میں یوں ہے کہ ان کی روؤیں اگرچہ بدن میں نہیں تاہم بدنه ایسا اتصال رکھتی ہیں جس کے باعث جواب سلام پر انھیں قدرت ہے اور نہ ہباصح یہ ہے کہ جمود وغیرہ سب دن برابر ہیں، یا ان اس کا انکار نہیں کر سکتے انھیں قدرت ہے اور دنوں کی نسبت اتصال وبعض و شبئیہ میں اور دنوں کی نسبت اتصال اقوی ہے احمد ملخصاً

رسد السلام علی المسلم من الانبياء حقيقة
بالروح والجسد بحملته ومن غير الانبياء
والشهداء بالاتصال بالروح بالجسد اتصالاً
يحصل بواسطته التمكن من المرد مع
كون ارواحهم ليست في أجسادهم وسواء
الجمعة وغيرها على الأصرح لكن لاما نع
ان الانصال في الجمعة واليومين
www.alahazratnetwork.org
الشكتفين به أقوى من الانصال في غيرها
من الأيام أمه ملخصاً.

قول (٨١ و ٨٢) شرح الصدور وظباطوی حاشیہ مرافق میں نقل فرمایا :

الحادیث والآثار تدل على ان الرأى رمته
جاء علم به المزور وسمع سلامه وانس به
رسد عليه وهذا عام فحق
الشهداء وغيرهم وانه لا توقيت
عنه انھیں امام جليل نے انیس الغریب میں فرمایا: وسلموا ردا على السلم فی ای یوم قاله ابن القیم مردے
سلام کے جواب میں سلام کرتے ہیں کوئی دن ہو جیسا کہ ابن قیم نے تصریح کی ۱۲ (م)

لہ زیرالربنی حاشیہ علی النسائی کتاب الجنائز ارواح المؤمنین نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/ ۲۹۲
لہ الزرقانی شرح المواجه المقصود العاشر فی تمام نعمتة الطبعه العامره مصر ۳۵۲/ ۸

فی ذلک یہ

کو بعض وقت ہوا اور بعض وقت نہیں۔

قول (۸۳) بنایہ حاشیہ ہدایہ میں دربارہ حدیث تعلقیں مولیٰ فرمایا:

عند اہل السنۃ هذَا عَلَى حِقْيَتِهِ لَوْلَا اللَّهُ أَنْشَأَ
اللَّهُ تَعَالَى رُوحَ کُوْزَنَةٍ فَرَادَیْتَ ابَے جِیسا کہ حدیث میں آیا۔
فصل ثُمَّ اولیاءِ کی کرامتیں اولیاء کے تصرف بعد وصال بھی بدستور ہیں۔

قول (۸۴) امام نووی نے اقسام زیارت میں فرمایا: ایک زیارت بغرض حصول برکت ہوتی ہے، یہ مزارات اولیاء کے یہی سنت ہے اور ان کے لیے بزرخ میں تصرفات و برکات بے شمار ہیں و مستقفل علی ذلک ان شاء اللہ تعالیٰ (ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب اس سے آگاہی ہوگی۔ ت)

قول (۸۵ و ۸۶) اشعة اللعات شرح مشکوٰۃ میں فرمایا:

تفسیر کردہ است بیضاوی آئیہ کریمہ والثانی عات غرقاً قاضی بیضاوی نے آئیہ کریمہ والثانی عات غرقاً
الآیۃ رابیصفات نقوس فاضله در حال مفارقت ازیدن کوشیدہ می شود از ابدان و نشاط میکنند سچے عالم ملکوت و سیاحت میکنند دران پس سبقت میکنند بخطار قدس پس می گردند بشرف وقت از مدبرات تھے
از مدبرات تھے تزیی سے حاتی اور وہ مان سیر کرتی ہیں پھر مقامات مقدس کی طرف سبقت کرتی ہیں اور قوت و شرف کے باعث مدبرات امریقی نظام علم کی مدبر کرنیوالوں سے ہو جاتی ہیں۔

قول (۸۷) علام نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیثہ نبی میں فرمایا:

کرامات الاولیاء باقیۃ بعد موتهم ایضاً و من نعم خلاف ذلک فهو جاہل متعصب اویاء کی کرامتیں بعد انتقال بھی باقی ہیں جو اس کے خلاف زعم کرے وہ جاہل ہست دھرم ہے،

کبھی زیارت اہل قبور سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ قبور صالحین کی زیارت کے بارے میں احادیث آئی ہیں یہی

عده زیارت کا ہی از جہت انتقام بہ اہل قبور بود
چنانچہ در زیارت قبور صالحین آثار آمدہ ۱۲ جذب القلوب

ولناس سالہ فی خصوص اثبات الکرامۃ بعد
موت الولی لہ فی ملخصہ۔

قول (۸۸ و ۸۹) شیع مشائخ ناریں المدین بالبلدان مولانا جمال بن عبداللہ بن عسمر کی رحمۃ
تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں :

قال العلامۃ الغنیمی و هو خاتمة محققی الحنفیۃ
اذا كان مرجع الکرامات الى قدرۃ اللہ تعالیٰ
كمان تقریب فلا فرق بين حیاتهم و منماتهم
(الی ان قال) قد اتفقت کلمات عطاء الاسلام
قاطبة علی ان معجزات نبینا صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم لاتحضرلان منهاما اجراء
اللہ تعالیٰ و يجريه لا ولیا ث من الکرامات
احیاء و امواتا ایلی یوم القیمة۔

علام غنیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہ محققین حنفیہ کے خاتم
ہیں فرمایا جب ثابت ہو چکا کہ مرجع کرامات قدر الی
کی طرف سے ہے تو اولیاء کی حیات ووفات میں کچھ
فرق نہیں تمام علماء اسلام ایک زبان فرماتے ہیں
کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجرنے مجدد
نہیں کہ حضور ہی کے مجرنے سے ہیں وہ سب کرامیں
جو اولیائے زندہ و مردہ سے جاری کیں اور قیامت
تک ان سے جاری فرمائے گا۔

قول (۹۰) اس میں امام شیع الاسلام شہاب رملی سے منقول :

معجزات الانبیاء و کرامات الاولیاء لاتقطع
انیار کے مجرنے اور اولیاء کی کرامیں ان کے انتقال
www.alahazratnetwork.org
بموتهم۔

قول (۹۱ و ۹۲) امام ابن الحاج مدحیل میں امام ابو عبد اللہ بن نعیان کی کتاب مستطاب سفينة النجاة لابل
الالتجاء فی کرامات الشیخ ابی النجاء سے ناقل:

تحقیق لذوی البصائر والاعتبارات شریا را
قبوس الصالحین محبوبیہ لاجل التبرک
مع الاعتبارات برکة الصالحین جاسیۃ
بعد مما تهم کما كانت في حیاتهم۔

اہل بصیرت واعتبارات کے تزدیک محقق ہو چکا ہے کہ قبور
صالحین کی زیارت بغرض تحصیل برکت و عبرت محبوب ہے
کہ ان کی کرتیں جیسے زندگی میں جاری تھیں بعد وصال
بھی جاری ہیں۔

سلہ الحدیقة الندیۃ اولہم آدم ابوالبشر
لہ فتاویٰ جمال بن عسمر کی

قول (۹۳) جامع البرکات میں ارشاد فرمایا :

اویلہار کو کائنات میں کرامات و تصرفات کی قوت
حاصل ہے اور یہ قوت ان کی روحوں کو ہی ملتی ہے
تو روحیں جب بعده وفات بھی باقی رہتی ہیں تو یہ
قوت بھی باقی رہتی ہے۔ (ت)

اویلہار کرامات و تصرفات دراگوں حاصل است
و آن نیست مگر ارواح ایشان را چون ارواح باقی
است بعد از ممات نیز باشد۔

قول (۹۴) کشف الغطاہ میں ہے :

کاملین کی روحیں ان کی زندگی میں رب العزت سے
قرب مرتبت کے باعث کرامات و تصرفات اور
جاہنندوں کی امداد فرمایا کرتی تھیں بعد وفات جب
وہ ارواح شریفہ اُسی قرب و اعزاز کے ساتھ باقی
ہیں تو اب بھی ان کے تصرفات ویسے ہی ہوتے ہیں
جیسے جسم سے دنیاوی تعالیٰ کے تحفے یا اُس سے بھی زیادہ۔

ارواح مکمل کہ در حین حیات ایشان پر بسب قرب
مکانت و منزالت از رب العزت کرامات و تصرفات
و امداد داشتند بعد از ممات چوں بھائی قرب باقینہ
نیز تصرفات دارند چنانکہ در حین تعلق بجہد داشتند
یا بیشتر ازاں۔

قول (۹۵) شرح مشکوہ میں فرمایا :

ایک عظیم بزرگ فرماتے ہیں میں نے مشائخ میں سے
پڑھرات کو دیکھا اور اپنی قبروں میں رہ کر بھی ویسے ہی
تصرف فرماتے ہیں جیسے حیاتِ دنیا کے وقت فرماتے
تھے یا اُس سے بھی زیادہ (۱) شیخ معروف کرنی

یکے از مشائخ عظام گفتہ است دیم چہارگس را
از مشائخ تصرف می کنند در قبور خود اند تصرفہائے
شان در حیات خود یا بیشتر شیخ معروف و عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما و دوکھ دیگر را ازاولیا

یعنی سیدی علی قرشی قدس سرہ العزیز، جیسا کہ
بہجۃ الاسرار میں ان سے فوارالدین ابوالحسن علی نے
اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۱۲ منہ (ت)
یعنی شیخ عقیل تنجی لسی اور شیخ حیات ابن قیس حرانی
رحمہما اللہ تعالیٰ اسرار ایکما فی البہجۃ ۱۲ منہ،

علہ یعنی سیدی علی قرشی قدس سرہ العزیز کما
روی عنہ الامام فوس الدین ابوالحسن علی فی
بہجۃ الاسرار بستہ ۱۲ منہ (م)

علہ یعنی شیخ عقیل بسہی و حضرت شیخ حیات ابن
قیس حرانی قدس اللہ تعالیٰ اسراہ ایکما فی البہجۃ ۱۲ منہ،

شمردہ و مقصود حضرتیست آنچہ خود دیدہ و یافتہ
است یہ (۲) سیدنا عبد القادر جيلاني رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور
دُو اولیا کوشکاریں (شیخ عقیل مجھی بسمی اور شیخ حیاۃ

ابن قیس حرانی رحمہما اللہ تعالیٰ) ان کا مقصد حضرتیں بلکہ خود ہجہ دیکھنا اور مشاہدہ فرمایا وہ بیان کیا۔ ت)

فصل وہم الحمد للہ برزخ میں بھی ان کا فیض جاری اور غلاموں کے ساتھ وہی شان امداد و یاری ہے۔

قول (۹) امام اجل عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری میں ارشاد فرماتے ہیں :

تمام ائمہ مجتهدین اپنے پیروں کی شفاعت کرتے ہیں اور
دنیا و برزخ و قیامت ہر جگہ کی سختیوں میں ان پر نگاہ
رکھتے ہیں یہاں تک کہ صراط سے پار ہو جائیں۔

جیع الائمه المجتهدین یشقعون فی اتباعهم
و یلا حظونہم فی شدائہم فی الدنیا و
البرزخ و یوم القيامة حتی یجاواز الصراط۔

اسی امام اجل تے اسی کتابیہ اجل میں فرمایا:

ہم نے کتاب الاجوبۃ عن الفقہاء والصوفیہ میں ذکر کیا ہے
کہ تمام ائمہ فقہاء و صوفیہ اپنے مقلدؤں کی شفاعت
کرتے ہیں اور جب ان کے مقلد کی روح نکلتی ہے جب
منکر نکیر اُس سے سوال کو آتے ہیں جب اس کا حشر ہوتا ہے
جب نام اعمال کھلتے ہیں، جب حساب لیا جاتا ہے،
بہبیل لئے ہیں، جب صراط پر چلتا ہے، غرض ہر حال
میں اس کی نگہبانی فرماتے ہیں اور کسی جگہ اس نے غل
نہیں ہوتے ہے مارے استاد شیخ الاسلام امام ناصر الدین
تفاقی مالکی رحمہما اللہ تعالیٰ کا جب انتقال ہو ابعض صاحبوں
نے اُپھیں خواب میں دیکھا، پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے
ساتھ کیا کیا؟ کہا جب منکر نکیر نے مجھ سے سوال کے لئے
پٹھایا امام مالک تشریعت لائے اور ان سے فرمایا ایسا
شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے خدا در بول

قد ذکرنا فی کتاب الاجوبۃ عن ائمۃ الفقہاء و
الصوفیۃ کلہم یشقعون فی مقلدیہم و
یلا حظونہم احدہم عند طلوع سر وحہ و عند
سوال منکر و نکیر لہ و عند النشر و الحشر
و الحساب والمعیزان والصراط ولا یغفلون
عنہم فی موقف من المواقف ولهمات یسخا
شیخ الاسلام الشیخ ناصر الدین النقافی
سرآۃ بعض الصالحین فی المذاہ فقا لہ مافعل
اللہ بک فقا لہما جلسنی المسکان فی القبر
لیس لذلی فاتا هم الامام مالک فقا لہ مثل
هذا یحتاج الی سوال فی ایمانہ باللہ و رسولہ
تنبیح اعنہ فتنبیح یعنی اع و اذا كان مشانخ
الصوفیۃ یلا حظون اتباعہم و مریدیہم

پرایان کے بارے میں سوال کیا جائے انگ ہواں کے پاس سے۔ یہ فرماتے ہی نکیں مجھ سے انگ ہو گئے۔ اور جب مشائخ کرام صوفیہ قدس اسرار ہم ہوں و سخنی کے وقت دنیا و آخرت میں اپنے پیروں اور مریدوں کا لحاظ رکھتے ہیں تو ان پیشوایانِ مذاہب کا کہنا ہی کیا جو زین کی مخفی بیس اور دین کے ستون اور شارع علیہ السلام کی امت پر اُس کے امین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اللہ اکبر اللہ اکبر و اللہ الحمد لہ

حبي من الخيرات ما عندك

دين النبي محمد خير الورى

دارا دق و عقیدتى و محبتى

(میرے یہ نیکیوں سے وہ کافی ہے جو روز قیامت خوشنودی الہی کی راہ میں، میں نے تیار کر رکھا ہے۔ نبی اکرم، مخلوق میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفیٰ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین پاک، پھر مذہب نعمان امام اعظم ابو حنیفہ پر اعتماد، اور سیدی شیخ عبدالقدار جبلانی سے ارادت اور عقیدت و مجتہت۔ ت)

www.alahazratnetwork.org

وی بناک رض شدم هم کر تو چونی کہ ما چنان شده ایم
ہمدر روز از غلت بعن کر فضول ہر شب درخیال بیندہ ایم
خبری گو بما ز تلخی مرگ گفت ما جام تلخ کم زده ایم
 قادریت بکام ما کردند سنتیت را گذارے میکده ایم
شیر بودم و شهد افروزنده ما سرا پا حلادوت آمده ایم

(ایک دن میں نے رضا کی خاک پر جا کر کہا تم حمار اکیا حال ہے، ہمارا حال تو یہ ہے کہ دن رات تم حار سے غم میں بیکار سوچتے اور فکر کرتے رہتے ہیں، بتاؤ کہوت کیلئے کا حال کیسا رہا؟ عرض کیا: یہ تلخ جام ہم نے تو کم ہی چکھا، قادریت ہمارا مشرب رہا اور سنتیت ہمارا میکھا، ہم دُددھ تھے ہی اس پر شہد کا اضافہ ہوا، ہم تو سرا پا حلادوت نکلے۔ ت)

تینیہ تبیہ : ہاں مقداد ان ائمہ کو خوشی و شادمانی اور ان کے مخالفوں کو حسرت و پیشانی، مگر حاشا صرف فروع میں تقلید سے قبیل نہیں ہوتا، پھر تم امر عقائد ہے جو اس میں ائمہ سلف کے خلاف ہو تو یہ کہاں وہ اور کہاں اتباع ہوں تو بتیرے معتبر انجینیت جاتے ہیں بعض زیدیہ روا فض شافعی کہلاتے ہیں، بہت مجتبیہ موجہہ ضمیلی کے جاتے، پھر کیا ارواح طیبہ حضرات عالیہ امام اعظم و امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے خوش ہوں گے، کلا واللہ! ان مگر ہوں کا انتساب ایسا ہے جیسے روا فض اپنے آپ کو امامیہ کہتے ہیں، حالانکہ ان سے پہلے بیزار روح پاک ائمہ اطہار ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ یونہی تجھ کے ضمیل، ہند کے خلقی جو مفتر عان مذہب جدید و متبعان قرن طریقہ ہوئے ہرگز ضمیل و خلقی نہیں بلکہ جملی و جنفی ہیں۔ فہر غفران اللہ تعالیٰ لئے اپنے قصیدہ اکسیراعظم (۱۳۰۲ھ) کی شرح مجبر عظیم (۱۳۰۳ھ) میں

غلامان سرکار قادری کے فضائل اور ان کے لیے جو عظیم امیدیں ہیں لکھ کر گزارش کی:

اما ہوس کارائیکہ نزاد ایشان اتباع ہوا نے نفس کمال
مگروہ ہوس کارجن کے نزدیک ہوا نے نفس کمال
تصوف و ردا حکام شرع تنہائے تعرف، منابی و
اما ہی موصل الی اللہ و تباہی و دواہی ریاضت ایں
پردوی کمال تصوف اور احکام شرع کو روکنا تمنہ
ٹلاہی موصل الی اللہ و تباہی و دواہی ریاضت ایں
اقیاز، مخون عات اور اہو کی چیزیں خدار کی کا ذریعہ،
تاباہی او مصیبۃ کی چیزیں اس راہ کی ریاضت،
راہ روز بادار ندا برگدن و نماز ہا گزار ند بمعنی
روزے رکھیں مگر ذمہ میں رہیں، نمازیں پڑھیں مگر
بلکہ فارغ زیند و حسانے نہ ازند و خود ازیتمہا پر حکایت
نہ رکھنے کی طرح، اس پر بھی یہ نہیں کہ کچھ خوف یا انکر
واز بدبعت پر شکایت کم مہور ان ایشان ضروریات
ہو بلکہ چین سے جیتے ہیں اور کوئی حساب نہیں رکھتے،
وہ زندہ زن دن و بدعوی اسلام بر عقائد اسلام
آن کی کیا بات اور اس بد مذہبی کی کیا شکایت جبکہ
وہ زندہ زن دن و خدا نے من کر ایشان ن قادری باشد
آن کے بے باکوں کا حال یہ ہے کہ ضروریات دین
وہ خلاف کریں اور اسلام کا دعوی کر کے عقائد اسلام
وہ زندہ زن ہوں، واللہ یہ ن قادری ہیں نہ چیزیں بلکہ
سایہ ما دور باد از ما دور الخا ملخصا
غادری ہیں اور زندگی، ان کا سایہ تم سے دُور ہو دو بالآخر
معہنہ بالفرض اگر ایک فرتی مٹکیں با عبار فروع مقلدین سہی تاہم جب ان کے نزدیک ارواح گر بستگان

علہ حَبَلْ لِفْحَتِينْ بِعْنَیْ غَضْبٍ ۖ۱۲ مِنْهُ (م)
علہ جَنَفْ لِفْحَتِينْ مِيلْ وَجْوَرٍ ۖ۱۲ مِنْهُ (م)

مثل جماد اور محال امداد اور شرک استمداد، تو وہ اس قابل کہاں کرا رواج انہے ان پر نظر فرمائیں۔ سنت المیہ
ہے کہ منکر کو محروم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:
انا عند خلق عبدی بی لے سواه البخاری۔ میں بنہ سے وہ کرتا ہوں جو بنہ مجھ سے گمان
رکھتا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

جب ان کے گمان میں امداد محال تو ان کے حق میں ایسا ہی ہوگا، حُر
گر بر تو حرام است حرامت بادا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث متواتر میں فرماتے ہیں :

شفاعتی یوم القيمة حق فمن لم يتومن بها میری شفاعت قیامت کے روزتی ہے جو اس پر
ایمان نلاعے کا اُس کے اہل سے نہ ہوگا۔ (اے
ابن میں نے حضرت زید بن ارقم اور تیرہ صحابہ کرام
رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کیا۔ ت)

لهم يك من اهلها۔ رواه ابن مثنیع عن شیعہ
بن اس قم وبضعة عشر من الصحابة رضوان
الله تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان کی شفاعتوں سے بھرہ مند فرمائے امین اللہمّ امین۔

قول (۹۸ تا ۱۰۰) امام غزالی قدس سرہ العالی یحیر شیعہ محقق پھرش شیخ الاسلام فرماتے ہیں :

واللقط لشرح المشکوٰة حجۃ الاسلام امام عزالی الفاظ شرح مشکوٰة کے ہیں : حجۃ الاسلام امام غزالی
گفتہ ہر کہ استمداد کردہ میں شود بیوی درجات فرماتے ہیں جس سے زندگی میں مدد مانگی جائے اُسے
استمداد کردہ میں شود بیوی بعد از وفات تھے بعدوفات بھی مدد مانگی جائے۔ (ت)

قول (۱۰۱ و ۱۰۲) امام ابن حجر عسکری پھرشیعہ نے شروع مشکوٰة میں فرمایا :

صالحان را مدد بلیغ است بہ زیارت کنندگان خود صالحین اپنے زائرین کے ادب کے مطابق ان کی
را بر اندازہ ادب ایشان یعنی بے پناہ مدد فرماتے ہیں۔ (ت)

۱۰۱/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	لہ الصیحہ للبخاری باب قول اللہ ویکذب کم اللہ نفسہ
۳۰۱/۲	دارالكتب للعلیہ بیروت	لہ الجامع الصفیر بحوالہ ابن میں حدیث ۳۸۹۶
۱/۱۵	کتبہ فورید رضویہ سکھر	لہ اشیعہ المعمات باب زیارت القبور
۷۲۰/۱	" " "	" " "

قول (۱۰۳) امام علامہ تقاضانی نے شرح مقاصد میں اہلسنت کے نزدیک علم وادرائے موئی کی تحقیق کر کے فرمایا :

ولهذا ينستفع بزيارة قبور الابرار والاستعانت
من نفوس الاخيار لتفع ديني ہے۔
اسی لیے قبر اولیاء کی زیارت اور رواح طیبہ سے
استعانت لتفع دینی ہے۔

قول (۱۰۴ و ۱۰۵) ردا الحمار میں امام غزالی سے ہے :

انهم متفاوتون في القرب من الله تعالى
ونفع الزارين بحسب معاشر فهم و
اسرارهم ہے۔
ارواح طیبہ اولیاء کو امام کا حال یکساں نہیں
بلکہ وہ متفاوت ہیں اللہ سے نزدیکی اور زاروں کو
تفع دینے میں موافق اپنے معارف و اسرار کے۔

قول (۱۰۶) امام ابن الحاج کی مدخل میں فرماتے ہیں :

ان كانت الميت المزارون لوگوں میں ہے جن سے
فيتوسل الى الله تعالى به ، يبدأ بالتوسل
الى الله تعالى بالتبجي صل الله
تعالى عليه وسلم اذ هو العمدۃ
في التوسل والاصول في هذا اكله والمشروع
له ، ثم يتتوسل بالصلوة والتسبيح
اعنى بالصالحين منهم في قضاء حوا مجه
ومغفرة ذنبه ويكثر التوسل بهم
الى الله تعالى لانه سبحانه تعالى
اجتباهم وشرفهم وكرمهم فكما نفع بهم في
الدنيا ففي الآخرة اکثر عن اراد حاجۃ فلیذ هب

لیعنی اگر صاحب مزار ان لوگوں میں ہے جن سے
اویس برکت کی جاتی ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف
وسیلہ کرے، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے توسل کرے کہ حضور ہی توسل میں عمدہ
اور ان سب باتوں میں اصل اور توسل کے مشروع
ازوارہ فوائدی ہیں پھر صالحین اہل قبور سے اپنی حاجت
روائی و بخشش گناہ میں توسل اور اس کی تکرار و
کرت کرے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں چنانچا اور فضیلت
کرامت بخشی تو جس طرح دُنیا میں ان کی ذات سے
تفع پہنچایا یوں ہی بعد انسقاں اُس سے نیادہ پہنچائیگا
تو جسے کوئی حاجت منظور ہو ان کے مزارات پر حاضر

عہ قصد زیارت مقربان آں درگاہ و مشبان آں
(باقی بر صحیح آئندہ)

لہ شرح المقاصد المبحث الرابع مدرک الجزئیات عندنا انہ دار المعرفت الشعائر لاہور ۲۳/۲
۲۰۲/۱ ردا الحمار مطلب فی زیارة القبور ادارۃ الطباعة العربية مصر

ہو اور ان سے تو سل کرے کہ یہی واسطہ ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوقی میں، اور بیشک شرع میں مقرر و معلوم ہو چکا کہ اللہ تعالیٰ کو ان پر کسی عنایت ہے اور یہ خود بحثت و شہرت ہے اور یہ عیشہ علامے اکابر خلف و سلف مشرق و مغرب میں ان کی زیارت قبور سے برک کرتے اور نظاہر و باطن میں اس کی برکتیں پاتے رہے ہیں احمد مخلفاً۔

اللهم ويتوسل بهم فانهم الواسطة بين الله تعالى و خلقه وقد تفترس في الشعاع علم ما لله تعالى بهم من الاعتناء وذلك كثير مشهور، و ما من آل الناس من العلماء ولا كابر إلا ما يربأ عن كابر مشرقاً ومغارباً يتبدى كون بنبيه سرة قبورهم ويجدون بركة ذلك حسماً ومعنى أله ملخصها

قول (۱۰۹ تا ۱۱۰) اشعتہ میں فرمایا :
 سیدی احمد بن زروق جو دیار مغرب کے عظیم رفقاء اور علماء و مشائخ سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دن شیخ ابوالعباس حضری از من پر سیدی کے امداد حی قوی است یا امداد میست قوی است من گفت قومی گویند کہ امداد حی قوی تراست و من می گویم کہ امداد میست قوی تراست پس شیخ گفت نعم زیرا کہ وی در بساطِ حی است و در حضرت او است (قال) ولصل دری معنی ازیں طائفہ سیشنہ ازان است کہ حصر و احصار کردہ شود و یافتہ نمی شود در کتاب و سنت و اقوال سلف صدیع چیزیں کہ منافی و خلاف

(بعیر سائیہ صفحہ گزشتہ)

جناپ واستفاضہ خیرات و برکات اڑا شان ناید
موجب مزید خیر و زیادت ثواب خواهد بود والسلام
۱۲ منه جذب القلوب - (م)

رکھنے والوں کی زیارت کاقصد کرے اور ان سے درخواست کرے کہ اپنی برکات و خیرات کا فیض عطا کریں یہ مزید خیر و خوبی اور ثواب میں زیادتی کا باعث ہو گا، والسلام ۱۲ منه جذب القلوب (ت)

سنت اور سلف صالحین کے اوال میں ایسی کوئی بات ایں باشد و رکندا یہ راجح۔

موجود نہیں جو اس کے منافی و مخالفت اور اسے رد کرنے والی ہو، اخن۔ (ت)

قول (۱۱۰) اسی میں ہے :

بیمارے را فیض و فتوح از ارواح رسیده وایں
باشندہ طالعہ را در اصطلاح ایشان اولیسی خوانند یہ
بہت سے لوگوں کو فیض و کشف از ارواح سے حاصل
ہوا ہے اور اس جماعت کو ان حضرات کی اصطلاح
میں اولیسی کہتے ہیں۔ (ت)

قول (۱۱۱ و ۱۱۲) شیخ الاسلام امام فخر الدین رازی سے ناقل :

جب زائر قبر کے پاس آتا ہے تو اسے قبر سے اور ایسے
چون می آید زائر زد قبر حاصل می شود نفس اور العلقہ خاص
ہی صاحب قبر کو اس سے ایک خاص تعلق حاصل ہوتا
ہے اور ان دونوں تعلقات کی وجہ سے دونوں کے دریں
معنوی ملاقات اور ایک خاص ربط حاصل ہو جاتا ہے اب اگر صاحب قبر زیادہ قوت والا ہے تو زائر مستفیض
نفس زائر مستفیض می شود و اگر برعکس بود برعکس
شود یہ ہوتا ہے اور برعکس ہے تو برعکس ہوتا ہے (ت)

قول (۱۱۳ و ۱۱۴) مولانا جامی قدس اللہ سرہ السامی حضرت سیدی امام اجل علام الدوّلہ سمنانی رحمۃ اللہ
تعالیٰ سے ناقل :

ایک درویش نے شیخ سے سوال کیا کہ جب قبر کے اندر
اور اک بدن کو نہیں بلکہ روح کو ہے اور عالم ارواح
میں کوئی حجاب نہیں ہے تو قبر کے پاس جانے کی کیا
ہڑورت، جہاں سے بھی تو بھر کے بزرگ کی روح سے
وہی فائدہ ہو گا جو قبر کے پاس ہو گا۔ شیخ نے فرمایا:
اس میں بہت فوائد ہیں ایک یہ کہ جب آدمی کسی کی زیارت

درویش از شیخ سوال کر دکر چون بدن را در خاک
اور اک نیست و در عالم ارواح حجاب نیست چہ
احتیاج است بسرخاک رفت، چہ در ہر مقام کے
تو بھر کنہ بروح بزرگے ہماں باشد کہ بسرخاک، شیخ
فرمود فائدہ بسیار دار دیکے آنکہ چوں بزیارت کے
سے رو دچدا انکہ می رو د تو حستہ او زیادہ می شود

۱۶/۱

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

باب زیارة القبور

سلسلہ اشعتہ المعلمات

۱۵/۱

" " "

فصل دہم زیارت قبور

ص ۸۰

مطبع احمدی دہلی

سلسلہ کشف الغطا

چون پرسخاک رسد بجس مشاہدہ کند خاک اور احس
اویز مشنول او می شود و بکلی متوجہ گردد و فائدہ بیشتر
باشد و دیگر آنکہ ہر چند ارواح را جا بنتیں وہ
جهان اور ایک است اما با آن موضع تعلق بیشتر
بود احمد ملخصاً

ہو جاتا ہے جس کا فائدہ فرزوں ترہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگرچہ ارواح کے لیے جواب نہیں ہے اور سارا جہان
ان کے لیے ایک ہے مگر اس مقام سے تعلق زیادہ ہوتا ہے۔ احمد بیخیض (ت)

قول (۱۱۵ و ۱۱۶) سید جمال مکی کے فتاویٰ میں امام شہاب الدین ربانی سے منقول:
للانبیاء والرسل والادیاء والصالحین انبیاء ورسل و اولیاء و صالحین بعد حلت بھی
اغاثۃ بعد موتهم۔

فصل یا ز دھم تصریحات علماء میں کہ سلام قبور دلیل قطعی سماع و فهم و علم و شعور ہے۔

قول (۱۱۷) امام عز الدین بن عبد السلام اپنی امامی میں فرماتے ہیں:
لانا امرنا بالسلام على القبور ولو لان لا رواج ہمیں حکم ہوا کہ قبور پر سلام کریں اگر روسیں محبتی نہ ہوئیں
تدریک لاما کان فيه فائدة۔ تو بیشک اس میں کچھ فائدہ نہ ہوتا۔

قول (۱۱۸) امام ابو عمر ابن عبد البر فرمایا
احادیث تبریز القبور و السلام علیہا و خطابہم زیارت قبور اور ان پر سلام اور ان سے حاضر عاقل
مخاطبۃ الحاضر و العاقل دالۃ علی ذلك احمد ملخصاً کی طرح خطاب کی حدیثیں اس پر دلیل ہیں احمد ملخصاً

قول (۱۱۹) شرح الصدور میں مثل قولین ساقین منقول:
قد شرع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لامته ان بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے
اہل قبور پر ایسا سلام مشروع فرمایا ہے جیسے سنن
یسلمو اعلیٰ اهل القبور سلام من یخاطبونه

لئے تفہیمات الائس ترجمہ ابو المکارم رکن الدین السننی جمیلی توحیدی پور طهران ص ۳۲۰
لئے فتاویٰ جمال بن عربی

لئے شرح الصدور بجوالم عز الدین ابن عبد السلام باب مقام الارواح خلافت اکیدہ می سوتا ص ۱۰۳
لئے " " " ابن عبد البر " " " " " ۱۰۰

مِنْ يَسْمَعُ وَلِيَعْقِلُ

قول (۱۲۰) امام علام فوی منہاج میں امام قاضی عیاض کا قول در بارہ سماع موئی نقل کر کے فرماتے ہیں :
 ہو ان ظاہر المختار الذی یقتضیه احادیث یعنی ظاہر و مختار ہے جسے سلام قبور کی حدیثیں اقتضاء
 کرتی ہیں۔ السلام علی القبور۔

قول (۱۲۱) علام مناوی نے اسی امر کی دلیل یوں فصل فرمائی ہے: قان اللہ علی من لا یشتر محال کر جو
نہ سمجھے اس پر سلام اصلًا معقول نہیں۔

قول (۱۲۲) شیعہ محقق مدارج النبوة میں سلام اموات کو حدیث سے فعل کر کے فرماتے ہیں:
 خطاب با کسیکہ نہ شنود و نہ فهم معقول نیست، وزویک جو نہ نہ تمجھے اس سے خطاب معقول نہیں اور قریب سست کہ شمار کردہ شود از قبیلہ عیث چنانکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفت کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ (ت)

قول (۱۲۳) مولانا علی قاری شرح الباب میں دربارہ سلام زیارت فرماتے ہیں :
 من غیر صوت ولا اخفاء بالعمق لفوت تم بلند آواز سے ہونہ بالکل آہستہ جس میں سنانا کرست
 الاصناع الذی هو السنۃ۔ سے فوت ہو جائے۔

فصل دوازدهم اہل قبور سے سوائے سلام اور انواع خطاب و کلام میں۔

قول (۱۲۳ تا ۱۲۴) مسکہ، مہست و مسلک، متنسط و آخر، اد شرح مختار و فتاویٰ عالمگیری میں ہے:
واللّهُ نَعَمْ لِلّا خَيْرِينَ فَانَّهُ ابْسِطُ الْفَاظِ اخْيَرِينَ كَمَا هُوَ اسْ لَيْلَةَ كَمَا يَرِي زَيَادَه مِنْ سُوْطِهِنَّ - ت، کعبہ زیارت
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھ بھر بہت کر سراقدس صدیقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل ہوا و بعد طام
عرض کرے:

جزاك الله عنا أفضيل ما حزني إماماً عن أمّة آپ کو اللہ تعالیٰ ہم سے جزاً و عرض نیک فی بھر

الشرح الصدور سايز زارة الفتوح خلافت اكيد في منگوره سوات ص ۹۳

٣٨٤/٢ قديمي كتب خاتمه كرايج باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار الخ

٣٢٠/٢ تتحت من زار قبر البوية الخ مكتبة الامام الشافعي الرياض السعودية

كـه مـارـج الـفـيـوـة فـصـل درـسـاـعـتـ مـيـت فـورـيـه رـضـويـه سـلـخـه ٩٥ / ٢

٣٣٨ ص دارالكتاب العربي بيروت باب زيارت سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم في مسلك متقطع من ارشاد الساري

بینیہ ولقد خلفتہ باحسن خلفت و سلکت طریقہ
و منهاجہ خیر مسلاک و قاتلت اهل الردّة و
البدع و مهدت الاسلام و وصلت الام حام
وله تول قابل لحق ناصرا لاهلہ حق ایا کے
الیقین یہ
صلح رحم فرمایا، آپ ہمیشہ حق گو اور اہل حق کے ناصر ہے یہاں تک کہ آپ کو موت آئی۔

پھر ہٹ کر قبر مبارک حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجازی ہوا و بعد سلام عرض کرے :

اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بیلہ دے اور ان سے راضی ہو جنھوں نے آپ کو خلیفہ کیا یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ آپ نے اپنی زندگی اور موت دونوں حال میں اسلام و مسلمین کی مد فرمائی، آپ تے یتیمیوں کی کفایت اور حرم کا صدر کیا، اسلام نے آپ سے وقت پانی، آپ مسلمانوں کے پسندیدہ پیشو اور رہنمائے راہ یاب ہوئے آپ نے ان کا جھاتا باندھا اور ان کے محتاجوں کو غنی کر دیا اور ان کی شکستہ دلی دُور فرمائی۔

www.alahszipnetwork.org

قول (۱۲۸ تا ۱۳۰) امام خطابی نے در پارہ تلقین فرمایا:

لاباس به اذليس فيه الا ذكر الله تعالى وعرض الاعتقاد على الميت (الى قوله) وكل ذلك حسن - نقله القاسمي في المرقاة بعثية اسق طرح ذليل مجمع البخاريين مذكور -

وَحْسِبَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَئْمَاءِ يَوْمَ
ہمارے آقا و مولا حضرت محمد اور ان کی آں و اصحاب
پر تا خشر درود و رحمت بھیجئے۔ (ت)

فصل سیزدھم بعد دفن میت کرتقین اور اسے عقاب اسلام یاد دلانے میں۔ فصل فصل دوازدھم کی ایک
صنف ہے کہ اس میں بھی میت سے سوائے سلام اور قسم کا خطاب و کلام ہے کمالاً یا خفی (جیسا کہ مخفی نہیں
ہے۔ ت)۔ میں یہاں صرف علمائے خفیہ کے اقوال شمار کروں گا کہ شفیعہ تو قاطبۃ قائل تلقین ہیں اکا
من شاء اللہ۔

قول (۱۳۴ تا ۱۳۳) امام زادہ صفار نے کتاب مستطاب تخصیص الادله میں تصریح فرمائی کہ تلقین موظی مسیک
اہلسنت ہے اور منع تلقین مذہب معتزلہ پر مبنی کہ وہ میت کو جادا مانتے ہیں۔ امام حاکم شہید نے کافی اور امام
خجازی نے خجازی میں اُن سے نقل فرمایا :

انہذا (ای منع التلقین) علی مذہب
المعزالہ لان الاحیاء بعد الموت عندهم
مستحیل، اما عند اهل السنة فالحدیث
ای لقنو اموتاکم لا الله الا الله محمول على
حقيقة، لان الله تعالى يحييه على ما جاءت
به الآثار وقد روی عنه عليه الصلة والسلام
انه امر بالتلقين بعد الدفن المذکورة في
حد المختار عن معراج الدرایۃ۔

تلقین سے مانعت معتزلہ کا مذہب ہے اس لیے کہ
موت کے بعد زندہ کرنا ان کے زدیک محال ہے لیکن
اہلسنت کے زدیک حدیث تلقین (اپنے مردوں کو
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سَكَّا وَّا) اپنے حقیقی معنی پر محول ہے
اس لیے لام اللہ تعالیٰ مردے کو زندہ فرمادیتا ہے
جیسا کہ احادیث میں وارد ہے اور حضور صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ مرکار نے دفن کے بعد
تلقین کا حکم دیا انہیں۔ اسے رد المحتار میں معرفہ الدرایۃ
کے حوالے سے ذکر کیا (ت)

قول (۱۳۵ و ۱۳۶) درمختار میں جو ہرہ نیڑے سے ہے، انه مشروع عند اهل السنة بشیک
تلقین اہل سنت کے زدیک مشروع ہے۔

قول (۱۳۶) نہایہ شرح ہدایہ میں ہے :

كيف لا يفعل وقد روى عنه عليه الصلاوة والسلام انه امر بالتلقين بعد دفنا

اور ان کا قول فصل ہشتم میں گزار کہ اہلسنت کے زدیک تلقین اپنی حقیقت پر ہے۔

ووں (۱۳۸ و ۱۳۷) امام اجل شمس الامم حلوانی نے فرمایا:

لایومربه ولاینہی عنہ۔ نقلہ فی النہایہ
تلقین کا حکم نہ دیں تراں سے منع کریں (اسے
نہایہ وغیرہ میں نقل کیا۔ ت)

قول (۱۳۹) امام فقر النفس قاضی خاں نے ذہنا:
حیلیہ میں اسے نقل کر کے فرمایا : ظاہر اانہ یہ باعث اس قول سے ظاہرا بحث ہے۔

ان کان التلقین لاینفع لا یضر ایضا
لئکن میں اگر کوئی لفظ نہ ہو تو ضرر بھی نہیں، پس
جاڑ ہو گی۔ (اسے دونوں نہ کو حفظات نے ذکر کیا ہے)
فیجوانہ۔ اشہ المذکوران

اور نظر ہر ہے کہ نقی نفع بر سبیل تزلّ ہے۔

قول (۱۳۳۰ تا ۱۴۰۰) صاحب غیاث فرماتے ہیں :

۱۴۱
افی سمعت استادی قاضی خان انه یعنی
عن الامام مظہر الدین انه لفتن بعض الاممہ
او اصحابی بتلقینہ فلقتہ فیجوت. نقلہ
ف شرح النقاۃ .
میں نے اپنے استاذ قاضی خان کو سنائے امام اجلی
طہیر الدین بیبری رعنی سے حکایت فرماتے تھے بعض
اممہ نے تلقین فرمائی اور مجھے اپنی تلقین کرنے کی صیحت
کی تو میں نے انھیں تلقین کی، پس جواز ثابت ہوا۔
(اسے شرح نھایہ میں نقل کیا گیا۔ ت)

له البدایر فی شرح المدایر باب الجنائز المکتبۃ الامدایر فیصل آباد جلد اول جزء ثانی ص ۱۰۴۳

٣٠ حلية المحلى شرح حلية المصلى

كتاب البداية في شرح الهدایة بحوار قاضی خان المکتبة الاداریة فیصل آباد جلد اول جزء شانی ص ۱۰۷۳
تھے جامیع الرموز فصل فی الجنائز مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۲۴۸ /

اسی طرح صاحب حقائق نے بتصریح اس کے کہ یہ تلقین بعد دفن بھی، صاحب غیاث سے نقل کیا کما فی الحدیۃ (جیسا کہ علیہ میں ہے۔ ت) امام ابن امیر الحاج عبارت حقائق تکھر فرماتے ہیں، یفید ان فعلہ ساجح علی ترکہ یہ کلام استحبات تلقین کا مفید ہے۔ پھر اس پر حدیث سے دلیل ذکر کر کے ائمۃ محمدین امام ابو عروہ بن الصلاح وغیرہ سے اُس کا بوجہ شواہد و عمل قدم علمائے شام قوت پانा نقل کرتے ہیں کما اسلفناہ فی المقصود الثانی (جیسا کہ ہم نے اسے مقصدِ دوم میں پیش کیا۔ ت)

قول (۱۳۲ و ۱۳۵) مضرمات میں ہے :

نَحْنُ نَعْمَلُ بِهِمَا عَنِّيْدَ الْمَوْتِ وَعَنِّيْدَ الدُّفْنِ^{۱۴۳} نَقْلُهُ فِي الْمَهْنَدِيَّةِ۔ اور وقت دفن بھی۔ (اسے ہندیہ میں نقل کیا گی۔ ت)

قول (۱۳۶) ذیل مجیع البخاریں ہے : اتفق کثیر علی التلقین ت بہت علماء کا تلقین پر اتفاق ہے۔

قول (۱۳۷) تورالایضاح میں ہے : تلقینہ فی القدر مشروع مردے کو تلقین کرنا مشروع ہے۔

قول (۱۳۸ و ۱۳۹) علامہ طحطاوی حاشیہ در مختار میں کتاب الجنیں والزید سے ناقل ، التلقین بعد الموت فعلہ بعض مشائخنا ہمارے بعض مشائخ نے موت کے بعد تلقین فرمائی ہے۔

قول (۱۵۰ تا ۱۵۲) جامع الرؤزوں میں بجا ہر سے منقول :

سُئِلَ لِقَاضِیِ مُجَدَّدِ الدِّینِ الْكَرْمَانِیِّ عَنْهُ قَالَ هَذِهِ الْمَسْأَلَةُ^{۱۴۴} قاضی مجادد الدین کرمانی سے بارہ تلقین سوال ہوا، فرمایا المسلمون حسنًا فهو عند اللہ حسن و روى بوجبات العمالان ^{۱۴۵} اپنی بھی خدا کے زدیک اچھی ہے، اور اس بارے میں دو صیشیں روایت کیں۔ فی ذلک الحدیثین^{۱۴۶}۔

عہ یہ معنی خود لفظ اوصاف سے مستفاد مگر اس میں صریح تر ہے کہ لقن بعض الائمة بعد دفنه واوصاف بتلقینہ فلقتہ بعد ما دفنت^{۱۴۷} مرت (بعض ائمۃ نے بعد از دفن میت کو تلقین فرمائی اور مجھے میت کو تلقین کرنے کی وصیت کی تو میں نے بعد از دفن میت کو تلقین کی ۱۲ مرتبہ (ت)

لہ حیلۃ المحل شرح میتۃ المصل

۱۷ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ المضرمات باب الحادی العشرون فی الجنائز فورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۵۴

۱۸ سکملہ مجیع بخار الانوار تحت لفظ ثبت نوکشور بختو ص ۲۵

۱۹ فورالایضاح باب احکام الجنائز مطبع علمی لاہور ص ۵۲

۲۰ حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار باب صلوٰۃ الجنائز دار المعرفۃ بیروت ۱/۳۶۳

۲۱ جامع الرؤزوں فصل فی الجنائز مکتبۃ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱/۲۷۸

۲۲ حاشیۃ الشلبی علی التبیین بحوالہ الحقائق باب الجنائز مطبعہ بجزی بولاقد مصر ۱/۲۳۳

قول (۱۵۳) ططاوی حاشیہ مراقی میں علامہ حلبوی سے منقول :

کیف لا یفعل مع انه لا ضرور فيه بل فيه
تلقین کیونکہ نہ کی جائے گی حالانکہ اس میں کوئی نقصان
نہیں بلکہ میت کا فائدہ ہے۔
نفع للهیت لہ

قول (۱۵۴) کشف الغطاء میں ہے : با جملہ بمقتضائے مذہب اہل ست و جاعت تلقین مناسب۔

پھر امام صفار کا ارشاد کہ:

مذہب امام اعظم میں میت کو تلقین مناسب ہے
اور جو تلقین کا تارک اور منکر ہے وہ معزز کا مذہب
رکھتا ہے جو میت کو جاد مغض کرنے ہیں اور قبر میں
روح کا اعادہ نہیں مانتے۔ (ت)

سزاوار آن سست کو تلقین کر دہ شود میت بر مذہب
امام اعظم وہر کہ تلقین نبی کند و نخے گویدہ بآن
پس اور مذہب اعزاز آن سست کو گویند میت جماد
مغض است و روح در قبر معاد نی شود۔

نقل کر کے فرمایا:

وہ جو کافی میں کہا کہ "اگر بحالتِ اسلام مرا ہے تو وہ
موت کے بعد تلقین کا محتاج نہیں، اور اگر ایسا نہیں
تو تلقین بے سود ہے۔" تمام ہے اس لیے کہ اسلام
کے باوجود دل کو ثابت رکھنے کے لیے تلقین کی جات
ثابت ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دفن کے بعد فرماتے اپنے
بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی
کی دعا کرو کہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے، (ت)

و اپنے درکافتی گفت کہ اگر مسلمان مردہ است، محتاج
نیست بہ سوئے تلقین فے بعد از موت و گرد فائدہ
نمی کند نا تمام است پھر با وجود اسلام احتیاج بسوئے
تلقین برائے ثابت داشتن دل باقی سست
چنانکہ در حدیث آمدہ کہ "انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد از دفن فرمودی استغفار کنید" برادر خود
را و سوال کنید برائے وے تثبت را بدستیکار آن
سوال کر دہ مے شود ازوئے اللہ ال آخڑہ۔ (ت)

**قول (۱۵۵ و ۱۵۶) علامہ مزملی نے تبیین الحقائق میں دربارہ تلقین پہلے استحباب پھر جواز پھر منع
تینوں قول نقل کر کے استحباب پر دلیل قائم کی اور بے شک تعلیل دلیل اختیار و تعویل ہے، علامہ حامد
آفندی نے معنی لمستفتی عن سوال المفتی میں فرمایا: هو المرجوح اذا هوا محل بالتعليق (اس کی**

علت بیان کی گئی ہے لہذا اسی کو ترجیح ہے۔ ت) ولہذا علامہ شامی افسری تبیین کا یہ کلام نقل کر کے فرماتے ہیں؛ ظاہر استدلال لالہ للاول اختیار مارہ یعنی قول استحباب پر دلیل قائم کرنے سے ظاہر ہی ہے کہ امام زلیلی اسی کو مذہب مختار جانتے ہیں اور خود علامہ شامی کا کلام اختیار جواز و استحباب پر دلیل ہے کہ معراج الدرایہ سے عدم تلقین کا ظاہر الروایہ ہونا نقل کر کے پھر اسی معراج سے بحوالہ کافی و خبازیہ امام صفار کا وہ ارشاد نقل کیا پھر فتح کا حوالہ دیا کہ انہوں نے حدیث تلقین کو اپنی حقیقت پر محدود کرنے کی بہت تائید فرمائی، پھر غذیہ سے تائید لائے کہ حدیث میں تجویز ہے مگر تلقین سے منع نہ کریں گے کہ میت کو مفید ہے پھر زلیلی کے کلام سے یوں استظہار کیا اور شارج نے جو مشروعيت تلقین کو قول اہلسنت کہا اُسے مقر و مسلم رکھا، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

نکتہ جدیلیہ تفہیم کلام و ازالۃ او بام میں۔

اقول و بادلۃ التوفیق و بر الوصول الی ذری الحقیقیں، طائفہ جدیدہ ان اقوال کے مقابل براء تبیں و مخالفہ منش تلقین کے اقوال پیش کر دیتے ہیں، حالانکہ یہ مخصوص جمالت بے مزہ ہے، ہم یہاں نفس مسئلہ تلقین کی بحث میں نہیں بلکہ غرض یہ ہے کہ ان علمائے مجوزین نے اور اک وسیع موقی مانا اور یہ امر اقوال مذکورہ سے یقیناً ثابت، ذری انکھیں مل کر دیکھیں کہ انہوں نے کیا چیز جائز مانی، تلقین میت۔ پھر یہ سیکھیں کہ تلقین کے معنی کیا ہیں، تفہیم و تذکیر یعنی سمجھانا اور یاد دلانا کما فی حاشیۃ الطھطاوی علی المساقی (جیسا کہ حاشیۃ الطھطاوی علی المراءۃ انقلاب میں ہے۔ ت) پھر سی ذی عصل سے پوچھیں کہ تفہیم و تذکیر جادو دلواڑ کو ہوتی ہے یا سامن فہیم و ہوشیار کو؟ حاشا و کلاؤ ہر سمجھو والا یکچہ جانا ہے کہ سمجھانا اور یاد دلانا سہرگز متصور نہیں جیسے تک مخاطب سننا سمجھانا ہو اور جس کے اعتقاد میں ہو کہ مخاطب نہ عقل و فہم رکھتا ہے ذمیر اکھا سنے، پھر اس کے آگے بقصہ تفہیم و تذکیر بیات کرے وہ قطعاً مجنون و دیوانہ ہو گا لہذا یقیناً واجب کہ جو ائمہ و علماء استحباب خواہ جواز تلقین کے قائل ہوئے انہوں نے بلاشبہ اموات کو بعد دفن بھی کلام اختیار سننے کچھے والا مانا اور اسی قدر مقصود تھا انخلاف اقوال منع کہ وہ زنہارہ مخالف کو مفید نہ ہیں مضر کہ ترک تلقین کی علت پکھا انکار فهم و سماع ہی میں منحصر نہیں جس سے خواہی خواہی سمجھا جائے کہ جو تلقین نہیں مانا توہ میت کو سعی و فہیم بھی نہیں جانا، کیا ممکن نہیں کہ اس کی وجہ لعنة کے زد دیک عدم ثبوت ہو، جیسا کہ حلیہ میں ہے:

فُصَّ الشِّيْخُ عَزَّالِدِينُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ
عَلَى أَنَّهُ بَدْعَةٌ
شِعْرُ عَزَّالِدِينِ بْنِ عَبْدِالسَّلَامِ
پُرْنَصُ کَہْ ہے۔ (ت)

وَكَيْهُوا مَامُ عَزَّالِدِينِ شَافِعِيُّ اسْ وَجْهَ سَعَ قَابِلٍ تَلْقِيْنَ نَهْوَرَے کَهْ آنَ کَهْ زَدِیْکَ بَدْعَتْ تَكْتِیْ، حَالَ تَكْهَ يَهْ وَهِیْ اَمَّ
عَزَّالِدِينِ ہیں جن کا ارث د قول، ۱۱ میں گزر اک مردے ہمارا کلام نہ سمجھتے ہوتے تو سلام قبور مغض لغو تھا۔ یوں ہی
کیا ممکن نہیں کہ منع کی وجہ ان کی رائے میں عدم فائدہ ہو بایں معنی کہ مردہ با ایمان گیا تو خود رحمت الہی اُسے بس ہے
وہ بتوفیٰ ربائی آپ ہی صبح جواب دے گا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَسْبِّهُ الظَّالِمِينَ أَمْنَوْا بِالْقَوْلِ
إِثْبَاتٌ فِي الْحِيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
كُوْنَتْ بَاتٌ پُرْدِنِیَا کِیْ زَنْدَگِیْ میں اور آخِرَت میں۔ (ت)
اوْر جَوْ عِيَاذُ بِاللَّهِ تَوْرِعٌ دِيْرِگَرَے اُسے لَا کَهْ تَلْقِيْنَ کِیْجَے کیا فائدہ؟ دیکھو امام حافظ الدین نسفي رحمۃ اللہ علیہ نے
کافی شرح واثقی میں اسکار تلقيں اسی پر منبی کیا۔

ان کی عبارت یہ ہے، وقت نزع شہادت یا دلائے
اس یہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے
”اپنے“ مردوں“ کو کلہ شہادت کی تلقین کرو۔“ اس سے
مراد وہ ہیں جو قریب الموت ہوں۔ اور کہا گیا کہ یہ
اپے عیینی معنی میں ہے، یعنی امام شافعی کا قول ہے،
اس یہے کہ اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دے گا، اور فرمی
ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دفن کے بعد
تلقيں کا حکم دیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مذهب اہلسنت
ہے اور اول معتزلہ کا مذهب ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ
موت کے بعد تلقین کا کوئی فائدہ نہیں، اس یہے کہ اگر
بکالت ایمان مراہے تو تلقین کی کوئی ضرورت نہیں اور
اگر کافر مراہے تو تلقین کا رکھنا ہوگی احمد (ختم قدر) تے تلخیص کے ساتھ۔ (ت)

اگرچہ علماء نے اس شہد کا جواب کافی دے دیا کہ ہم سن اول یعنی موت علی الایمان اختیار کرتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ اب حاجت نہیں غیر مسلم کو وہ وقت ہوں وہ بہشت کا ہے ہماری تذکیر اور رضا کے ذکر سے دل میت کا قوی ہوگا، ڈھارس بند ہے گی، وہ بہشت لگتے گی۔

قال اللہ تعالیٰ الا بذکرِ اللہ تطمئنُ القلوبُ۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مُنْ لَوْخَدَا کی یاد سے مُظہر ہے
ہیں دل۔

اسی لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد وہ حکم دیتے میت کے لیے خدا سے ثبت مانگو کہ اب اس سے سوال ہوگا، کما مرفق المقصود الاول (جیسا کہ مقصود اول میں لکھا رہا تھا) شیخ الاسلام کا کلام قول ۲۵ میں مُنْ پکے اور علامہ شربلی مراثی الفلاح میں فرماتے ہیں،

صاحب کافی کا مطابق فائدے سے انکار ہمیں تسلیم نہیں (کیونکہ اس میں دل کو محشر نے اور بیات دینے کا فائدہ ہے) یا ان فائدہ اصلیہ (اس وقت اسے ایمان بخشنا) نہیں، اور تلقین کی ضرورت قبر میں سوال کے وقت دل کی تقویت اور بیات کے لیے ہے اسی (عبارت مراثی ختم حاشیہ طحاوی سے توضیح کے ساتھ) ذکر خدا سے اُس کا جی بھی گا، ذکر خدا فائدہ التثبیت للجنان، نعم الفائدۃ الاصلیۃ (وہی تحصیل الایمان فی هذَا الوقت) منتفیہ ویحتاج الیہ للتثبیت الجنان للسؤال فی القبر آمد موضحاً بحاشیۃ الطحطاوی.

علامہ ابو یمین علی کا جواب اسی مقصود میں گزر الصلحین میں میت کا فائدہ ہے کہ ذکر خدا سے اُس کا جی بھی گا، فقیر کہتا ہے غفران اللہ تعالیٰ اگر عدم فائدہ میں ایسی ہی تقریر کریں تو دعا و دوام تمام کا رخانہ اسباب سب مہل و معطل رہ جائے کہ تقدیر الہی میں حصول مراد ہے تو اپنی طے گی ورنہ کیا حاصل، غرض جب واضح و ہیں کہ تلقین بے فہم و سایع میت کمال اور اس کا انکار کچھ فی سماع میں منحصر نہیں تو یقیناً ثابت کہ اتوال جواز ہمارے مذہب پر دلائل ساطع اور اتوالِ ترک و منع اصلًا مضر نہیں، پھر ان کے مقابل ان کا پیش کرنا کیا کہا جائے کہ کس درجہ کی سفراہت ہے اور یہ قدر چالا کی ان حضرات کی ہے جہاں کسی امر کے اثبات کو بعض علماء کے وہ اتوال جن کا مبنی اس امر کا ماننا ہو پیش کیجئے اور وہ مسئلہ مختلف فیہا ہو تو فرآد و سری طرف کے قول نقل کر لائیں گے یہ نہیں دیکھتے کہ

لِهِ الْقَرآن ۱۳/۲۹

۲۔ مشکوٰۃ المصایع بحوالہ ابی داؤد باب اثبات عذاب القبر مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۶
۳۔ حاشیۃ الطحاوی علی مراثی الفلاح باب احکام الجنائز نور محمد کا رخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۰

50
50

محل نزاع کیا تھا اور موضع استدلال کون سامنہ دے رہا تھا کہ امر ثابت ہے وہندہ فلاں فلاں امام نے اس بات پر فلاں بات مبنی کی، اس کا یہ کیا جواب ہو گا کہ فلاں فلاں نے وہ بنانا مانی، کیا انکار ہینا انکار مبنی کو مستلزم ہوتا ہے، واقعی سلامت عقل عجیب دلت ہے جسے خدا دے و یا اللہ التوفیق۔ یہ نکتہ واجب الحفظ ہے کہ اس سے من لفین کی بہت چالاکیوں کا حال گھلتا ہے واللہ العادی۔

فائدہ جمیلہ تنقیح مسلمہ تلقینیں ہیں۔

اقول وبائش استین، نفس مجھ تلقین کی نسبت استطراد اتنی بات اور سمجھ لیجئے کہ ظاہر الروایۃ میں اگر لا یعنی یا غیر م مشروع آیا بھی ہو تو وہ ممانعت عدم جواز کے لئے متعین نہیں، آخر نہ سنا کہ امام محمد بریان الدین محمد نے ذخیرہ میں برداشت امام حصر المذہب حضرت محمد بن الحسن امام الائمه مالک الازمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ سجدہ شکر مشروع نہیں اور علماء نے اس کے معنی عدم وجوب لیے۔ اشیاء میں ہے :

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سجدہ شکر جائز ہے واجب نہیں، یہی اس کا معنی ہے جو امام صاحب سے مردی ہے کہ سجدہ شکر مشروع نہیں یعنی وجوہاً مشروع نہیں اور علام سید محمدی نے غزالیون میں اور علام سید احمد طحطاوی و علام سید محمد شامی نے حوالی دو مختار میں برقرار رکھا۔ (ت)

سجدۃ الشکر جائزۃ عند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لواجبۃ و هو معنی ماردی عنہ انهما یہیست مشروعۃ ای وجوباً اعد اقرۃ علیہ العلامہ السيد الحموی فی غمن العنوون والسيد ان الفاضلان احمد الطحطاوی و محمد الشامي فی حواشی الدر

فتاویٰ ججیہ میں فرمایا :

میرے نزدیک یہ ہے کہ امام اعظم کا قول ایجاد پر اور امام محمد کا قول جواز و استحباب پر مجبول ہے تو دونوں قول پر علی کیا جائیکا نہوت پر بوجہ شکر اجنب نہیں جیسا کہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے میکن جب کسی نعمت سے مسرت ہو تو سجدہ شکر کرنا جائز ہے، اسی طرح جب کسی نعمت کی یاد ہو تو اس کے شکر میں سجدہ کر لینا یہ دائرہ استحباب سے

عندی ان قول الامام محمول علی الایجاد، و قول محمد علی الجواز والاستحباب، فیعمل بهما لایجب بکل نعمۃ سجدۃ شکر کما قال ابوحنیفۃ ولكن یجوز ان یسجد سجدۃ الشکر فی وقت سربنعمۃ او ذکر نعمۃ، فشکرها بالسجدۃ وانه غیرخارج عن حد

الاستجواب على نقله في حاشية المواقف و
قبله الحلبى في الغنية.
باہر نہیں اہو سے حاشیہ مراتق میں اور اس سے پہلے
حلبی نے غنیہ میں نقل کیا۔ (ت)

اسی ذخیرہ میں فرمایا:

لا يتعود التلميذ اذا قرئ على استاذة ^{لهم}
شاغر دا استاد کے پاس درس کے وقت تعود نہ پڑھے۔ (ت)

و رمحار میں اسے نقل کر کے کہا: ای لا یس ت (یعنی یہ مسنون نہیں۔ ت) - نہر میں کہا:

لیس ما ف الذخیرة في المشروعية وعد منها
متعلق نہیں بل کہ سنت اور عدم مشروعیت سے
بل فی الاستنان وعد منہ۔ (ت)

یوں ہی ہمارے اندر سے در بارہ عقیقہ لا یعن عن الغلام (لڑکے کی طرف سے عقیقہ نہ کرے۔ ت)
منتقول، علمائے حرام فرماتے ہیں اس کے معنی نفی و وجوب واستنان ہیں اور اباحت ثابت ہے۔ فتاویٰ عاصی
میں ہے:

لا یعن عن الغلام و عن المجاہدة یویدانہ لڑکے اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ نہ کرے، اس سے
لیں بو اجب ولا سند نکنہ مباح۔ مراد یہ ہے کہ بو اجب و سند نہیں، لیکن مباح ہے۔
اسی طرح عامہ کتب میں مثلاً ہابیر و وقاریہ و نعایہ و بدائع و ملائق و تبریز و جوہر و غیرہ فاتحہ و سورت
کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کے باہر نہیں امام عظیم و امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا قول بل فقط لا یاق و
لا یسمی (تسمیہ نہ لائے، بسم اللہ نہ پڑھے۔ ت) ذکر کیا۔ پھر محققین نے تصریح فرمائی کہ اس سے مراد نفی سنت
ہے بخلاف امام محمد کے غال استنان ہیں۔ رہی کراہت و ممانعت، وہ کسی کا مذہب نہیں، کہ پڑھنا بالاجماع
بہتر ہے جیسا کہ ذخیرہ و محبته و بحر نہرو حاشیہ و رحلۃ العلامہ الشربنالی و شرح علاقی و حواشی شامی و طحطاوی
وغیرہ میں واضح۔ علامہ غزالی ترمذی نے فرمایا: لا بین الفاتحة والسورۃ (فاتحہ و سورت کے درمیان

لہ حاشیۃ الطحاوی علی مراتق الفلاح باب سجدة الشکر مکررہ نہ فوجہ کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۲۲

لہ الدار المختار باب صفة الصلوۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۵

لہ ردمختار بحوالہ نہر الفاقی ۱/۳۲۹

لہ خلاصۃ الفتاوی کتاب اکراہتہ الفصل التاسع فی المتعرقات مکتبہ یحییہ کوثرہ ۳۴۴/۳

لہ الدار المختار باب صفة الصلوۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۵

نہیں۔ ت) محقق علائی نے لایکے بعد لفظ تسن پڑھا دیا (یعنی مسنون نہیں۔ ت) پھر فرمایا؛ ولا تکرہ اتفاقاً (مکروہ تو بالاتفاق نہیں۔ ت) طحطاوی نے فرمایا؛ بل لا خلاف فی انه لوسنی لكان حسنا، نہر (بلکہ اس میں بھی کوئی خلاف نہیں کہ اگر اسم اللہ پڑھا تو اچھا ہے، نہر۔ ت) بحراں اتنی میں ہے :

الخلاف فی الاستثناء من امداده الكراهة
الاتفاق ہے، اسی لیے ذیرہ اور مجتبی میں تصریخ ہے
کہ اگر فاتحہ اور سورۃ کے درمیان ایسم اللہ پڑھا تو
کان حسنا عند ابی حییۃ۔ انہیں
امام ابوحنیفہ کے نزدیک اچھا ہے الم (ت)

پھر امام صفار کا ارشاد سن چکے کہ مذہب امام میں تلقین مناسب ہے، یہ امام علام صرف دو واسطے شاگرد صاحبین ہیں، امام نصیر بن حبیب سے اخذ علم کیا وہ عن ابن سماعة عن ابی یوسف و عن ابی سليمان الجوزجاني عن محمد (انہوں نے ابن سماعدنے انہوں نے امام ابویوسف سے اور امام نصیر نے ابوسلیمان جوزجاني سے اخذ کیا انہوں نے امام محمد سے۔ ت) یہ بالوقت اعرف مذہب امام و معنی ظاہر الروایۃ، پھر اس سے ہزار درجہ زائد اس بحث کا وہ ارشاد ہے کہ تلقین مذہب اہلسنت اور اس کا منع مشرب متعزل ہے، اور واقعی مشائخ مذہب میں اس فرقہ ضالہ کا اختلاط اور نقول مذہبیں اس کے اقوال و تخاریخ کا اندر ایجعض جگہ سخت لغت شور کا باعث ہوتا ہے میاں تک کہ کبھی حقیقت کا رہا ہوں پڑھیں ہو جاتی ہے، بالله العصمة یہی پیغمبر مرسی معزی کا قول والرحمن لا ا فعل کذا درجن کی قسم میں ایسا نہ کروں گا۔ ت) اگر سورۃ رحمٰن مرادی میں نہ ہوگی، صاحب ولو الجید و خلاصہ وغیرہ مانے یوں نقل کر دیا گویا یہی مذہب ہے، حالانکہ وہ اس معزی کا قول ہے، اور مذہب مذہب المُرَکَّم کے بالکل خلاف کما حققه فی البحر الارائق (جیسا کہ بحراں اتنی میں اس کی تحقیق کی ہے۔ ت) رد المحتار میں کہا، هذا التفصیل فی الرحمن قول بشوش المرسی (الرحمٰن میں یہ تفریق، پیغمبر مرسی کا قول ہے۔ ت) ایسا

۱۔ الدر المختار	باب صفة الصلوة	مطبع مجتبی دہلی
۲۔ حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار	باب صفة الصلوة	دار المعرفة بیروت
۳۔ البحر اتنی	فصل واذا اراد الدخول	ابن سعید پنجمی کراچی
۴۔ رد المختار	كتاب الایمان	مصنفۃ البابی مصر
۵۔	"	"

ہی اشتباہ علامہ زین بن نجیم مصری کو مستند ذبیحہ میں واقع ہوا جس پر علامہ سید احمد حموی نے فرمایا:
میناهاعلی الاعتوال الصريح والمحب ات اس کا بینی اعززال پر ہے اور عجب یہ کہ مصنف کو اس
المصنف لم یتفطن له مع ظہوره من پرتبہ نہ ہوا با آنکہ صاحب قینہ کا معتذل ہونا
کھلا ہوا ہے۔
القینہ۔

بالجملہ روایت کا تیریح حال ہے۔ رہی درایت مقصد دوم میں دیکھو چکے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اس میں حدیث وارد ہے امام ابن الصلاح و امام فضیا و امام ابن حجر ابن امیر الماج و صاحب مجمع وغیرہم
نے بوجہ شوابہ و عواضد ہم وقویٰ کہا، پھر سیدنا ابو امامہ باطلی صحابی اور راشد و خضرہ و مکیم وغیرہم تابعین
کے اقوال اُس میں مردی پھر اور صحابہ سے اس کا خلاف ہرگز ثابت نہیں، با اس ہمہ قول صحابی قبل نہ کرنا
اصول حقیقت کو نکل مستقیم ہوا، تقلید صحابی میں ہمارے امام کا مذہب معلوم ہے۔ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں
امام ابو مطیع پیغمبیری سے منقول:

میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: بھلہ ارشاد فرمائیے اگر آپ کی ایک رائے ہو اور صدیق اکبر کی رائے اس کے خلاف ہو کیا آپ اپنی رائے ان کی رائے کے آگے چھوڑ دیں گے؟ فرمایا: نا۔ میں نے عرفاروق کی نسبت پوچھا، فرمایا: ہاں، اور یونہی میں اپنی رائے عثمان عنی د

قلت للام ابراهیم حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت لوں آیت سرایا و سرائی ابوبکر سر ایا اکنت تدعی سرائیک لرأیه؟ قال نعم فقلت له اس آیت لوں آیت سرایا و سرائی عمر سر ایا اکنت تدعی سر ایک لرأیه؟ فقال نعم و كذلك کنت ادعی سرائی لرأی عثمان و

عہ مولانا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوہ کتاب الصلوۃ باب الخطبہ میں فرماتے ہیں:
صحابی کا قول جلت ہے تو اسکی تقدیم ہے اسے یہاں واجب ہے جبکہ کوئی حدیث اس کی تلفی نہ کرتی ہو انتہی اقول یہ قول صحابی سے ہی خاص نہیں اس لیے کہ ہر دلیل اپنے سے قوی تردیل کے باعث متروک ہوگی ۱۲ منہ (ت)

قول الصحابی حجۃ فیجب تقلید کا عندنا اذالمینفہ شیء آخر من السنۃ انتہی اقول وهذا لا يختص بقول الصحابی فان كل دلیل یترك لدلیل اقوى منه
۱۲ منہ (م)

علی وسائل الصحابة ما عدا ابا هريرة و انس
بن مالك و سمرة بن جندب اعده
کردوں گا سوا ابو ہریرہ و انس بن مالک و سمرة بن

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اعہم کا

بلکہ علام ابن امیر الحاج توحیدی میں فرماتے ہیں، جب کسی مسلمہ میں ایک صحابی کا قول مروی ہو اور دیگر صحابہ
سے اس کا خلاف نہ آئے وہ مسلمہ اجماعی بھرے گا

ان کی عبارت یہ ہے؛ صحیح ہمارا قول ہے اس لیے کہ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنایت والے
مسافر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ آخر وقت
مک پانی کا انتظار کرے، اس کے خلاف کسی اور
صحابی سے مروی نہیں، تو اُن کا اجماعی مسئلہ قرار پائیا گا

حيث قال الصحيح قول الماروي عن علي
رضي الله تعالى عنه انه قال في مسافر
جنب يتأخر إلى آخر الوقت ولم ير و عن
غيره من الصحابة خلافه فيكون اجماعاً

بہ حال انکار اگر عدم ثبوت پڑی تو ثبوت حاضر۔ اور نقی نفع پر مبنی، تو نفع ظاہر۔ ہاں یہ رہ گیا کہ فرمودے
سماع موثقی کا انکار کیجئے یہ بیشک اصول معتزلہ ہی پر درست ہو گا۔ ولہذا بحر العلوم نے فرمایا اس بنا پر کہ
مردہ نہیں سنتا تلقین نہ ماننا مذہب باطل ہے کما سیاق نقلہ ان شاء اللہ تعالیٰ (آگے ان کی عبارت
ان شاء اللہ تعالیٰ نقل ہو گی۔ ت) لا جرم عما دعفیہ سے یہ علمائے دین و ائمۃ ناقدین جن میں نام صفار
و حاکم شہید و شمس الانہ و ظہیر کبیر و فرقۃ النفس و غیرہ کم امداد محتدیں میں، جب اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
بواز و استحباب تلقین کے قائل ہوئے اور بالیقین وہ ہم سے زیادہ روایات و درایات مذہب پر
آگاہ تھے، اور قطعاً اس کے خلاف پر اصلہ کوئی دلیل نہیں اور بیشک اس میں احیا و اموات مسلمین کا
فعف ہے، ذکر خدا ہے، رغم اعداء ہے، پھر و جانکار کیا ہے، تنزیلی درجہ انسانی کے لا یؤوربه و
لا ینہی عنہ (جائز و مباح ہو، نہ حکم ہونہ ممانعت۔ ت) باقی عدم جواز یا ممانعت حاشش اللہ محض
بے جدت،

ومن ادعى فعليه البيان هذاما عندى
جو اس کا مدئی ہو بیان اس کے ذمہ۔ یہ وہ ہے
والعلم بالحق عند رب والله تعالیٰ اعلم و
جو میرے علم میں ہے اور حق کا علم میرے رب کے

یہاں ہے۔ اور خداۓ برتر خوب جانتے والا ہے علمہ جل مجدہ اتم حکم۔

اور اس کا علم زیادہ کامل و محکم ہے، اس کا مجید جلیل ہے۔ (ت)
فصل چہاروسم اصل مسئلہ مسئولہ سائل میں۔ یعنی ارواح کرام کو ندا اور ان سے توسل و طلب عطا۔
یہ فصل بھی نقشیں دوازدہم کا ایک حصہ ہے کہ یہاں بھی کلام سلام کے سواب ہے مگر مثل فصل تلقین بوجہ
مہتمم باشان ہونے کے فصل جدراً گاہ قرار پائی واللہ الموفق۔

قول (۱۵۹ تا ۱۵۹) سیدی خواجہ حافظی قصل الخطاب پھر شیخ محقق جذب القلوب میں ناقل:

لیلیت موسیٰ بن الامام الیستہ آبا کرام علی موسیٰ بن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم جمیعاً سے عرض کی گئی مجھے
ایک کلام تعلیم فرمائی کہ اہل بیت کرام کی زیارت میں
عرض کیا کروں؟ فرمایا: قبر سے نزدیک ہو کر چالیں
پاتر تکریر کرہے پھر عرض کر سلام آپ پر اے اہل بیت
رسالت! میں آپ سے شفاقت چاہتا ہوں اور
آپ کو اپنی طلب خواہش و سوال حاجت کے آگے
کرتا ہوں، خدا گواہ ہے مجھے آپ کے باطن کریم و
ظاهر طاہر پر سچے دل سے اعتقاد ہے اور میں اللہ
کی طرف بڑی ہوتا ہوں اُن سب جن و انس سے جو محمد و آل محمد کے شمن ہوں صلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آل محمد
و بارک و سلم آئیں!

قول (۱۶۰ و ۱۶۱) سیدی جمال مکن قدس رہ کے فتاویٰ میں ہے:

محدث عمن یقہل حال الشدائی رسول اللہ او یاعلیٰ او یاشیخ عبد القادر مشاہ
کے وقت کہتا ہے یا رسول اللہ، یا علیٰ، یا شیخ
عبد القادر مثلاً آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں
نے جواب دیا: ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں
پکارتا اور ان کے ساتھ توسل کرنا امر مشروع و شے

سیلت عمن یقہل حال الشدائی رسول
هل هو جائز شرعاً ام لا فاجبت نعم
الاستفادة بالاولیاء و نداءُهم والتَّوْسُل
بِهِم امر مشروع و مرغوب لاینکرۃ الامکاير

مرغوب ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا
ذمہ انصاف اور بیشک وہ برکت اولیائے کرام سے
محروم ہے۔ شیعۃ الاسلام شہاب رمل انصاری شافعی
سے استفچا ہے تو اکہ عام دو گروہ خلیفیوں کے وقت
مثلاً یا شیعۃ فلاں کہہ کر پکارتے ہیں اور انہیاں و اولیاء
سے فریاد کرتے ہیں اس کا شرح میں کیا حکم ہے؟ امام
مددوہ نے فتویٰ دیا کہ انہیاں و مسلمین و اولیاء
صالحین سے اُن کے وصال شریعت کے بعد بھی

استحقاقات و استداد جائز ہے۔

او معاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام، و
سئل شیخ الاسلام الشہاب الرمل الانصاری
الشافعی عما یقع من العامة من قولهم
عند الشدائیا شیخ فلان و نحو ذلك
من الاستغاثة بالأنبياء والمرسلين
والصالحين فاجاب بما نصه الاستغاثة بالأنبياء
والمرسلين والولیاء الصالحين جائزۃ بعد
موتهما لجهة اهم ملخصا۔

قول (۱۶۲) علام خیر الملة والدين رملی حنفی استاذ صاحب در منوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فتاویٰ خیریہ میں فرماتے ہیں :

قولهم یا شیخ عبد القادر نداء في الموجب
لحرمتہ احمد ملخصا۔
وگوں کا کہنا یا شیخ عبد القادر یہ ایک نداء ہے
پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔

**قول (۱۶۳) سیدہ احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر علماء و اولیاء دیار مغرب سے ہیں اپنے قصیدہ
میں ارشاد فرماتے ہیں :**

میں اپنے مرید کی پڑیشاںیوں میں محبت بخشنے والا ہوں
جب تم زمانہ اپنی خوست سے اُس پر تحدی کرے۔
اور اگر تو شکلی و تکلیف و حشت میں ہو تو یوں نذاکر:
یا زروق، میں فراہم موجود ہوں گا۔

شاعر عبد العزیز محدث دہلوی صاحب اس شیراللہ کا حال اپنی کتاب بستان المحدثین میں یوں لکھتے ہیں:
شیعۃ او سیدی زیتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در حقِّ او
ان کے شیعۃ سیدی زیتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے

ان المریدی جامع لشیعاتہ
اذا ماسطا جور الزمان بنکتبته
وان كنت في ضيق و كرب و وحشة
فزاد بيازروق ات بسرعته

لہ فتاویٰ جمال بن عمر علی
کتاب اکراہہ والاستحسان
بستان المحدثین بحوال زروق حاشیہ بخاری زروق

بشارت داده کہ او از ایصال سبع است و باوصفت علو حال باطن تصانیف اور علوم ظاہر و نیزنا فع شدہ و مفید و کثیر افادہ ہے۔

مختصری کہ وہ ایک حلیل القدر شخصیت ہیں جن کا رتبہ کمال
بیان سے بالاتر ہے، وہ ان آخر صوفیہ محققین سے
ہیں جو حقیقت و شریعت کے جامع ہوئے، ان کی
شاعری پراجلہ علم فخر و مبارکات کرتے ہیں جیسے علامہ
شہاب الدین قسطلانی جن کا حال پہلے ذکر ہوا اور
شمس الدن لعلانی الخ۔ (ت)

قصیدہ خوشیہ کے طرز پر ان کا ایک قصیدہ بھی ہے جس کے بعض اشعار مدد ہیں۔ (ت)

بشارت داده که او از ایدال سبعده است و با وصفت
علو حال باطن تصانیع او در علوم ظاهره نیز نافرشده
و منفده و کش افتاده است

مکھ شمار تھا اسٹر کے بعد لکھا

پاچھلے مردے جلیل القدر است که مرتبیہ کمال او فوق الذکر است و او آخر محققان صوفیه است که بین الحقيقة والشرعیت جامع بوده اند و بشاعرگردی او اجلد علماء مفخر و مباری بوده اند مثل شهاب الدین قسطلانی که ساین حال او مذکور شده و سمس الدین لعله از

مکالمہ

او را قصیده الیست بر طور قصیده جیلانیه که بعضی ایات
او انست ^ت

اور وہی دوستی مذکور نہیں کیے۔

ن الحجاج اماں العمان کی سفینہ انہمار سے ناقل : ۱۷۵

الدعا عند قبور الصالحين والتشفع بهم
محمول به عند علمائنا المحققين من
آئمة الدين -

قول (۱۴۶ تا ۱۷۰) ا) باب و شرح باب و اختیار و فتاویٰ ہندیہ میں ہے : والله لفظ لا ولین فانہ اتم (الخاطر پہلی دو قوں کتابوں کے میں کیونکروہ زیادہ کامل ہیں ۔ ت) بعد زیارت فاروقی بقدر ایک بالشت کے

سرپا نے کی طرف پڑے اور وزیرِ جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑا ہو کر بعد اعادہ سلام و ذکر ماژہ اسلام عرض کرے :

اللہ تعالیٰ آپ دونوں صاحبوں کو ان خوبیوں کے عوض اپنی جنت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت عطا فرمائے اور آپ کے ساتھ ہمیں بھی، بیشک وہ ہر مرد والے سے زیادہ قدر والا ہے، اللہ آپ دونوں کو اسلام والی اسلام کی طرف سے بہتر بدلہ کرامت فرمائے، اسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں یارو! ہم اپنے نبی اور اپنے صدیقی اور اپنے فاروق کی زیارت کو حاضر ہوئے اور ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آپ دونوں سے توسل کرتے ہیں تاکہ حضور ہمارے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمائیں۔

یعنی حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف توسل کرے اور انھیں اپنی حاججوں میں شفیع بن اکبر حضور اقدس سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کرے۔

جزاکمااللہ عن ذلك مراجعته في جنته و ایانا معمکما برحمته انه ارحم الراحمین و جزاکمااللہ عن الاسلام و اهله خيرالجزاء، جثنا ياصاحبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اثریت لنہیانا و صدیقنا و فاروقنا و نحن نتوسل بکمالی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لیشفع لنا الى سرینا۔ اسی طرح مدخل میں ہے :

یتوسل بهمای النسبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم و یقد مہما بین بیدیہ شفیعین فـ حوانجہ

قول (۱۷) اشعة الملاعات میں فرمایا:

لیت شعری چہ می خواہند ایشاں باستھاد و امداد
کہ این فرقہ منکرند آں را آنچہ مامی فہمیں ازان این ست
کہ داعی کرنے والا خدا توسل کند برو حانیت ایں بندہ مقرب
یاند اکنڈا یں بندہ مقرب اک اے بندہ خدا و ولی فے شفاعت
کن مرا و بخواہ از خدا کہ بدہ مسکول و مطلوب مرا

اس کے دوست امیری شفاعت کیجئے اور خدا سے عا
کیجئے کہ امیر امطلوب مجھے عطا فرمادے۔ اگر یہ معنی
شرک کا باعث ہو جیسا کہ منکر کا خیال باطل ہے تو چاہے
کہ اولیاء اللہ کو ان کی حیاتِ دنیا میں بھی وسیلہ بنانا
اور ان سے دعا کرنا ممنوع ہو حالانکہ یہ بالاتفاق
مشتبہ و محسن اور دین میں معروف و مشہور ہے۔

ارواحِ کاملین سے استھادا اور استفادہ کے بلکے میں مشائخِ اہلِ کشف سے جو روایات و افاقت وارد ہیں وہ حصر و شمار سے باہر ہیں اور ان حضرات کے رسائل و کتب میں بذکور اور ان کے درمیان مشہور ہیں۔

ہمیں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں اور شاید
ہشت دھرم منکر کے لیے ان کے کلامات مسُود مند بھی
نہ ہوں — خدا ہمیں عافیت میں رکھے — اس
لرجوایک فرقہ کے روپ میں آج کل نخل آتے ہیں اور
حضرات کی پارگاہ میں توجہ کرنے والوں کو مشرک و

ہم نے اس مقام میں کلام طویل کیا منکروں کی ناکشاف
پورگڑھ کو کہ ہمارے زمانے میں محدودے چندا یے
پیدا ہوئے ہیں کہ حضرات اولیاء سے مدد مانگنے کے منکر
ہیں اور کہتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں اور انھیں اس پر کچھ علم
نہیں تو ہمیں اینے سے اٹکلیں راتے ہیں۔

اگر ایں معنی موجب شرک باشد چنانکہ منکر زعم می کند باید
کہ منع کر دہ شود تو سل و طلب دعا از دوستان خدا
در حالت حیات نیز و این مستحب و محسن است با تفاوت
و شائع است در دیں و آنچہ مردوی و محکم است از
مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح محل استفادہ
از ان خارج از حصر است و مذکور است در کتب و
رسائل ایشان مشهور است میان ایشان حاجت
نیست کہ آزاد کرنیم و شید کر منکر متعصب سود نکند
اور اکھلات ایشان عافان اللہ من ذلک کلام دریں مقام
یکدعا طلب کشید رغم منکران کہ در قرب ایں زیان فرقہ
پیدا شد قائد کم منکراندا استمداد و استعانت را از
اویا یے خدا و متوجهان بجناب ایشان را مشرک بخدا
عبدۃ اصنام می دانند و می گویند آنچہ می گویند اعظم قطا
مقام میں کلام طویل ہوا ان منکر کی تردید و تذمیل کے پیش
اویا اللہ سے استمداد و استعانت کا انکار کرتے ہیں ا
بروکریکو.011
بُت پرست سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جو کہتے ہیں احمد

او شرح عربي ميس اسس مضمون اخبار كويتية ادا فرمياما ،
انها اطلت الكلام في هذه المقامات غبما لافت
المنكريين فانه قد حدث في نس ما نناشر ذمة
ينكسون الاستناد من الاوليات ويقولون
ما يقولون وما لهم على ذلك من علم انهم
الآخر صمون .

اسی طرح جذب القلوب شریف میں معنی توسل واستمداد بوجہ مذکور سیان کر کے فرمایا:
و ورد نص قطعی دروے حاجت نیست بلکہ عدم اس بارے میں نص قطعی کی ضرورت نہیں بلکہ اس کی
نص بر منع آن کافی است یہ مانعت پر نص نہ ہونا ہی کافی ہے۔ (ت)

قول (۱۷۲) شیخ الاسلام حنفی مائتہ مسائل میں علمائے محدثین سے شمار کیا اور ان کی کتاب کشف الغطاہ پر جا بجا اعتماد و اعتبار کیا، اسی کشف الغطاہ میں فرماتے ہیں:

استمداد سے انکار کی کوئی صحیح وجہ نظر نہیں آتی،
منکر شود تعلق رُوح و بدن را بالکلید و آس خلاف
منصوص است و بری تقدیر زیارت و رفتان لقبور تہ
لغو و بے معنی گردد و اس امرے دیگر است کہ تمام
اخبار و آثار داں برخلاف آئست و نیست صورت
استمداد منکر ہیں کہ محتاج طلب کند حاصلت خود را
از جناب عوت الہی بواسل روحا نیت بندہ مقرب
یا نداکند آن بندہ را کہ اسے بندہ خدا و ولی و سے
شفاعت کن مراؤ بخواه از خداۓ تعالیٰ مطلوب مراد
و دروے یچ شاہزادہ شرک نیست جانچ منکر و تم
کرده اھم بالاتفاق۔
اور میرے مطلوب کے لیے خدا سے دعا کیجئے۔ اس میں تو شرک کا کوئی شاہزادہ بھی نہیں جیسا کہ منکر کا وہم و خیال
ہے اہ ملقطاً (ت)

قول (۱۷۳) سیدی محمد عبد ربی مدخل میں دربارہ زیارت قبور انبیاء سابقین علیهم الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

یا تی الیهم الزائر و یتعین علیه قصد هم
من الاماکن البعیدة، فاذاجاء الیهم

پھر جب حاضری سے شرف یا بہو تو لازم ہے کہ ذلتُ
انکسار و محنت اور فقر و فاقہ و حاجت و یہ چار گوں
فروتنی کو شعار بنائے اور ان کی سرکار میں فریاد کرے
اور ان سے اپنی حاجتیں مانگئے اور لیکن کرے کہ ان
کی برکت سے اجابت ہو گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
درکشادہ ہیں اور سنتِ الہی جاری ہے کہ ائمکہ ہاتھ پر
اور ان کے سبب سے حاجت و الہی ہوتی ہے والحمد للہ رب العالمین۔

فصل پانزدہم بقیہ تصریحات سماع اموات میں۔

قول (۲۳) اتا ۱۸ امام خاتمة المجتهدین نقیۃ الملۃ والدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شفار السقام کے باب تاسع فی حیاة الانبیاء میں ایک فصل "ما ورد فی حیاة الانبیاء" دوسری فصل حیات شہداء اور میون وضع کر کے فصل ثالث تمام اموات کے سماع و کلام و ادراک و حیات میں وضع کی اور اس میں احادیث صحیحہ صحیحہ بخاری و مسلم وغیرہ میں علم و سماع موقی ثابت کر کے فرمایا:

باجلدی یہ سب امور قدرتِ الہی میں ممکن ہیں اور بیشک
تعالیٰ وقد وردت بها الاختصار الصبححة فیحجب التصدیق بها۔
وعلى الجملة هذه لا مور ممكنة في قدرة الله تعالى وقد وردت بها الاختصار الصبححة

فصل اول میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی تحقیق کر کے آخر میں فرمایا:

اما الادراکات كالعلم والسماع فلا شك ات ذلك ثابت لساڑ الموتى فكيف بالأنبياء.
ربه ادراکات جیسے علم و سماع، یہ تو یقیناً تمام
اموات کے لئے ثابت ہیں پھر انبیاء تو انبیاء ہیں
علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

۱۴۵ امام جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں اس جانب کا یہ قول نقل کر کے تقریر فرمائی، امام زین الدین مراغی جنہیں شرح مواہب میں المحدث العالمه التحریر کہا اس جانب کی یہ تحقیقی انتی نقل

لہ المدخل فصل فی زیارة القبور دارالكتاب العربية بیروت ۲۵۱-۲۵۲/۱

لہ شفار السقام الفصل الثالث فی سائر الموتی نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۰۳

۱۴۶ « الباب التاسع الفصل الاول » ص ۱۹۲-۱۹۱

کر کے فرماتے ہیں:

انہ مما یاعز و جودہ و فی مثله فلینا فس
یہ نایاب تحقیق ہے اور چاہئے کہ ایسی ہی چیز میں نہ است
المتناقسوت - ۱۷۶

امام احمد قسطلانی نے مو اہب شریف میں امام سبکی کا وہ ارشاد میں اور امام زین الدین کی یہ جملہ تحسین
استناداً نقل کی، پھر علام عبد الباقی زرقانی نے شرح مو اہب میں اس کی تقریر و تائید میں حدیثیں نقل کیں۔

قول (۱۷۹) امام مددوح نے باب مذکور کی فصل غامس میں فرمایا:

اس سب سے معقصو دمودت کے بعد سماع وغیرہ صفات
کی تحقیق تھی کہ بعض لوگ کھن لے گئے ہیں ان اوصاف
کے لئے زندگی شرط ہے تو بعد موت کیونکہ حاصل
ہوں گے حالانکہ یہ پورا خیال ہے، ہم یہ نہیں کہتے
کہ جو چیز مردہ ہے وہ سُنتی ہے، بلکہ یہ کہتے
ہیں کہ بعد مرگ سماع اس کے لیے ثابت ہے
جو زندہ ہے یعنی روح، یا تو تہاود ہی جب بدن
الروح وحدہ حالہ کو بِحَمْدِ اللّٰہِ وَبِسْمِ اللّٰہِ میتتا
او متصلة بالبدن حالة عود الحياة اليه۔
بدن کی طرف عود کرے۔

قول (۱۸۰) علامہ قزوئی سے جذب القلوب میں ہے کہ انہوں نے بہت احادیث ذکر کے فرمایا:
جیسے ایس احادیث دلالت دار دیر انکہ اموات را
اور اک سماع حاصل سست و شک نیست کہ سمع
از اعراضی سست کہ مشروط است بحیات پس ہم جی
اند، ولیکن حیات ایشان در مرتبہ کمتر از حیات

علہ یونسی شیخ محقق نے مدارج میں یہ قول علماء سے نقل فرمایا ۱۲ منہ (م)

شہداء سے کم درج کی ہے اور حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ
علیہم کامل تر از حیات شہداء است یہ ۱۸۱

قول (۱۸۲) امام قرطبی پھر امام سیوطی قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے کے مسلمین فرماتے ہیں:
وقد قيل ان ثواب القراءة للقارئ وللميمت
ثواب الاستماع ولذلك تتحقق الرحمة، قال الله
تعالى و اذا أقرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا
لعلمكم ترحمون ولا يبعد منكم الله تعالى ان
يلحقه ثواب القراءة والاستماع معاً۔

کے لیے اس کا اجر ہے کہ اس نے کان لگا کر قرآن سنا
اور اسی لیے اس پر رحمت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سُنُوا و رُچِّبْ رہو
شاید تم پر مہر ہو اور کچھ یہ بھی خدا کے کرم سے دُور نہیں
کہ مردے کو قرأت و استماع دونوں کا ثواب پہنچائے۔

اقول ثواب قرأت پہنچے پر جنم نہ کرنے کا باعث یہ کہ وہ شافعی المذهب ہیں اور سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے نزدیک عبادات بدینیہ کا ثواب نہیں پہنچا، مگر جو راست قائل اخلاق و عورم ہیں، اور یہی مذہب ہمارے امام
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے یہاں تک کہ خود محققین شافعیہ نے اس کی ترجیح و صحیح کی منهم السیوطی فی ائمۃ الغرب
(ان یہیں ایک امام سیوطی ہیں جنہوں نے ائمۃ الغرب میں سکی و حکمیت ہے) تو ہمارے نزدیک شک نہیں کہ میت کو تلاوت کا بھی ثواب پہنچتا ہے۔

قول (۱۸۳) مرفقات میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم و سماع کا ذکر کر کے فرماتے ہیں، سائر الاموات
ایضاً سیمعون السلام والکلام سب مردے سلام و کلام ہے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ سب مسائل احادیث صحیحہ
آثار صریح کے ثابت ہیں۔

قول (۱۸۴) علامہ حلی سیرۃ الانسان العیون میں امام ابو الفضل خاتم الحفاظ سے ناقل، مہ
سماع موقع کلام الخلق حق قد
اموات کا کلام مخلوق کو سُننا حتی ہے بیشک اس
جائت به عندنا الا شارف الکتب
باب میں ہمارے پاس کتابوں میں حدیثیں آئیں۔

قول (۱۸۵) ملک العلماء بحر العلوم مولانا عبد العلی الحننوی مرحوم ارکان اربعہ میں فرماتے ہیں:

۱۔ جذب الطوب	باب چمار و ہم	مشی نوکشوار رکھنے	۲۰۶ - ص
۲۔ شرح الصدور	باب فی قرائۃ القرآن ملیت الخ	خلافت اکیدہ می سوات	۱۳۰ - ص
۳۔ مرقاة شرح مشکوٰۃ	باب الجعد فصل ۲	مکتبہ امدادیہ ملتان	۲۳۸ / ۲
۴۔ انسان العیون	باب بد الاذان	مصنفہ البابی مصر	۲۳۵ / ۲

اس بنا پر کہ بعض نے کہا مردہ نہیں سنتا، تلقین سے انکار مذہب باطل ہے۔

وماقیل ان التلقین لغولان المیت لا یسمع
فهذا باطل

قول (۱۸۶) زہر الرئی شرح سنن نسائی میں بعد تحقیق و تفصیل نقل فرمایا:

تو ثابت ہوا کہ کچھ منافات نہیں اس میں کہ روح علیہن
یا جنت یا آسمانوں میں ہوا اور اُس کے ساتھ بدن
سے ایسا اتصال رکھ کر سمجھے، مُسْنَه، نماز پڑھے،
قرآن مجید کی تلاوت کرے، اس سے تجھب یوں ہوتا ہے
کہ دُنیا میں کوئی بات اس کے مشابہ نہیں پاتے،
حالانکہ برزخ و آخرت کے کام اُس روشن پر نہیں
وجود دیا میں دیکھی بھالی ہے۔

فثبت بہذا اللہ لامنافاة بین کون الروح ف
علیین او الجنة او السماء وان لها بالبدن
اتصالاً بحیث تدرك وتسمع وتصل وتفرا
وانما يستغرب هذا لكون الشاهد البدني
ليس فيه ما يشاهد به هذا او امور البرزخ
والآخرة على نمط غير المأمور في الدنيا.

قول (۱۸۷) ۱۸۹ علامہ عبد الرؤوف تیسیر میں قائل اور مولانا علی قاری هرقاہ میں قاضی سے ناقل:
(اور الفاظ مناوی کے ہیں۔ ت) پاک جانیں جب بدن
کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں ملا، اعلیٰ سے مل جاتی
ہیں اور ان کے لئے کوئی پرده نہیں رہتا سب کچھ ایسا
کام مشاهد ہے۔

واللفظ للمناوی النقوص القدسيّة اذا تجزأ
عن العلاقتين البدنية اتصلت بالملاء الاعلى
ولم يبق لها حجاب فترى وتسمع الحكمة
الى المشاهدة

قول (۱۹۰) مرقاة شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث: لا یسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء
الأشهد له يوم القيمة كحدث علام ابن ملک م منقول تذکیرہما فی سیاق النفع لتعییم الاحیاء و
الاموات لیعنی حدیث شریعت کا یہ مطلب ہے کہ زندہ جن اور زندہ آدمی اور مردہ جن اور مردہ آدمی جتنے لوگوں کو
مؤذن کی آواز پہنچتی ہے اور وہ اس کی اذان سُنّتے ہیں سب روز قیامت اُس کے لیے گواہی دیں گے۔
یہاں تصریح ہوتی کہ بعد موت علم و سماع کا باقی رہتا کچھ بنی آدم سے خاص نہیں جن کے لئے بھی حاصل ہے۔

اور واقعی ایسا ہی ہوتا چاہے لانعدام المخصوص (کیونکہ کوئی دلیل تخصیص نہیں۔ ت)

قول (۱۹۸ تا ۱۹۱) امام ابی عیل پھر امام سہیقی پھر امام سہیل پھر امام قسطلانی پھر امام علامہ شامی پھر علامہ زرقانی نے سماجِ موقی کا اثبات کیا اور دلیل انکار سے جواب دے کہما یا ظہر بالمراجعۃ الالام مشاد و المواهب و شرحہا وغیرہ ذلك من اسفار العلماء (جیسا کہ ارشاد الساری شرح بخاری، موہبہ لدینیہ، شرح موہبہ لدینیہ اور ان کے علاوہ کتب علماء کے مطالعہ سے معلوم ہو گا۔ ت) موہبہ میں امام ابن جابر سے بھی اثباتِ سماج نقل کیا۔ امام کربانی، امام عسقلانی، امام حنفی، امام قسطلانی نے شروح صحیح بخاری اور امام سنادی، امام سیوطی، علامہ حلی، علی قاری، شیخ حنفی وغیرہ علمائے اس کی تحقیقیں فرمائیں۔ اذ انجا کہ یہ اقوال اُن مباحثت سے متعلق جھیں اس رسالہ میں دور آئندہ ریگمول رکھا ہے لہذا ان کی نقل عبارات متوی رہی والله الموفق۔

قول (۱۹۹) جذب القلوب شریعت میں ہے :

تمام اہل سنت و جماعت اعتقاد دارند بہ ثبوت تمام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ علم اور سماحت ادراکات مثل علم و سماج مرسأۃ اموات رائی جیسے ادراکات تمام مُردوں کے لئے ثابت ہیں (ت)

قول (۲۰۰) جامع البرکات میں فرمایا :

کہودی می گوید کہ تمام اہل سنت و جماعت اعتقاد دارند بہ ثبوت ادراک مثل علم و سمع و بصیر مسأۃ اموات را از آحاد بشر انتہی۔ والحمد لله رب العالمین۔

والحمد لله رب العالمین (ت)

فقرہ غفران اللہ تعالیٰ نے جن سو ائمہ و علماء کے اسماء طبیبہ گذائے تھے بحمد اللہ اُن کے اور ان سے علاوہ اور ان کے بھی اقوال عالیہ دو سو شمار کردے اور ایفائے وعدہ سے سبک دوش ہوا۔

تبییہ : ناظرگمان نہ کرے کہ ہمارے تمام دلائل اسی قدر بلکہ جو نقل نہ کیا وہ بیشتر و اکثر پھر فقرہ غفران اللہ تعالیٰ القدر نے اس رسالہ میں یہ الرزام بھی رکھا کہ جو آثار و احادیث و اقوال علماء قدم و حدیث خاص حضور پر نور سید عالم حی باقی روح مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات عالی و علم عظیم و سمع عبیل و بصیر کرم میں وارد انھیں ذکر نہ کرے تھیں وجراء :

اولاً مسلمانوں پر نیک گمان کر خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی کلمہ کو مثل سائر اموات نہ جانے گا، ارباب طالع ذکر ارواحِ موتی کو جاد سمجھتے ہیں شاید یہاں اس کا مغضوبہ مبغوضہ سے انھیں بھی احتراز ہو، اور معاذ اللہ جسے نہ ہو تو استغفار اللہ، ایسا شقی اللہ یم قابل کلام و خطاب نہیں بلکہ اس کا جواب اللہ کا عذاب والیعاً ذا رب العالمین۔

ثانیاً واللہ فقیر کو حیا آئی کہ حضور پُنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ایسی بحث "لَا تَعْمَلْ میں بطور خود شامل کرے، یا ان دوسرے کی طرف سے ابتداء ہو تو انہما رحمت میں مجبوری ہے۔

ثالثاً وہاں دلائل کی وجہ کثرت کو نطاقد نطق بیان سے عاجز۔ پھر انھیں اقوالِ پرقناعت بس کہ جس سرکار کے غلام ایسے "العظمة لله" اس کا پوچھنا ہی کیا ہے آخر انھیں یہ مارج و معارج کس نے عطا کئے، اسی سرکار ابد قرار نے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آله و محبہ وابنہ الاکرم سیدی و مولوی الغوث الاعظم، والحمد للہ رب العالمین۔

فوج دوم اقوالِ بخار و علاء الدخان عزیزی میں۔ یہاں اقوالِ مختلط مذکور ہوں گے ناظران کے مطالب کو فصولِ نوع اول پر تقسیم کر لے۔ سردست مُؤْمِنْ مُقاَلُ أَنْ کے بھی حاضر کرتا ہوں و باللہ التوفیق۔

وصل اول — مقال (۱) شاہ ولی اللہ فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں :

اذا انقلوا الى البترخ كانت تلك الاوضاع و جب بزرخ کی طرف انتقال کرتے ہیں یہ وضعیں اور العادات والعلوم معهم لا تفارق قائم۔ عادیں اور علم سب ان کے ساتھ ہوتے ہیں جبda نہیں ہوتے۔

مقال (۲) اُسی میں ہے :

اذا امات هذ الباسع لا يفقد هو ولا براعته بل كل ذلك بحاله۔

مقال (۳) اُسی میں ہے :

كل من مات من انكميل يخلي الى العامة انه فقد من العالم ولا والله ما فقد بل

تعوہر و قوی ۱

گمان نہیں بلکہ اور جو سہ دار قوی ہو گیا۔

مقالات (۴) شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں :

چوں آدمی میر دروح را اصلاً تغیر نہیں شود چنانچہ جب آدمی مرتا ہے روح میں بالکل کوئی تغیر نہیں ہوتا، جس طرح پہنچے حامل قوی بھتی اب بھی ہے اور جو شعور و ادراک اُسے پہنچتا ہے اب بھی ہے بلکہ اب زیادہ صاف اور روشن ہے اصل ملخصہ

حالةم دار دبلک صاف ترو روشن تر لاملا خفہ
حالا ہم دار دبلک صاف ترو روشن تر لاملا خفہ

(ت)

مقالات (۵) تحفہ اشاعریہ میں فرماتے ہیں :

چوں روح از بدن جُدا شدقوائے نباتی ازو جبد
می شوند نہ قوائے نفسانی و حیوانی و اگر وجود قوائے نفسانی و حیوانی فیضانیاً یا بقاً مشروط باشد بوجود قوائے
نباتی و مزاج لازم آید کہ ملائکہ راشعور و ادراک و حسے
و حرکت و غصب و دفع منافر بناشد پس حال ارواح
در عالم قبر مثل حال ملائکہ است کہ بتوسط شکلے و بینے
کارمی کنند و مصدر افعال حیوانی و نفسانی می گردند
بے انکہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ باشندہ

www.alhazratnetwork.org

سے کام کرتے ہیں اور نفس نباتی کے بغیر ان سے حیوانی و نفسانی افعال صادر ہوتے ہیں۔ (ت)

مقالات (۶) قاضی شناس اللہ پانی پتی جن سے مولوی اسماعیق نے مائتہ مسائل و ارجاعین میں استناد کیا
اور جناب مرزا صاحب ان کے پیرو مرشد و مدد و عظیم شاہ ولی اللہ صاحب نے مکتوب ۵ میں انھیں فضیلت و
ولایت مآب مروج شریعت و منور طریقت و نور بحیم و عسیز ترین موجودات و مصدر انوار فیوض و برکات لکھا اور
منقول کہ شاہ عبدالعزیز صاحب انھیں بھیقی وقت کتے، رسالہ تذكرة الموتی میں لکھتے ہیں :

اویسا ر گفت اند اروا احنا ابسونا یعنی ارواح ایشان اویسا ر فرماتے ہیں : ہماری روح ہی ہمارا جسم ہے ،

محمد سعید تاجران کتب کراچی

تحقيق شریعت الخ

اخنافی دارالکتب لاں کنوں دہلی

له فیوض الحرمین آیت ولا تقولوا لمن يقتل

سیمیل اکیڈمی لاہور

۳ تفسیر عزیزی بابہشتم در معاد الخ

ص ۲۳۹-۳۰

یعنی ان کی روحیں جسموں کا کام کرتی ہیں اور بھی جسام انتہائی لطافت کی وجہ سے رُوحوں کے رنگ میں جلوہ نہ ہوتے ہیں۔ اولیاً بتاتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ ان کی روحیں زمین، آسمان اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے قبریں ان کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی، بلکہ کفن بھی سلا رہتا ہے۔ ابن ابی الدنيا امام مالک سے راوی ہیں کہ "مومنوں کی روحیں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں"۔ مومنین سے مراد کاملین ہیں، حق تعالیٰ انکے جسم کو رُوحوں کی قوت عطا فرماتا ہے، وہ قبروں میں نماز ادا کرتے ہیں، ذکر کرتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں۔ (ختم تبلیغیں)۔ (ت)

کاراجساد می کند و گاہی احساد از غایت لطافت
برنگ ارواح می برآید می گویند کہ رسول خدا را سایہ
نبود حملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارواح ایشان
از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند می روہ
و بسبب سہیں حیات اجساد آنہار اور قبر خاک
نمی خور دبکل کفن ہم میخاند ابن ابی الدنيا از مالک روا
نحو، ارواح مومنین ہر جا کہ خواہند سیر کند
مراد از مومنین کاملین اندھی تعالیٰ اجساد ایشان
را قوت ارواح می دهد در قبور نماز می خوانند و
ذکر می کند و قستان می خوانند احمد ملخصاً
کو رُوحوں کی قوت عطا فرماتا ہے، وہ قبروں میں نماز ادا کرتے ہیں، ذکر کرتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں۔ (ختم تبلیغیں)۔ (ت)

مقال (۷) تفسیر عزیزی میں ارواح انبیاء، اولیاً و عام صلحاء علی سیدہم و علیهم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے کہ بعض علیتین اور بعض آسمان و زمین اور بعض جواہ زمزم میں ہیں، لکھتے ہیں :
ان رُوحوں کو قبر سے بھی ایک تعلق رہتا ہے جس کے سبب زارین، عزیزیوں اور دوستوں کی آمد کا انھیں علم ہوتا ہے اور ان سے انھیں انس حاصل ہوتا ہے اس لیے کہ مکان کی دُوری و نزدیکی رُوح کے لیے اس اور اک سے مانع نہیں ہوتی۔ انسان کے وجود میں اس کی مثال رُوح بصر ہے جو ہفت آسمان کے ستارے گنجیوں کے اندر سے دیکھ سکتی ہے۔ (ت)

زیارت کندگان واقارب و دیگر دوستان بر قبر مطلع و متناس می گردند و زیرا کہ رُوح را قرب و بعد مکافی مانع ایس دریافت نمی شود و مثال آں د دیجود انسان روح بصری است کہ ستارے ہفت آسمان را درون چاہ می تو ان دید۔

یہ پچھلا جملہ زیادہ قابلِ لحاظ ہے۔

لہ تذكرة الموتی والصبور اردو ترجمہ مصباح النور باب رُوحوں کے بھرنے کی بیکاری کے بیان میں فوری کتب خانہ لاہور ص ۶۵، ۶۶
۷۰ تفسیر عزیزی پارہ علم تحت ان کتاب الابر الفی علیین مسلم بکٹ پولالیں کنوان دہلی ص ۱۹۳

مقال (۸) مظاہری ترجیح مشکوٰۃ میں ہے: پانچویں قسم مہربانی اور اُنس کے لیے ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی گزرے اور قبرِ مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرے تو پہچانتا ہے وہ اس کو اور جواب سلام کا دستا ہے۔ وعزاً للإمام الترمذی (اس ربانی امر فوادی کا حوالہ دما ہے۔ ت)

مقال (۹) مولوی اسحاق صاحب نے اربعین میں عورتوں کے لیے زیارت قبر مطلقاً منوع بھرا نے کو
نصاب الاختساب سے نقل کیا کہ جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتی ہے طونہ ہوتی ہے جب نکلتی ہے چار طرف سے
شیاطین اُسے گھیر لیتے ہیں وادا انت القبر یعنہا دروح المیت اور جب قبر پر آتی ہے میت کی روح اسے
لغعت کرتی ہے۔ اپنا دعاۓ اخلاق ثابت کرنے کو نقل فکر گئے مگر ز دیکھا کہ اس نے جادیتِ موٹی کا خاتمہ کر دیا۔
کلام مذکور صاف و مل واضع ہے کہ میت حضور زائر مطلع ہوتا ہے اور یہ بھی پہچانتا ہے کہ یہ مرد ہے یا عورت، اور
اس کے لیے حافظاً سے رشان بھی ہوتا ہے ہمارا تک کہ زن زائرہ رلغعت کرتا ہے۔

مقال (۱۰) مرتضیٰ جانجہان اپنے ملفوظات میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہتے ہیں :
 یک بار قصیدہ درمذہ ایشان گفتہ بودم عنایت بسیار ایک بار ان کی مدح میں ایک قصیدہ عرض کیا تھا ،
 اس فقیر کے حال پر بہت عنایت فرمائی اور تو اضافہ بحال فقیر غمودہ از رفے تو اضع فرمودند مالائی اینہم فرمایا کہ محترم اس ساری ستائش کے لائق نہیں۔ (ت)
 ستائش نہ سست

مقال (۱۱) اسی میں حضرت مولیٰ علی حرم اللہ تعالیٰ و جمہ الکریم کی نسبت کہا :
یک بار قصیدہ بجناب الشان عرض نہ کیا تھا لیکن بالآخر کی بارگاہ میں ایک قصیدہ عرض کیا۔ (ت)

مقال (۱۲) شاه ولی اللہ حمد اللہ الی اعلم من لکھتے ہیں :

اذامات الانسان كان للنسمة نشأة اخرى
فيneath قيض الروح لا لاهى فيها قوة فيما بقى
من الحس المشترك تكفى كفاية السمع و
البصر والكلام

باب زيارة القبور فصل ا ملکہ بن محمد ایشیہ سنتہ لاپور ۱/۱۴-۱۹

۳- مسائل اربعین معاشر و ترجمه

سه ملغوظات مرزا منظر جان جناس از کلات طیبات
مطبع مجتبیانی دلب
ص ۸

مقال (۱۳) مولانا شاد عبدالحق در صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع القرآن میں زیر کریمہ و مانست بمسمع من فی القبور فرماتے ہیں جو حدیث میں آیا ہے کہ مردوں سے سلام علیک کرو وہ سنتہ ہیں۔ اور بہت جگہ مردوں کو خطاب کیا ہے، اس کی حقیقت یہ ہے کہ مردے کی روح سُنتی ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑوہ نہیں سُن سکتا ہے۔ **وصل ووم** بعاتے تصرفات و کرامات اولیاء بعد الوصال میں۔

مقال (۱۴) شاہ ولی اللہ ہمیعت میں لکھتے ہیں :

اویائے امت و اصحاب طریقت میں سب سے زیادہ
وقیعیتیت — جس کے بعد تمام راہ عشق مرد کو ہر یون طور
پراسی نسبت کی اصل کی طرف مائل اور کامل ترین طور
پراسی مقام پر قائم ہو چکی ہے، حضرت شیخ محمدی الدین
عبد القادر جیلانی اند ولہذا اگفتہ اند کہ ایشان
در قبور خود مثل احیاء تصرف مے کنند۔
کریمپی قبروں میں رہ کر زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں۔

در اولیاء امت و اصحاب طریق اقوی کیکہ بعد
تمام راہ جذب باکد و جوہ باصل ایں نسبت میں کردہ
و در آنجا بوجرا تم قدم زدہ است حضرت شیخ محمدی الدین
عبد القادر جیلانی اند ولہذا اگفتہ اند کہ ایشان
در قبور خود مثل احیاء تصرف مے کنند۔

مقال (۱۵) حجۃ اللہ البالغہ میں اہل برزخ کو چار قسم کر کے لکھا:

جب مرتے ہیں علائی بد فی منقطع ہو کر ملائکہ سے ملتے
او رُکنیں میں سے بہ جاتے ہیں، جس طرح فرشتے
یسعون فیہ و سر بما اشتغل هُو لا با علام
کلمۃ اللہ و نصر حزب اللہ و سب ما کان لهُم
یہ بھی کرتے ہیں اور جن کاموں میں ملائکہ سعی کرتے ہیں یہ
لمة خیر بابن آدم۔ ملخصاً۔
کرنے اور اس کے اشکار کو مدد دینے یعنی جہاد و قتل کفار و امداد مسلمین میں مشغول ہوتی ہیں اور کبھی بھی آدم سے
اس لیے نزدیک و قریب ہوتی ہیں کہ ان پر افاضہ خیر فرمائیں۔

مقال (۱۶) تفسیر عزیزی میں ہے :

بعض از خواص ولیاً اللہ را کہ جا رجہ تکمیل و ارشاد بني نوع
خود گردانی مانوریں حالات (یعنی بحالات عالم برزخ) تکمیل و ارشاد کا ذریعہ بنایا ہے ان کو اس حالات میں
لئے موضع القرآن و مانست بسم من فی القبور کے تحت ممتاز بھپنی کشمیری بازار لاہور ص ۲۸۰

لئے ہمیعت ہمع ۱۱ اکادمی شاہ ولی اللہ جید را باد ص ۶۱

لئے حجۃ اللہ البالغہ باب اختلاف احوال الناس فی البرزخ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۵

ہم تصرف در دنیادا و استغراق آنہا بھت کمال (یعنی عالم بزرگ کی حالت میں) دنیا کے اندر تصرف و سعیت مدارک آنہا مانع توجہ باسیں سمت نبی گردیلے بخشش ہے اور مشابہة الہی میں ان کا استغراق اس جانب توجہ سے مانع نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کے مدارک بہت زیادہ و سعیت رکھتے ہیں۔ (ت) یہی وہ عبارت ہے جس کے سبب مولوی منکر صاحب نے بھی بعض اموات کے لیے زیادت اور اگ گوارا کی تھی۔

مقال (۱۷) مزا منظر صاحب اپنے مکتبات میں فرماتے ہیں، بعض ارواح کاملاں را بعد ترک تعلق اجساد آنہا دیں جسموں سے ترکِ تعلق کے بعد بھی بعض ارواح کاملين کا نشأۃ تصرف باقی است انہیں تصرف اس دنیا میں باقی ہے الخ (ت)

مقال (۱۸) میان اسماعیل دہلوی صراطِ مستقیم میں حضرت جناب مولیٰ مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کی نسبت خدا جانے کے لئے یوں ایمان لاتے ہیں:

سلطان سلاطین کی سلطنت اور حکام کی حکومت میں حضرت علی در سلطنت سلاطین و امارت امراء ہمت ایشان را (کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم) کی ہمت کو ایسا دخل ہے دخل ہست کہ بر سیا میں عالم ملکوت مخفی نیست جو عالم ملکوت کی سیاحت کرنیوالوں پر مخفی نہیں۔ (ت)

مقال (۱۹) اُسی میں شوکت و غلطت جناب مرتضوی لکھ کر کہا:

شان جناب شیخین لیں بلند یہ سبیت ابہت و جلال مذکورست تمشیش بظاہر مرتبہ امیر کبریست کر فارغ از امور سیاست گردیدہ طازم بادشاہ گشته یہ سبیت کیکہ قائم بر خدمات مشغول بکار پڑا زی است اگرچہ شوکت ظاہر ہے و کثرت اتباع در حق ایں مصائب پر سبیت آں امیر اعظم قائم بخدمات اقل قلیل است لیکن در عزت و وجہ است فوق است چرخی الحقيقة

- ۱۔ قفسی عزیزی سخت والقرادا اتنی سلیم بک ڈپو، لال کنوان دہلی ص ۲۰۶
 ۲۔ مکتبات مزا منظر جانجناں میں کلات طیبات مکتب ۱۳ مطبع محتبائی دہلی ص ۲۴
 ۳۔ صراطِ مستقیم پدایت شانیہ در ذکر بدعا تیکہ انہیں المکتبۃ السلفیۃ لاہور ص ۵۸

اک امیر با جگی شوکت و حشمت و اتباع خود گویا از اتباع
آن مصاحب سنت نیز اک مشورت و تدبیرش در پرہز
عورت و وجہ است میں یہ اس سے بالاتر ہے۔
اتبع بادشاہی جاری و ساری است امداد
اس لیے کہ وہ امیر اپنی تمام تر شوکت و حشمت اور تابع داروں
کے باوجود گویا اس مصاحب کا ایک تابع دار ہے اس لیے کہ اس کا مشورہ اور اس کی تدبیر بادشاہ کے تمام تابع داروں
میں جاری و ساری ہے۔ (ختم تبلیغیں) - (ت)

مقال (۲۰) مظاہر الحجی میں ہے : تیسری قسم زیارت کی برکت حاصل کرنے کے لیے ، وہ زیارت اچھے لوگوں
کی قبروں کی ہے اس لئے کہ ان کے لئے برزخ میں تصرفات و برکات بے شمار ہیں و عزاداری اللامان النسوی (لے
امام نوی کے حوالے سے لکھا ہے - ت)

وصل سوم بعد وصال اولیاء کے فیض و امداد میں۔

مقال (۲۱ متأخر ۳۱) شاہ ولی اللہ و مولی خرم علی نے کہا : غفتر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر
سے ہوئے عزیزی میں فرمایا :

ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا می یابندگہ۔ اہل حاجات اپنی مشکلوں کا حل ان سے پائے ہیں (ت)
دو توں شاہ صاحبوں پھر مولی خرم علی نے کہا : اولیست کی نسبت قوی و صیحہ ہے روحی فیض ہے اور روحانیت
سے تربیت ہے مخصوصاً۔

عزیزی میں لکھا ہے : ازاولیا یعنی مدفنین انتقالی جاری (دفن ارشادہ اولیاء سے نفع یابی جاری
ہے - ت) ۲۹

مرزا منظر صاحب مولی علی کرم اللہ و بھر کی نسبت مظہر، قصیدہ عرض نعمود نواز شہرا فرمودند (میں نے

لہ صراط مستقیم	ہدایت شانیہ	المکتبۃ الالفیہ لاہور	ص ۵۹ - ۵۸
لہ مظاہر حق	باب زیارة القبور	دین محمد ایشہ ستر لاہور	۱۶/۱
لہ شفار العلیل ترجمہ القول الجميل	کشف قبور واستفاضہ دان	ایک ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۲۲
لہ تفسیر عزیزی پارہ عم	تحت والقر اذ التقت	مسلم بک ڈپو لال کنویان دہلی	ص ۲۰۴
لہ شفار العلیل ترجمہ القول الجميل فصل ۱۱	سلسلہ طریقت مصنف	ایک ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۸۸
لہ تفسیر عزیزی پارہ عم	استفادہ ازاولیا مدنیں	مسلم بک ڈپو لال کنویان دہلی	ص ۱۲۳
لہ ملفوظات مرزا منظر جانچان ان از کلمات طیبات ملفوظات حضرت ایشان	طبع محبتی دہلی		ص ۸۷

ایک قصیدہ عرض کیا، بڑی نوازشیں فرمائیں۔ ت)

شاد ولی اللہ و مولوی خرم علی نے کہا: شاہ عبدالرحمٰن ادب آموز ہوئے اپنے ننانکی روح سے، کہ یہ سب اقوال مقصداً اول کی نوع اول میں گزرے۔

مقال (۳۲) مزاحاً موصوف نے ایسے ملفوظات میں فرمایا:

از فرطِ محبت کے سبب جو فقیر کے لیے امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہست اسے و مرفقاً ثابت نسبت علیہ نقشبندیہ ایشان اندیم مرفقاً بشریت غشاوہ بر نسبت باطنی عارض مے شود خود بخود رجوع بآنچنان پیداگشتہ بالتفات ایشان رفع کد ورت مے شود۔

مقال (۳۶ تا ۳۷) اُسی میں سے:

التفات غوث الشفلين بحال متسلان طريقة عليه
ایشان بسیار معلوم شد با همچ کس از اهل ایش طریقه
ملاقات نشده که توجه مبارک آنحضرت بحالش مبذول

نیت گئے
بھر کہا:

اپنے معتقدین کے حال پر حضرت خواجہ نقشبندی کی عنایت کا رفرما ہے۔ مثلاً لوگ صحاووں میں سونے کے وقت اپنے سامان اور گھوڑوں کو حضرت کی حفاظت کے سپرد کرتے ہیں اور غیری تاسیدات ان کے ہمراہ ہوتی ہیں، اس باب میں واقعات بہت میں جنمیں لکھنے سے طول ہو گا۔ (ت)

عنایت حضرت خواجہ نقشبندی بخارا معتقدان خود مصروف
است مغلان در صحرای اوقت خواب اسباب و اسپان
خود بحکایت حضرت خواجہ سپارند و تائیدات
از غریب همراه ایشان می شود درین باب حکایات بسیار
است تحریر آن باطل است می رسانند لکه

لہ شفاف العلیل ترجمۃ القول الجیل فصل ۱۱ سلسلۃ طریقت حضرت مصنف ایک ایم سعید گنڈی کراچی ص ۱۷۹

گله ملفوظات میرزا منظر جانگانی از کلمات طیباً ملفوظات حضرت ایشان مطبع مجتبائی دبی ص ۸۷

۳۵

سلطان المشائخ نظام الدين أولياء رحمة الله عليه
بحال زائران من ارخوذ عنایت بسیار می فرمایند

٣

پہنچنیں شیخ جلال یا فی سی التفاتہ میں نمایاں ہے۔

فرماتے ہیں۔ (ت)

مقال (۳) قاضی شمار اللہ یافی سی جن کی مدح مقال ۶ میں گزری تذکرۃ الموقی میں لکھتے ہیں :

اویلار اندھا پنے دوستوں اور عقیدت مندوں کی دنیا و آخرت میں مدد فرماتے ہیں اور دشمنوں کو بڑا کرتے ہیں۔ اور رُوحوں سے اُلیٰ سیت کے طریقے پر باطنی فضی بخختی سے۔ (ت)

اویار اللہ وستان و معتقدان را در دنیا و آخرت
مدگاری می فرمائید و شما را بلاک می نمایند و از
ارواح بطریق اویسیت فیض پاطنی می رساند

مقال (۳۸ تا ۵۳) سیف المسلط ارشاد کوں بسان کر کے کہ

فیوض و برکات کا رخانہ ولایت کے از جناب الہی برویا اش
 نازل میں شودہ اول بربک شخص نازل میں سود و ازاں
 شخص قسمت شدہ ببرکیں ازاویاے عصر موافق مرتبہ
 دیگریں استعداد میں رسید و پہیچ کس ازاویا میر ارشد
 بے توسط اوضیع نمی رسید و کے از مردان خدا بے وسیلہ
 او درجہ ولایت نمی یابد اقطاب جزئی و اوتاد و ابدال
 نجیار و نقیار و جمیع اقسام ازاویاے خدا بوسے
 محتاج می باشد صاحب اس منصب عالی رامام و

لهم ملقوطات مزامنها جانچنان مع كلات طيبات ملقوطات حضرت ايشان مطبع مجتباني دلي ص ٨٣

محتاج ہوتے ہیں۔ اس منصب بلند والے کو امام، اور
قطب الارشاد بالاصالة تھی کہتے ہیں۔ اور یمنصب عالی
ظہورِ ادم علیہ السلام کے زمانے سے حضرت علی مرتضیٰ رحمۃ
 تعالیٰ وجہ کی روح پاک کے لئے مقرر تھا۔ (ت)

قطب الارشاد بالاصالة نیز خوانند و ایں منصب عالی
از وقت ظہورِ ادم علیہ السلام بروج پاک علی مرتفع
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مقرر ہو دیے۔

پھر انہی اطہارِ حضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو ترتیب اس منصب عظیم کا عطا ہونا لکھ کر کہتے ہیں،
حضرت عسکری کی وفات کے بعد سید الشراف غوث اعلین
محی الدین عبد القادر جیلانی کے زمانہ ظہور تک منصب
حضرت حسن عسکری کی روح سے متعلق رہے گا (ت)

بعد وفات عسکری علیہ السلام تا وقت ظہور سید الشراف
غوث الشعلین محی الدین عبد القادر الجبلی ایں منصب روح
حسن عسکری علیہ استلام متعلق ہو دیے
پھر کہا:

جب حضرت غوث الشعلین پیدا ہوئے یہ منصب
مبارک ان سے متعلق ہوا اور امام محمد مهدی کے ظہور
تک یہ منصب حضرت غوث الشعلین کی روح سے
متعلق رہے گا۔ (ت)

چوں حضرت غوث الشعلین پیدا شد ایں منصب مبارک
بوئے متعلق شد و تا ظہور محمد مهدی ایں منصب روح
مبارک غوث الشعلین متعلق باشد یہ

پھر کہا:

چوں امام محمد مهدی ظاہر شود ایں منصب عالی ما الف راب
اعظام زمانہ تک ان کے پردہ رہے گا۔ (ت)

آخر میں کہا:

استنباط ایں مدعای کتاب اللہ و احادیث می توہیم
کر دیں احمد مخضعاً

اس استنباط ایں مدعای کتاب اللہ و احادیث می توہیم
کر دیں احمد مخضعاً (ت)

اصل ان سب اقوالِ شیعہ کی جانب شیخ مجدد الف ثانی سے ہے، جیسا کہ جلد سوم مکتوب ۳۲۳ میں مفصلہ
ذکور، ان کے کلام میں اس قدر اور زائد ہے کہ،

بعد ایشان (یعنی حضرت مرتفع کرم اللہ تعالیٰ)
دیہہ الاسنی، بھریکے ازالہ اشنا عشر علی الترتیب

حضرت مرتفع کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بعد بارہ اماموں
میں سے ہر ایک کے لیے ترتیب و تفصیل کے ساتھ

لہ تاھے سیعہ المسلول مترجم اردو خامہ کتاب فاروقی کتب خانہ ملتان

قرار پذیر ہوا، آن بزرگوں کے زمانے میں، اسی طرح ان کی رحلت کے بعد بے بھی فیض و ہدایت سخنچی انہی بزرگوں کے توسط سے تھی اور سب کا مل جائی ہی حضرت تھے یہاں تک کہ حضرت شیخ عبدالقدوس رضی اللہ عنہ سرہ سنک نوبت پہنچی اخوند (ت)

^{۲۵} اور انہوں نے جلد شانی میں خود اپنے لیے بھی اس منصب کا حصول مانا اور اس اعتراض سے کہ پھر اس دورے میں منصب مذکور کا حضور پر نور غوث عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اخلاص کب رہا، جلد شانث میں یوں جواب دیا کہ:

مجده والغ شانی اس مقام میں حضرت شیخ کا قائم مقام ہے اور حضرت شیخ کی نیابت سے یہ معاملہ اس سے وابستہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ماہتاب کا نور آفتاب کے نور سے مستفاد ہے۔ تو کوئی اعتراض نہ رہا۔ (ت)
مقابل (۳۶۷ تا ۳۸۵) شاہ ولی اللہ انبیاء میں اور ان کے پارہ اسامیہ و مشائخ کو عرب وہند وغیرہ سا بلاد کے علماء و اولیاء میں، حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو وقتِ مصیبت مددگار مانتے اور حضرت

www.alislamnetwork.org

(انھیں مصائب میں اپنا مددگار پاؤ گے - ت)

کو حقیقت جانتے، و سیاق نقلہ فی الوصل الاتقی ان شاء اللہ تعالیٰ (مول آئینہ میں یہ کلام نقل ہو گا اگر فدا نہ چاہا - ت)

مقابل (۵۹) شاہ ولی اللہ نے ہمہ عات میں لکھا: از جمل نسبت یا معتبرہ نزدیک قوم نسبت اولیسیہ است خواہ ایں مناسبت بر نسبت ارواح انبیاء باشد یا اولیاء امت یا ملائکہ و بساطت کہ

سے ہو اور ایسا بھی بہت ہوتا ہے کہ کسی روح سے مناسبت پیدا ہو گئی اس لئے کہ اس کے فضائل سن کر اس سے ایک خاص محبت بھم پہنچائی۔ وہ محبت اس روح اور اس شخص کے درمیان ایک راہ کھلنے کا سبب ہو جاتی ہے۔ یا اس وجہ سے کہ وہ اس کے مرشد یا مرشد کے مرشد کی روح ہے اس

(نحو (ختم التقاط کے ساتھ)۔ (ت)

مناسبت بروجی حاصل شود بہت آنکہ فضائل وے استعمال کردہ مجنتے خاص بھم رسانید و آں محبت سبب کشادہ شدن را ہے گردد میان روح و این کس یا بہت آنکہ روح مرشد وے یا جد وے باشد دروے بہت ارشاد منتسبیان خود ملکن شہ انشی ملقطا۔

کے اندر اپنے منتسبین کی رہنمائی کی بہت خود قرار پذیر ہے۔ انج (ختم التقاط کے ساتھ)۔ (ت)

مقال (۶۰) اُسی میں ہے :

اس نسبت اولیٰ کے ثمرات سے ہے خواب میں اُس جماعت کا دیدار ہونا، ان سے نفع پانा، بلاکٹ مصیبت کی علگہوں میں اُس جماعت کی صورت کا نکوار ہونا اور مشکلات کا حل اُس صورت مخصوص ہونا۔

از ثمراتِ ایں نسبت (یعنی اولیٰ سیدہ) رویت آں جماعت است در منام و فایدہ از ایشان یا فتن و در مہماک و مضاائق صورت آں جماعت پیدا مدن و حل مشکلات وے یاں صورت مخصوص شدن یہ

مقال (۶۱) اُسی میں ہے :

آج اگر کسی کو کسی خاص روح سے مناسبت پیدا ہو اور وہاں سے فیض یا ب ہو تو غالباً اس سے باہر نہ ہو گا کہ یعنی حضرت رسول خدا ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے ہو یا حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت سے یا حضرت غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و آنانکہ مناسبت بر سائز و لوح دارند لوگ تمام احوال سے مناسبت رکھتے ہیں ان کی خصوصیت کا باعث عارضی اسباب ہوتے ہیں تھا یہ کہ وہ اُس بزرگ سے زیادہ محبت رکھتا ہے اور اس

امروز اگر کے رام مناسبت بروح خاص پیدا شود و ازانی فیض بردار و غالباً بیرون نیست از آنکی معني پر نسبت پیغیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باشد یا پر نسبت حضرت امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ یا پر نسبت حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و آنانکہ مناسبت بر سائز و لوح دارند باعث خصوص آں اسباب طاریہ شہ و اند مثل آنکہ وے محبت آں بزرگ بسیار دارو، و بر قربی بسیار می رود، و ای معنی سلسلہ جذبات از محبت

کی قبر پر زیادہ جاتا ہے۔ یعنی قابل کی جانب سے محرک بنا۔ اور اپنے منتسبین کی تربیت میں اس بزرگ کی محنت قوی تھی اور وہ ہمت روح میں اب بھی باقی ہے۔ یعنی فاعل کی جانب سے محرک ہوا۔

قابل گشته است، و آن بزرگ را ہمت قویر بودہ است در تربیت متنبیان خود و آن ہمت ہنوز در رفعی باقی است و ایں معنی سلسلہ جنبیان از جلت فاعل است یہ

مقال (۶۲) حجۃ اللہ بالاغمیں ہے :

یعنی بے شک شرع سے بد رجہ شہرت شہوت کو پہنچا کر مقرب فرشتے خدا اور اس کے بندوں میں واسطہ ہوتے اور آدمیوں کے دلوں میں نیک بات کا القاء کرتے ہیں اور ان کے لیے اجماع ہیں جس طرح خدا چاہے اور جہاں چاہے، اسی لحاظ سے انہیں ملا راعل کئے ہیں اور یہ بھی اسی طرح شرع سے بشہرت ثابت کر بزرگانِ دین کی روئیں بھی ان میں داخل ہوتی اور ان سے ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لے اطمینان والی حان! پڑھ چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجویس خوش، پس داخل ہو میرے بندوں میں اور آمیری جنت میں ۔ اور ملائِ اعلیٰ کی ایک قسم وہ ارواح انسانی ہیں کہ بھیشہ رستگاری کے کام کرتے رہے جن کے باعث ان ملائکہ سے ملے یہاں تک کہ جب بدن کی نقابیں پھینکنیں ملائِ اعلیٰ میں داخل ہوئے اور انہیں سے شمار کئے گئے۔

قد استفاض من الشعاع انَّ اللَّهَ تَعَالَى عباداهُمْ أَفَاضْلُ الْمُلْكَةِ وَإِنَّهُمْ يَكُونُونَ سُفَراً بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ عِبَادَةِ إِنَّهُمْ يَلْهَمُونَ فِي قُلُوبِ بَنِي آدَمْ خَيْرًا، وَإِنَّ لَهُمْ اجْتِمَاعَاتٍ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ شَاءَ اللَّهُ يَعْبُرُ عَنْهُمْ بَا عَتِبَارِ ذَلِكَ بِالْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى وَاتْ لَادِ وَاصْ أَفَاضْلُ الْأَدْمَيْنَ دُخُولًا فِيهِمْ وَلِحُوقَا بِهِمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا يَتِهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئْنَةُ ارجوی الى سریک سراضیہ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی، والملاعِ الاعلیٰ ثلاثة اقسام، قسم هم نفوس انسانیة ماننَ الْتَّ تَعْمَلُ أَعْمَالًا مُنْجِيةً تَفْيِيْدَ الدِّحْوَقَ بِهِمْ حَتَّى طَرَحَتْ عَنْهَا جَلَابِيْبَ ابْدَانَهَا فَانْسَكَتْ فِي سُلْكَهُمْ وَعَدَتْ مِنْهُمْ اهم ملخصا۔

مقال (۶۳) عَزِيزِی میں فرمایا:

دوفن کرنے میں بدن کے تمام اجزاء ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں
اور نظرِ عنایت سے رُوح کا تعلق بدن سے ہو جاتا ہے اور
زارین اور انس اور استفادہ کرنے والوں کی طرف توجہ
آسان ہو جاتی ہے (ت)

در دفن کردن چون اجزائے بدن بتامہ میری بحاجتی ہیں باشندہ
علاقہ رُوح بادن از راه نظر عنایت بحال می ماند و
توجہ رُوح بزارین و مستانسین و مستفیدین بدھوت
می شود لیکن

مقال (۶۳) میاں تکمیل صراطِ مستقیم میں لکھ گئے:

حضرت مرتفعی کویک گورنرِ فضیلت حضرات شیخین پر بھی ثابت
ہے اور وہ فضیلت تبعین کی گئی۔ اور مقامات و لالیت
بلکہ عام خدمات۔ جیسے قطبیت، غوثت، ابدالیت
وغیرہ۔ میں وساطت کے لحاظ سے ہے۔ سب حضرت
مرتفعی کے عہدِ کریم سے اختتم دنیا ہمک ان ہی کے ذمے
سے ہے۔ (ت)

حضرت مرتفعی را یک نوع تفضیل بر حضرات شیخین میں
ثابت و آن تفضیل بمحبت حضرت ابیاعیش ایشان و مولیٰ
مقامات و لالیت بل سارے خدمات است مثل قطبیت
و غوثت و ابدالیت وغیرہ ہم از عہدِ کرامت مدد حضرت
مرتفعی ما انفراض دنیا ہم بواسطہ ایشان است۔

مقال (۶۴) اُسی میں ہے:

حقیقت جل و علایمات خود یا ملائکہ عظام یا ارواح مقدسہ کے
واسطے، قرآن سے توسل کی برکت کے سبب طالب
کی معاشرت فرمائے گا۔ (ت)

حقیقت جل و علایمات پاک خود یا بواسطہ ملائکہ عظام
یا ارواح مقدسہ بسبب برکت توسل بقرآن محافظت طلب
خواہ نہ ہو دیتے

مقال (۶۵) مولوی اسحاق کی مائتہ مسائل میں ہے:

چو شخص عالم برزخ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی رُوح مبارک کے فیض کا اور جو دیگر انہیں
علیهم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح مقدسہ کے فیض کا
اور جو عالم برزخ میں اولیاء اللہ کی ارواح کے فیض کا
منکر ہو اس کا حکم کیا ہے؟

سوال: شخصیکہ حکیما شد فیض رُوح مبارک محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را در عالم برزخ و شخصیکہ منکر
باشد از فیض ارواح مقدسہ انبیاء و میر علیهم الصلوٰۃ
والسلام و شخصیکہ منکر باشد از فیض ارواح اولیاء اللہ
در عالم برزخ حکم او چیست؟

لہ تفسیر عزیزی پارہ ۲۷	استفادہ ازاویتے مد فوئین	مسلم بک ڈپ لاں کنوں دلی	ص ۱۳۳
لہ صراطِ مستقیم	ہدایت شانیہ در ذکر بدعا تکیہ الخ	المکتبۃ السلفیۃ لاہور	ص ۵۸
لہ	باب چهارم دربیان طریق سکوک رادنبوت الخ	" "	ص ۱۳۸

جواب: ہر فیض شرعی کا ثبوت احادیث متواریہ باشد مثکر آں کافراست و ہر فیض نیکہ ثبوت آں باخبار مشہورہ یا شد منکر آں ضال است ہر فیض کے ثبوت آں بخبر واحد باشد منکر آں بسبب ترک قبول گز کار خواہد برش بشرطیکہ ثبوت آں بطريقی صحیح یا بطريقی حسن خواہد شد اعلیٰ ملخصاً ہو گا پشرطیکہ اس کا ثبوت بطريقی صحیح یا بطريقی حسن ہو۔ ہر چند یہ جواب سر اپا عیاری پر بنی ہے مگر سب نے دیکھا کہ سوال فیض بر زخم سے تھا، واجب کہ جواب اسے بھی شامل ہو اس قدر امر نقی جنون کے لیے ضروری یا ان کی دیانت و تہیت سے انکار اور اخفاۓ حق و تلبیس با باطل کا اقرار کیا جائے۔

مقال (۶۷) جانب شیخ مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں :

بعد از رحلت ارشاد پشاہی قبلہ گاہی (یعنی خواجہ باقی باالله علیہ رحمۃ اللہ) تقریب زیارت مزار شریف کی زیارت پر بلده محروم سے دہلی اتفاق عبور افتاد رو زعید بزیارت مزار شریف ایشان رفتہ بود در اثناء توجہ بزار متبرک التفاصی تمام از رو حانیت مقدسہ ایشان ظاہر گشت واذکمال غریب نوازی غریب نوازی سے اپنی خاص نسبت جو حضرت خواجہ مرحمت فرمودند یہ تشبیہہ لفظ "تقریب زیارت مزار شریف الخ" طخوار ہے اور یونہی غریب نواز بھی کہ حضرت خواجہ ابیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کے جس متعصیان طائفہ چڑتے ہیں۔

مقال (۶۸) شاہ ولی اللہ انفاس العارفین میں اپنے استاذ الاستاذ محمدث ابراہیم گردی علیہ الرحمۃ کا حال لکھتے ہیں :

دو سال کم و بیش در بقداد ساکن بود بر قبر سید عبدالغفار کم و بیش دو سال تک اپ بنداد میں مقیم رہئے اس دوران اپ

قدس سرہ متوجہ سے شد و ذوق ایں راہ از آنجا
پیدا کر دیتے اکثر سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار بارک کو
مرکزِ توجہ بنایا کرتے تھے اور میں سے آپ کو راہِ معرفت کا ذوق پیدا ہوا۔

مقال (۶۹) اسی میں حضرت میر ابوالعلی قدس سرہ کے ذکر بارک میں لکھا:

بیزار فیض الانوار حضرت خواجہ معین الدین حشمتی قدس سرہ
حضرت خواجہ معین الدین حشمتی قدس سرہ کے مزار فالغہ الانوار
متوجہ بودندواز آنکناب دل رُبایہمایا فشنہ و
کی طرف متوجہ ہوئے، اس بارگاہ سے خاص لطف
فیضہا گرفتند یہ
حکوم پایا اور فیوض حاصل کئے۔ (ت)

مقال (۷۰) و (۷۱) اسی میں اپنے نانا ابوالرضامحمد سے نقل کیا:

می خرمودندیک بار حضرت غوث العظیم رضی اللہ تعالیٰ
فرماتے تھے ایک بار حضرت غوث العظیم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ را دریقظہ دیدم اسرار عظیم دران محل تعلیم فرمودند۔
عنه کو بیداری میں دیکھا اس مقام میں عظیم اسرار
تعلیم فرمائے۔ (ت)

مقال (۷۲) اسی میں شیخ مذکور کے حالات میں لکھا:

بعجزہ را از مخلصان بعد وفات ایشان تپ لرزہ گرفت
مخلصین میں سے ایک بڑھا حضرت کی وفات کے بعد
تپ لرزہ میں گرفتار ہوئی، انتہائی لا غر ہو گئی، ایک
رات اسے پانی پینے اور لحاف اور ٹھنے کی ضرورت
حاضر نبود ایشان متمثلاً شدند و آب دادند و عی
تھی، اس کے اندر طاقت زنتی اور دوسرا کوئی موجود
نہ تھا، حضرت متمثلاً ہوئے، پانی دیا، لحاف اڑھایا،
پھر اچاک غائب ہو گئے۔ (ت)

مقال (۷۳) تا (۷۵) المقول الجمل میں ہے،

تَأْدِيبُ شِيخِنا عَبْدَ الرَّحِيمِ مِنْ سِرِّ الْأَعْثَاثِ الشِّيْخِ
عبد القادر الجيلاني والخواجه بهاء الدين محمد

لہ انفاس العارفین مترجم اردو شیخ ابراہیم کردی اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ص ۳۸۶

لہ " " " میر ابوالعلی " " " " ۶۹

لہ " " " حصہ دوم شیخ ابوالرضامحمد " " " ۱۹۳

لہ " " " امداد اولیاء " " " ۳۶۹

۵۲
۵۲

عنہم کی ارواح طیبیہ سے آداب طریقت سیکھے اور ان سے اجازتیں لیں اور ہر ایک کی نسبت جو ان سکاروں سے اُن کے دل پر فائز ہوئی جُدا جُدا پچانی اور ہم سے اُس کی حکایت بیان کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات اور ان سے راضی ہوا۔

مولوی خرم علی صاحب نے الگ اس اہم کے ترجمہ میں فقط "خواب میں دیکھا" اپنی طرف سے پڑھا دیا جس پر کلام شاہ ولی اللہ میں اصلًا وال نہیں، مگر ارواح عالیہ کا فیض بخشنا، اجازتیں دینا، نسبتیں عطا فرمانا مجبور انہی مسلم رکھا۔

مقالات (۶) و (۷) مرا جان بجانا صاحب فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ سے دو ادمیوں نے طریقت حاصل کی، ایک نے طریقہ قادری لیا، دوسرے نے طریقہ نقشبندیہ اختیار کیا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعلم کی روح مبارک تشریفیت لائی اور اپنے خاندان کے مرید کی صورت مثالی کو ساختے گئی اور حضرت تو اپنے نقشبندیہ تشریف فرماء ہو کر اپنے عقیدتہ کی صورت مثالی کو اپنے ساختے گئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ (ت)

مقال (۸) اسمعیل نے صراط المستقیم میں اپنے پیر کا حال لکھا:

حضرت غوث الشعلین اور حضرت خواجہ بہادر الدین نقشبندی کی رُوحیں حضرت کے حال پر متوجہ ہوئیں اور قریب ایک ماہ تک دونوں مقدس رُوحیں کے درمیان حضرت کے حق میں تنازع رہا اس لیئے دونوں مابین رُوحیں مقدسین درحقیقی حضرت ایشان ماندہ

الله المکول الجبل معد شرح شفار العلیل فصل ۱۱ سند سلسلہ قادریہ ایک ایم سعید پنچی کراچی ص ۱۸۲

الله شفار العلیل ترجمہ القول الجبل فصل ۱۱ سند سلسلہ قادریہ ایک ایم سعید پنچی کراچی ص ۱۸۲

سلہ ملغوٹات مرا منظہر از کلمات طیبات مطبوعہ مطبع مجتبی دہلی ص ۸۳

نقشبند و الخواجہ معین الدین بن الحسن الچشتی و ائمہ اہم واحد منہم الاجازۃ و عرف نسبتہ کل واحد منہم علی حد تھا ممکناً منہم علی قلبہ و کان یحکی لہ حکایتہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اجمعین۔

مولوی خرم علی صاحب نے الگ اس اہم کے ترجمہ میں فقط "خواب میں دیکھا" اپنی طرف سے پڑھا دیا جس پر کلام شاہ ولی اللہ میں اصلًا وال نہیں، مگر ارواح عالیہ کا فیض بخشنا، اجازتیں دینا، نسبتیں عطا فرمانا مجبور انہی مسلم رکھا۔

اماں میں سے ہر ایک حضرت کو پورے طور سے اپنی طرف ٹھیکنے کا تھا ضاکر ہے تھے یہاں تک کہ زمانہ تنازع کے ختم ہونے اور شرکت پر مصالحت و اتحاد ہو جانے کے بعد ایک دن دو نوں مقدس روزیں حضرت رجلہؐ گر ہوئیں ایک پھر کے قریب دو نوں امام حضرت کے نقشیں پر قوی توجہ اور پُر زور تاثیر دالتے رہے یہاں تک کہ اسی ایک پھر کے اندر دو نوں طریقوں کی نسبت حضرت کو تھیب ہو گئی۔ (ت)

زیرا کہ ہر واحد ایسیں ہر دو امام تھا پھرے جذب حضرت
ایشان بھائی مرسوئے خود نے فرمودتا ایسیکہ بعد ان غراض
زماء نتائج و وقوعِ مصالحت بر شرکت روزے ہر دو
روح مقدس سر حضرت ایشان جلوہ گرش نہ تاقریب
یک پاس ہر دو امام بنفس نفس حضرت ایشان توجہ
قوی و تاثیر زداؤئی نے فرمودندتا ایسکہ درہمان یک پاس
حصول نسبت ہر دو طالیہ نصیدہ حضرت ایشان گردید۔

مقال (۹) اُسی میں ہے:

روزے حضرت ایشان بسوسے مرقد منور حضرت خواجہ
خواجگان خواجہ قطب الاقطاب بخیار کا کی قدس سرہ
العزیز تشریعیت فرمائندہ بر مرقد مبارک ایشان مراقب
نشستند دریں اشان بر روح پر فتوح ایشان علامات
محقق شد و آنچنان بحضرت ایشان توجیہ بس تو قی
فرمودند کہ اس سبب آئے توجہ ایداے حصول نسبت پختگیہ
محقق شد

وصل چہارم — اصل مسئلہ مسؤولہ سائل یعنی اولیائے کرام سے استمداد والجھا اور اپنے مطالب میں طلب و دعا اور حاجت کے وقت ان کی ندا میں۔

مقال (۸۰ تا ۸۸) شاہ ولی اللہ نے ہمایات میں کہا:

بزیارت قیرالشاد روڈ از آں جانچذاب دریوڑہ
کندتیہ ان کی قبروں کی زیارت کو جائے اور وہاں
بھیک مانگے۔ (ت)

رُباعی میں کہا: ۶۴

فیض قدس از همت ایشان میگویند

(ہمت سے ان کے فیض قدس کے خواستگار رسو۔ ت)

وہ پھر مولیٰ خرم علی کہتے ہیں، میت سے قریب ہو پھر کے مارڈو جلتے۔

عڑنڑی میں فرمایا:

اویسیان تحریم مطلب کمالات باطنی از آنها
می نمایند تا
اویسی لوگ باطنی کمالات کا مقصدان سے حاصل
کرته ہیں۔ (ت)

اور فتنہ میا :

ارباب حاجات حل مشکلات خود از آنها می طلبند۔ اہل حاجت اپنی مشکلوں کا حل ان سے طلب کرتے ہیں۔ اسکی میں ہے: از اولیاً میں استفادہ چاری است (مدفن اولیاء سے استفادہ چاری است) مرا صاحب نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت کہا: در عارضہ جسمانی توجہ با آنحضرت واقع می شود (عارضہ جسمانی میں آنحضرت کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ ت) کیر سب اقوال مقصد اول میں گزرے۔

شانہ عبد العزیز نے سید احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہا، مردے علیل القدر یہ کمال او فوق الذکر است (ایک علیل القدر شخصیت ہیں جن کا رتبہ کمال ذکر سے بالاتر ہے۔ ت) پھر ان سے نقل کیا ہے مصیبت میں یا زر و رُوق کہ کس کار میں فوراً مدد کواؤں گا۔ یہ اپنی مقصدہں لے گزرا۔

مقال (۸۹) مرا صاحب کے وصایا میں ہے : زیارت مزارات اولیاء دریوزہ فیض جمعیت کی (مزارت اولیاء کی زیارت سے دل جھی کے فیض کی بھیک مانگو۔ ت)

لہ مکتوبات شاہ ولی ائمہ من کلمات طیبیت، مکتوب بست و دوم، در شرح ریاضیات مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۹۳
لہ شفار العدیل ترجمہ القبول الجميل کشف قبور واستفاضہ بدان ایک ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۷
لہ قفسیر عزیزی زیر آیہ والقمر اذالست مسلم بک ڈپو لال کنوائی دہلی ص ۲۰۴

۱۵۳ " " " استفاده از اولیاً مدقونین " " "

۱۰۷ معرفه مفهومی از کلمات طیبات
مطبوع مجتبیانی دلی

کھ و شہ استان المدین حاشیۃ البخاری للزروق ایک ایم سعید کمپنی کراچی
کمپنی کلکاتا طباعت نصائی محمد عالم زادہ مطبوعت ۱۹۴۷ء

۸۹ ص **ب** مات یزد **س** ساس و وسایا سر زاده ب **ج** جسمانی دلی

مقال (۹۰ تا ۱۰۲) شاہ ولی اللہ کتاب الانبیاء فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں:

ایں فقیر خود از شیخ ابو طاہر گردی پرشیمہ و ایشان بعل
اس فقیر نے شیخ ابو طاہر گردی سے خرقہ پہنا اور انہوں
نے جواہر حمسہ میں جو کچھ ہے اس کے عمل کی اجازت دی۔
آنچہ در جواہر حمسہ است اجازت دادندہ
پھر کہا:

وایضاً فقیر در سفرِ حج چون بہ لاہور رسید و دست بوس
شیخ نعمت میدلاہ بوری دریافت ایشان اجازت دعائے
کی دست بوسی پائی انہوں نے دعائے سینی کی اجازت
سینی دادندہ اجازتِ جمیع اعمال جواہر حمسہ کے تمام عملیات کی اجازت دی (ت)
یہ شیخ ابو طاہر گردی مدفی شاہ ولی اللہ کے شیخ حدیث و پیر سلسلہ بیں، مدینہ طیبہ میں مدتوں ان کی خدمت میں
روہ کر سلاسل حدیث حاصل کئے کوہی ان سے شاہ عبدالعزیز صاحب اور ان سے مولوی انجمن کو پہنچ اور ان شیخ محمد سید
کی نسبت انبیاء میں لکھا:

یکجاز اعیان مشائخ طریقة بودند شیخ عمر ثقہؑ ممتاز مشائخ طریقت میں سے ایک عمر رسیدہ شیخ تھے۔
اسی میں دونوں مشائخ سے سلاسل اجازت بیان کیے ہیں سے ثابت کر شیخ ابو ہاشم گردی والد شیخ ابو طاہر گردی
اور ان کے استاد شیخ احمد قشائی اور ان کے استاد شیخ احمد شناوی اور شاہ ولی اللہ کے استاد الاستاذ احمد خلیل کہ
یہ چاروں حضرات بھی شاہ ولی اللہ کے اکثر سلاسل حدیث میں داخل ہیں کما یظہر من المسسلات وغیرہا
(جیسا کہ سلسل احادیث وغیرہ کی سند گذشتہ ہے۔) اور ان شیخ عمر ثقہ کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ
مولانا عبد الملک اور ان کے شیخ بائزید شناوی اور شیخ شناوی کے پیر حضرت شیخ صفی الدین بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے
پیر مولانا وجیہ الدین علوی ان سب علماء و مشائخ نے سینی وغیرہ اعمال جواہر حمسہ کی اجازت میں اپنے استاذہ سے لیں
اور تلامذہ کو عطا کیں، اور جناب شاہ محمد غوث گو الیاری تو ان سلاسل کے ملنگی اور جواہر کے مولف ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین۔ اب ملاحظہ ہو کہ اسی جواہر حمسہ میں اسی دعائے سینی کی ترکیب میں کیا لکھا ہے:
ناد علی ہفت بار یاسہ بار یا یک بار بخواند و آں ایں سات بار، یا تین بار، یا ایک بار ناد علی پڑھے،
است: اور وہ یہ ہے:

۱۳۸	"	"	طریقہ شطواریہ	برقی پیس دہلی	ص ۱۳۸	لہ الانبیاء فی سلاسل اولیاء
۱۳۹	"	"	"	"	"	
۱۴۰	"	"	"	"	"	

نادعلياً مظہر العجائب
تجده عوتالك ف النواشب
کل هم و غم سینجبلی
بولا يث ياعلى ياعلى ياعلى
اگر ولا علی کام و جہار کو مشکل کٹھ ماننا، مصیبت کے وقت مدگار جانتا، ہنگام غم و تکلیف اس جناب کو ندا کرنا،
یاعلى یاعلى کا دم بھرنا شرک ہوتومعاذه اللہ تمھارے تزدیک حضرات مذکورین سب کفار و مشرکین ہٹھری، اور
سب سے بڑھ کر بھاری مشرک کثر کافر عیاذ باللہ شاہ ولی اللہ ہوں جو مشرکوں کو اولیاء اللہ جانتے، اپنا شیخ و
مرشد و مرجع سلسلہ مانتے، احادیث بی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سندیں ان سے لیتے، مذکون ان کی خدمتگاری
و نقش برداری کی داد دیتے، اپنی شیخ شقد و عادل بتاتے، ان کی ملاقات کو بلطف دست بوس تعبیر فرماتے ہیں۔
محمدی کاتعفا، حدیث کی سندیں یوں بر باد ہوئیں کہ اتنے مشرکین ان میں داخل، پھر شاہ عبد العزیز صاحب کو
شاہ ولی اللہ صاحب سے یہی نسبت خدمت و ارادت و تلمذ و بیعت و مدح و عقیدت حاصل، اور ان کی سب
سندوں میں تمھارے طور پر مشرک اعظم و کافر اکبر شمل، کہاں کی شاہی، کیسی محدثی، اصل ایمان کی سلامتی
مشکل، انا اللہ و انا الیہ سما یجعون۔ پھر مولیٰ آسمح و میان اسماعیل یچارے کے کس گنتی میں کہ ان کی تو ساری
کرامات اسی شرکستان کی بھٹی میں مشرکوں کی نسل، مشرکوں کی اولاد، مشرک ہی پیر، مشرک ہی استاد،
آنکھ گھلتے ہی مشرک نظر پڑے، ہوش سنبھتے ہی مشرکوں میں بڑے، مشرکوں کی کود، مشرکوں کی بغل، مشرکوں کا
دودھ، مشرکوں کا عمل، مشرکوں میں پلے، مشرکوں میں ڈھے، مشرکوں سے سیکھے، مشرکوں سے پڑھے مشرک زادا،
مشرک ناما، عمر بھر مشرکوں کو جانا مانا، العیاذ باللہ سرت العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الحق
المبین۔ مسلمان و بھیں کہ یا علی یا علی کو شرک تھرا تے کی کیا سزا میں، نہ ناجی مسلمانوں کو مشرک کہتے نہ اگلوں
چھپلوں کے مشرک بننے کی مصیبت سنتے، اس سے یہی بہتر کہ راہ راست پر آئیں، پچھے مسلمانوں کو مشرک نہ بنائیں
ورنہ اپنوں کے ایمان کی فکر فرمائیں کہ کوہ دکنیاافت کو بھوول نہ جائیں سے

دیدی کہ خون ناجی پرواہ شمع را دیکھا کہ پرواہ کے خون ناجی نے شمع کو
چند اماں نداد کے شب راسخ کرند اتنی بھی اماں نہ دی کہ شب کو سحر کرے (ت)
نسأل الله العافية وحسن العاقبة أمين. ہم خدا سے عافیت اور انعام کی خیریت کے خواستگار
تیں، الہی قبول فرماء! (ت)

مقال (۱۰۴) اسی انبیاء میں بعض مشائخ حضرات قادر یہ قدس است اسرار ہم سے حصول ہمات و قضاۓ حاجت کیلئے ایک ختم یوں نقل کیا:

پہلے دو رکعت نفل پڑھے، اس کے بعد ایک سو گیارہ بار درود، پھر ایک سو گیارہ بار کلمہ تمجید اور ایک سو گیارہ بار شیشۃ اللہ یا شیخ عبد القادر جیلانیؒ (خدا کے لیے کچھ عطا ہو لے شیخ عبد القادر جیلانیؒ رت)

اول دور کعت نفل بعد ازاں یک صد و یازدہ بار درود بعد ازاں یک صد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یک صد و یازدہ بار شیشۃ اللہ یا شیخ عبد القادر جیلانیؒ جیلانیؒ الم-

مقال (۱۰۵) شاہ عبد الغزیٰ صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں :

کاش اگر قتلہ عثمان دہ دوازدہ سال دیگر ہم تن بصیر اور خاموش بیٹھتے تو سندھ، ہند، ترکستان اور چین بھی ایران و خراسان کی طرح یا اعلیٰ یا اعلیٰ کتے الج (ت)

کاش اگر قتلہ عثمان دہ دوازدہ سال دیگر ہم تن بصیر می گفتند انہے دادندو سکوت کر دے نہ شستند سندھ و ہند و ترک و چین نیز مثل ایران و خراسان یا اعلیٰ یا اعلیٰ کتے الج (ت)

مقال (۱۰۶) رسالہ فیض عام مزاراتِ اولیاء سے استعانت میں شاہ صاحب کا یہ ارشاد ہے : طریقِ استمداد از ایشان آنست کہ بزبان گویداے ان حضرات سے استمداد کا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے حضرت من برائے کارفلائی در جناب الہی التجامی کنم کہ: اسے میرے حضور بالہی التجامی کنم شما نیز بدعا و شفاعت امداد من نمایم کن استمداد یہں التجامی در رہا ہوں آپ بھی دعا و شفاعت سے میری از مشهورین بایکر کر دے (ملفضاً) امداد کیجئے۔ لیکن استمداد مشہور حضرات سے کرنا چاہیے۔ تیر خاص صورت مسؤول کا جواب ہے واللہ الہادی ای سبیل الصواب (اور الشہری راہ راست کی ہدایت دینے والا ہے۔ ت)

الحمد لله کیہ نوع بھی اپنے منتظر کو پہنچی، سو مقال کا وعدہ تھا ایک سو پانچ گنے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مقصد اول میں سنتیں ۱۰۵ سوال تھے، مقصد دوم میں ت ۱۰۵ حدیثیں، ادھر نوع اول میں دو سو قول، اب یہ ایک سو پانچ مقال مل کر چار سو کا عدد کامل اور فیکر کا وہ مدعا حاصل ہو گیا کہ مولوی صاحب سعدہ اللہ

لہ الانتباہ فی سلاسل الاولیاء

لہ تحفہ اثنا عشریہ مطاعن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ الج سبیل اکیڈہ فی لاہور ص ۳۱۲
لہ فتویٰ عزیزی رسالہ فیض عام مطبع مجتبی دہلی ۱۴۴/۱

تعالیٰ کے اصل مذہب اور اُس چند سطیری تحریر ریچارسو جوہ سے اعتراض ہے والحمد للہ رب العالمین۔

خاتمه رسالہ میں دریا رہ سماعِ موئی علما نے عرب کا فتویٰ

اس رسالہ کے زمانہ تالیف میں فقیر کو معتبر طور پر خبر و خیچی کر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے مسئلہ کا رد لکھے گا ہم دونوں تحریریں مولویان بھجویاں کو سمجھ دیں گے کہ وہ حکم ہو جائیں۔

اقول تکیم بے قبول طرقین معقول نہیں، مولوی صاحب ما شا راشد فاضل ہیں، یہیں کیوں نہ تصفیہ ہو جائے، طاب بار تحقیق کو اظہارِ حق سے کیوں باک آئے، رسالہ فقیر کو ملاحظہ فرمائیں، اگر حق واضح ہو جائے تسلیم واجب، ورنہ جواب مناسب - ہاں تحریر جواب میں استعداد و استعانت کا اختیار ہے بھجوپالیوں سے ہو یا پنکالیوں سے، اور اگر اور وہ ہی پر رکھنا صلاح وقت ہے تو اہل ہند میں جسے دیکھتے گا بلا مرتع خود واحد الفرقین ہے، بھجوپالیوں کو مثلاً مصطفیٰ آیادیوں پر کیا وجہ ترجیح ہے، لہذا سب سے قطع نظر کے علماء عرب کو حکم کیجئے کہ دین وہیں سے تکلا اور وہیں کو پڑ جائیگا اور وہاں کے تجوہر علماء پر ان شارع اللہ تعالیٰ شیطان ہرگز قادر نہ پائے گا۔ جناب مولانا اگر اس رائے کو پسند فرمائیں تو ان اکابر کرام کا مہری دستخطی فتویٰ بالفعل فقیر کے پاس اصل موجود، جس میں اکثر مسائل و پا بیت کار و دو واضح فرمایا اور طائفہ جدیدہ کو ضال، مضل، بدتر، بمطل ٹھہرا یا۔ فقیر غفران اللہ تعالیٰ لاؤں میں سے چند سطریں متعلق مسئلہ سماع مع شرح و دستخط علماء بتخیص والمعاط حاضر کرتا ہے، واللہ اہمادی اس موالی کے جواب میں کہ وہاں بیسہ عدم علم و عدم سماع موقی کا ادعا و اعتقاد رکھتے ہیں، فرمایا:

یعنی وہا بیہد کا یہ ادعا اور افرادے قبیع اور یہ اعتماد
ظلم صریح ہے، حنفیہ و شافعیہ وغیرہ تم کے علمائے محققین
نے صحیح حدیثوں صریح خبروں سے ثابت کیا ہے کہ
آدمی بر زمین میں علم رکھتا اور زائر کا سلام و کلام
سُنتا اور اُس سے پہچانتا اور اس سے اُس حاصل
کرتا ہے۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ علی قاری حنفی
و شرح الصدور حافظ سیوطی شافعی و شفار السقام
امام سیکی وغیرہا جمہور محققین کی کتب مشہورہ میں
اس مستدلہ اور اس کے دلائل کی تصریح ہے یہاں تک

هذا الادعاء افتراً قبيح وهذا الاعتقاد
اعتداً صريحاً فان العلماء المحققين
من الحنفية والشافعية وغيرهم قد اثبتوا
اطلاق الانسات في البرنز وسماعه لسلام
الزائر وكلامه ومعرفته والانس به
بالاحاديث الصحيحة والأئم الصرىحة و
نائئ المسئلة معدلاً لها مصروحة في المقابلة
شرح المشكوة لعلى القارى الحنفى وشرح
القصد وللحافظ السيوطي وشفاء السقام

کہ علماء نے عقائد کی مشہور کتابوں میں اس کی طرف اشارہ کیا، مقاصد و شریع مقاصد میں تصریح فرمائی کہ معتزلہ وغیرہم کے نزدیک یہ بدن شرط ادا را کہ تو ان کے مذہب میں جب آلات بد فی نہ ہے ادا را کہ جزو سیاست بھی نہ رہا، اور ہم اہل ست کے نزدیک ادا را کہ باقی رہتا ہے، قاعدہ اسلام اسی کی تائید کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ قبور اپر اک زیارت اور اراواج اولیاء سے استعانت لفظ دیتی ہے۔ غرض رُوح انسانی کے ادراکات باقی اور اُسے موضع دفن سے بہت تعلقات ہیں، احادیث و آثار اس پر گواہ ہیں جنکی وجہ کرانکار نہ کریں گا مگر باطل کوشش دشمن حق - (ت)

للامام السبكي وغيره اهمن الكتب المشهورة بجمهور
المحققين حتى اشاروا اليه في كتب العقائد المشهورة
فقد صرخ في المقاصد وشرح انه عند المعتزلة
وغيرهم البدنية المخصوصة شرط في الادراك
فعدن لهم لا يبقى ادراك المجنونات عند فقد
الايات وعند ناسيقى وهو ظاهر من قواعد
الاسلام ، ولهمذا يستفعم بنزيسة قبور الابرار
والاستعانة من نفوس الاخيار الخ وبالجملة
فالنفس الانسانية تبقى لها الادس اكاك ولها
العلاقات كثيرة بموضع دفن جسدها و
الاحاديث والآثار شاهدة لذلك لا ينكرها
بعد العلم منها امام كبار معاند الخ .

اس کے بعد شہزادہ مثکریں کا نصوص علماء سے روکیا اور عالمہ علمائے حرمین طبیین نے اس پر فہر و مستخطہ ثبت فرمائے۔

شرح دستخط حضرت مولانا محمد بن سیدن علیہ سعی مغی ملکہ
www.alshayratnetwork.org

لا كلام فيه ولا شك يعتريه اس میں نہ کلام کی گنجائش نہ شک کی خلش۔
امیر بر قمہ محمد بن حسین الکتبی الحنفی محقق مکتبۃ المکرمۃ
عفی عنہ سنتہ امن -

شرح دخنخ ط حضر مولانا شيخ مشائخ خانائيں المدرسین بالمسجد الحرام
مولانا جمال ابن عربی حنفی رحمۃ اللہ علیہ^ل
لایلقیت المفید الا لیہ ولا یعویل المستفید الاعلیہ مفید التفات ذکرے مگر
اسی طرف، او مسٹفید اعتماد نہ کرے مگاری یہ امر بر قمہ رئیس المدرسین اور

المشرح المقاصد المبحث الرابع مدرك التجويميات عندنا النفس دار المعارف النعمانية كريم ياركلا ٢٣/٢

بالمسجد المكي الحرام الراجح لطف رب الخلق جمال بن عبد الله شيخ عمر الحنف
لطف الله تعالى بهما.

شرح و تخطيط حضرت مولانا حسین بن ابراهیم مالکی مفتی مکہ مبارکہ

کتبہ الفقیر حسین بن ابراهیم
مفتي المشرفة المعصیۃ

عبدہ حسین

لامسیب فیہ ولا شک یعترید
الملکیۃ بمکة

شرح و تخطيط حضرت مولانا و شیخنا و برکتا زین الحرم عین الحرم
مولانا احمد زین دحلان شافعی مفتی مکہ مکرمہ قدس سرہ العزیز

سأیت هذا المؤلف الشريف الحاوی لكل برهان لطیف فرأیته قد نص على عقائد اهل الحق
المؤیدین وابطل عقاید اهل الضلال المبطلين میں نے یہ شریف تایف جامع ہر دلیل لطیف دیکھی تو
میں نے اسے پایا کہ اہل حق و ارباب تائید کے عقیدے صاف واضح لکھے ہیں اور باطل پرست گرا ہوں کے مذہب
باطل کی ہیں رقمہ بقدمہ المرتیج من ربہ الغفران
احمد بن نریت دحلات -

احمد دحلان

www.alahazratnetwork.org

شرح و تخطيط حضرت مولانا محمد بن غرب شافعی مدی مدرس مسجد مدینہ طلبیہ

تمالت فی هذہ المؤلف فرأیت مؤلفه قد اجاد و لكل نص سنی صریح افاد میں نے یہ رسالہ الغور
دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے مصنف نے جید کلام لکھا اور ہر نص روشن کا افادہ کیا۔

مہرف نوائیہ شد

کتبہ الفقیر الالله تعالیٰ محمد بن محمد الغرب الشافعی خادم العلم بالمسجد النبوی

شرح و تخطيط مولانا عبد الکریم حنفی از علماء مدینہ منورہ

لما تاملت فی هذہ الرسالۃ وجدتہا کا سیف الصارم للمعاند الضال لا یطعن فیہا الا من اختل
عقله و بجهت سیرتہ فی جمیع الاجمال جب میں نے یہ رسالہ الغور سے دیکھا اسے

المستکمل علی انتساب اعظم
عبد الکریم بن عبد العزیز

معاند مگر اس کے حق میں مثل تین باراں پایا، نظر غزر کریکا اس میں مگر وہ جس کی مت کثی اور عادت ہے
ہوئی ہر زمانہ میں۔ من خدام طلبۃ العلم المتوكل علی اللہ العظیم عبد الکریم بن عبد الحکیم بالمسجد النبوی۔

شرح دستخط مولانا عبد الجبار حنفی بصری تریل مدینہ سکینہ

وتفت علی هذ المجموع فالغفتہ مهند اسل علی من شق عصا الجماعت معن الاعن السنة
میں اس تاییت پر واقعہ ہوا تو اسے ایک تیغہ ہندی پایا، ٹھنچی گئی اس پر جس نے جماعت کا خلاف کیا اور بت
سے کنارہ کش ہوا۔ اشارہ رقمہ الی الشیخ الاجل الوریع الفقیہ الناہد
مولانا عبد الجبار الحنفی البصری تریل مدینہ المنورۃ متم اللہ المسینین یقانہ امین۔

عبد الجبار

شرح دستخط حضرت مولانا السيد ابراہیم بن الخیارت فی مفتی مدینہ امینہ

کم طالعت بعد ما اطلعت دود العلما، الاجلة علی الفرقۃ الصالۃ المضلۃ فمارأیت مثل هذہ
الرسالة میں نے جب سے اطلاع پائی اس فرقہ کوہا و مگاہ گر پر علائے جلیل کے بہت رو دیکھے مگر اس رسالہ کا
مشن نظر سے نہ گزرا۔ قال بفمہ ورقہ بقلمہ خادم العلم بالحرم النبوی الشافعی
ابراهیم بن محمد بن خیارت
ابراهیم ابن المرحوم محمد خیارت الحسنی الحرمی۔

الحمد للہ علی حصول المسئول وبلوغ الكلام نہایۃ المامول فقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا
شیخ حنفی قادری برکاتی برلنی نے اس رسالہ کا مسودہ اوائل ربیع ۵ ۱۳۰۰ھ میں کیا پھر بوجہ عرض بعض اعراض
اہتمام دیگر اغراض مثل تحریر مسائل وتصحیف بعض دیگر رسالے جن میں صورت اہم نظر آئی اس کی تبدیلی نے تاخیر
پائی۔ اب کحمد اللہ بعثتیت اللہ واعانت حضرت رسالت پناہی علیہ افضل الصلوۃ والسلام وعلی آلہ وصحیبہ الکرام
سے شعبان سنہ مذکورہ کو وقتِ عصر میسوہ تیسراہ ہوا اور اثنائے تیسراہ میں سرکار مفیض سے فیوض تازہ کا
افاضہ ہوا۔

اور اول و آخر، باطن و ظاہر میں خدا ہی کے لیے حمد ہے۔
ہمارے آقا مولا حضرت محمد، ان کی آل واصحاب، ان
کے فرزند، ان کی جماعت پر، اور ان کے طفیل ہم پر بھی
خدا کا درود، برکت اور بکثرت سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ
سے ہماری دعا ہے کہ ہماری کوشش قبول فرمائے،
ہمارے گناہ بخشنے، ہماری محاججی پر رحم فرمائے، ہمیں
اسلام کے ساتھ زندگی اور ایمان کے ساتھ موت نصیب

والحمد اولاً وآخرًا باطن و ظاہر اوصلى اللہ
تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحیبہ
وابنہ وحزبه وعلیتنا بهم وبارك وسله
تسلیماً کشیراً نسئل اللہ تعالیٰ ان
یتقبل سعینا ویغفر لنا ذنبینا ویرحم
فاقتنا ویحیینا مسلمین ویمیتنا
مومنین ویحشرنا فی مردہ

کرے، صالحین کی جماعت میں ہمارا حشر فرمائے اور اس تالیف سے اور میری دوسری تھانیف سے بے تمام دینی بحایتوں کو فائدہ پہنچائے۔ بیشک وہ سُنْنَة والا قریب، قدرت والا مجیب ہے، اور سب خوبیاں خدا کے لیے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے دت

الصالحين و ان ينفع بهذالتاليف و سائر
تصانيف جميع اخوان في الدين - انه سميم
قربي قدير مجيب والحمد لله رب
العلمين -

تمت و بالخير عمت (رسالت تمام ہوا اور خیر کے ساتھ عام ہوا۔ ت)

بسم الله الرحمن الرحيم

تکمیل حمیل و تکمیل حلیل چند فوائد عالیہ کی یاد دہانی میں

حامد او مصلیا و مسلما

ہر چندیہ فوائد وی ہیں جن کا ثبوت مباحث رسالت میں گورا ملکر کتاب میں ان کے لیے کوئی فصل معین نہ تھی متفرق مراقب پر واقع ہوتے لہذا ان کے حتم بالکن ہونے نے چاہا کہ یہاں ان کے موصوع پر مطلع کر دیا جائے۔
www.alahazratnetwork.org
قامۃ اویٰ : اس مسئلہ میں خلاف کرنے والے بدعتی گراہ ہیں۔ دیکھو (قول $\frac{۱}{۱۵}$) کہ ادراکاتِ موتی کا انکار نہ ہے معزز لہے، (قول $\frac{۲}{۱۷}$) کہ بعض معزز رافضی حادیت موتی سے سند لائے، (قول $\frac{۳}{۱۹}$) کہ میتت کا جہاد ہونا مذہبِ اعززال ہے (قول $\frac{۴}{۲۰}$) کہ علم موتی کا انکار ہو گا مگر حدیثوں سے جاہل ہے اور دین سے منکر، (قول $\frac{۵}{۱۹۹}$ و $\frac{۶}{۲۰۰}$) کہ علم و سمع بصیرتی پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے۔ پُر ظاہر کہ ان کے اجماع کا مخالف نہ ہو گا مگر بد مذہب گراہ۔

فائدہ شانیہ : اہل قبور کے زاروں کو دیکھتے پہچانتے، ان کا کلام سُنْتَه، سلام لیتے، جواب دیتے ہیں۔ یہ بات ہدیش ہے اس میں کسی دن کی تخصیص نہیں، جمد وغیرہ جمع سب یکسان، تکسی وقت کی خصوصیت، ہاں جمع کے دن خصوصاً صبح کو معرفت ترقی پر ہوتی ہے، دیکھو (قول $\frac{۱}{۴۶}$ و $\frac{۲}{۴۹}$ و $\frac{۳}{۴۷}$ و $\frac{۴}{۴۸}$ و $\frac{۵}{۴۹}$ و $\frac{۶}{۴۹}$ و حاشیہ قول $\frac{۷}{۴۹}$) اور خود وہ تمام احادیث اور صد بآقوال کے فصول مقاصد دوم سوم میں اس مطلب پر منقول ہوئے اپنے اطلاق و اسال سے اس عموم و اطلاق کی دلیل کافی ہیں کہا ہوتا لاشارة اليہ فی الکتاب (جیسا کہ کتاب میں اس کی طرف اڑا گزرا۔ ت)

قائدہ شالہ: ارواح مونین کو اختیار ہوتا ہے کہ زمین و آسمان میں جہاں چاہیں جائیں، سیر کریں، جولان فرمائیں، دیکھو (حدیث $\frac{1}{9}$ و $\frac{2}{9}$ و قول $\frac{3}{9}$ و معوال $\frac{4}{9}$) یہاں تک کہ بیداری میں اپنے مخلصین سے ملتے فیض پختے ہیں (معال $\frac{5}{9}$ و $\frac{6}{9}$) ناتوان بیماروں کو پانی پلاتے، پکڑا اڑھاتے ہیں (معال $\frac{7}{9}$) جمادوں میں شرکت فرماتے ہیں (معال $\frac{8}{9}$) دوستوں کی مدد، شکنون کو ہلاک کرتے ہیں (معال $\frac{9}{9}$) یہاں تک کہ رشح سُن نساقی شریف میں تصریح فرماتی کہ رُوح کا حال جسم کا سامنہیں وہ ایک وقت میں چند جگہ ہو سکتی ہے (قول ۹) میں کہتا ہوں اولیاً اس کی حکایات منقول کہ ایک وقت میں ستر جگہ تشریف فرمائتے تھے پھر بعد وصال کر رُوح اپنی آزادی و ترقی کامل پر ہوتی ہے اُس وقت کے افعال کا کہنا ہی کیا ہے۔ **ذہر الرَّبِّیٰ** میں یہ بھی نقل فرمایا کہ ایمان والوں کے دل اسے بے تکلف قبول کر سکتے ہیں کہ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام جب خدمتِ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے سدرۃ المنتهى سے جدال ہوتے ہوں بلکہ اُسی آن میں یہاں بھی ہوں اور وہاں بھی العبارۃ علی الحاشیۃ (عیارت حاشیہ میں ہے۔ ت)

یہ جبریل علیہ السلام میں جنگیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ ان کے پھنسو پر ہیں جن میں سے دوپروں نے سارا افت بھروسیا ہے اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آتے یہاں تک کہ اپنے زانو حضور کے زانو سے ملا کر اور اپنے پا تک حضور کی رانوں پر رکھتے۔ اور مخلصین کے دل اس بات پر ایمان کی وسعت رکھتے ہیں کہ یہ عکن ہے کہ یہ قرب اُسی حال میں ہو جب وہ آسمانوں کے اندر اپنے مستقر میں موجود ہوں۔ اور حدیث میں حضرت جبریل کو دیکھنے کے بارے میں ہے: میں نے اپنا سرا اٹھایا تو دیکھا کہ جبریل آسمان و زمین کے درمیان اپنے قدموں پر صعن بستہ کھد رہے ہیں اسے **محمد!** آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں۔ پھر جس طرف بھی نگاہ پھیرتا اخھیں اسی کیفیت میں دیکھتا۔ (ت)

لے ذہر الرَّبِّیٰ علی سنن الفتاویٰ کتاب الجنائز ارواح المؤمنین نور محمد کار خانہ تجارت کتب کراچی ۱/۲۹۲

پھر سفہائے غافلین کا خود حضور پروردح القسط روح القدس روح الارواح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ جاہلۃ و سوسہ کہ اگر وہ کسی مجلس خیر میں تشریعت لائیں تو پیش از قیامت مرقد اطہر سے خروج لازم ہو اور چاہئے کہ اس وقت روضہ انور خالی رہ جائے، بعض حققت ہے۔

اوکاً دہی رُوح کا جسم پر قیاس اور زندان و ہم میں سلطانِ عقل کا اختبا۔

ثانیاً ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ رُوحیں تو عام موتیں کی بھی قبور میں موجود نہیں رہتیں بلکہ اپنے اپنے مراتب کے لائق علیین یا جنت یا آسمان یا چاہ زمزم وغیرہ میں ہوتی ہیں جسے علمائے کرام یہاں تک کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے بھی تفسیر عزیزی میں مفصلًا ذکر کیا۔

ثالثاً یہ اعتراض یعنیہ ان احادیث کثیرہ پرچمی وارد جن میں صریح تصریح کارواح موتیں بعد انقال جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں، لازم کہ جب وہ سیر کو جائیں قبریں خالی رہ جائیں اور قیامت سے پہلے حشر ہو جائے مگر جہل و تعصیب جونہ کرائیں وہی غنیمت ہے۔ چند سال ہوئے فقیر کے پاس ایک سوال آیا زید رہتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضہ انور سے جہاں چاہئے ہیں تشریفت لے جاتے ہیں، عَزْوَ منکر ہے انا لله وَ انا إلَيْه راجعُو۔ فقیر غفرانہ تعالیٰ لائے اس کے جواب میں مفصل فتویٰ لکھا اور ہاں اس سیر و اختیار کو شہدار وغیر شہدار عام موتیں کی ارواح کے لیے بہت حدیثوں سے ثابت کیا اور کلمات علمائے دین سے اس کے وقایع تعلق کئے۔ یہ

www.alahazratnetwork.org

عہ مقام علیین بالائے ہفت آسمان است پاہیں ان
متصل بسدۀ قلبتی است ہبالائے آن متصل پاپیہ راست
عرش مجید است وارواح نیکاں بعد از قبض در آن جا
می رسند و مقریان یعنی انبیاء و اولیاء در آن مستقر می ہاند
و عوام صلحا را بعد نویسانیدن تا نویسانیدن نامہماںے اعمال
برحسب مراتب در آسمان دُنیا یا در میان آسمان زمین
یاد رچاہ زمزم قرار می دہند و تعلیق تقریز ای ارواح
رامی باشندہ آفر عبارت کر معال میں گزری ۱۷
از تفسیر عزیزی (۲۴) (ت)

فتویٰ فقیر کی مجلہ ششم فتاویٰ مسکی یہ العطا یا التبوبیۃ فی الفتاوی الرضویۃ میں مسلک۔ والحمد لله رب العالمین۔

فائدہ رابعہ بغایت نافعہ : ارواح طیبہ کے زدیک دیکھنے سنتے میں دُور و زدیک سب یکسان ہے۔ یہ ایک مطلب نقیص و حلیل و عظیم الفائدہ ہے جس کی طرف توجہ خاص لازم۔ دیکھو (قول $\frac{۱}{۵}$) کہ اولیاء احسان نورِ خدا سے دیکھتے ہیں اور نورِ خدا کو کوئی چیز حاجب نہیں، پھر امورات کا کیا کہنا (قول $\frac{۲}{۶}$) کہ قبر سے زدیکی تو جمعہ کو ہوتی ہے اور ادرار ک و شناخت دائمی (قول $\frac{۳}{۷}$ و $\frac{۴}{۹}$) کہ روح جنت یا آسمان یا علیین میں فیض علی میں ہوتی ہے اور وہیں سے زائر کی آواز سُنْتی ہے جواب دیتی، ادرار کرتی، اپنے یدن سے کام لیتی ہے، پھر کون بتاسکتا ہے کہ زمین سے جنت تک کے لاکھ کے کروڑ منزل کا فاصلہ ہے تک بریلی سے بغداد یا ہند سے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علی مالکہا وآلہ وبارک وسلم (قول $\frac{۵}{۱۳}$ و $\frac{۶}{۱۳}$) ارواح کے آگے کچھ رده نہیں اور انہیں سارا جہان یکسان ہے (قول $\frac{۷}{۱۸}$ و $\frac{۸}{۱۸}$ و $\frac{۹}{۱۸}$) کہ ارواح قدسیہ سب کچھ ایسا چیختی سُنْتی ہیں جیسے سامنے حاضر ہے (مقال $\frac{۱}{۱}$) شاہ عبدالعزیز حاج کا قول کہ روح کو قرب و بعد مکافی اس دریافت کا حاجب نہیں اس کا حال نگاہ کا ساہے کہ گنوں کے اندر سے ساتوں آسمان کے ستارے دیکھ سکتی ہے۔ یہی معنی ہیں ارشاد عالی دو امام اہلیت طہارت، دو فرزند ریحانین رسالت حضرت امام اجل زین العابدین علی بن حسین شہید کرب و بلا و حضرت امام حسن شافعی این امام اکبر سید ناصح مجتبی صلوات اللہ وسلام علی ابیم الکریم و علیہم کے کہ زائرین مزار اقدس سے فرمایا :

تم اور جواند میں بیٹھے ہیں برابر ہیں لاسے جذب
انتہو من فی الاندلس سوا - حکاہ ف
القلوب وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے - ت)

سوال ۶ میں حدیث گزری کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو روضہ اقدس پر کھڑا تمام جہان کی آوازیں سُنتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ خاصہ ملزومہ الوہیت نہیں بلکہ بندے کو اس کا حصول ممکن اور زیر قدرتِ الہی دلّ پھر کسی کے لئے اس کا اشتباہ شرک ہونا عجیب تماشہ ہے۔ فقیر غفران اللہ تعالیٰ لئے اس کی تحقیق تام اپنے رسالہ سلطنة المصطفى فی مذکوت کل الوسی میں ذکر کی و بالله التوفیق۔

فائدہ خامسہ : ولہذا اُن کی امداد ہر جگہ جاری، کچھ زدیکوں پر منحصر نہیں، اور اسی لیے اُن سے استمداؤ اُن کی ندایں بھی حضور مزار غیر مشروط بلکہ جہان سے چاہو صحیح و درست ہے اگرچہ حضور مزارات میں نفع اتم و زائد ہے دیکھو (قول $\frac{۱}{۱۳}$ و $\frac{۲}{۱۳}$) غور کرد امّہ مجتہدین کے پیروں تمام ملک خدا میں کہاں سے کہاں تک پھیلے ہیں پھر وہ کیونکہ ہر شخص کی ہر شکل و آفت میں مدد فرمائے اور دامّا خبر گیراں رہتے ہیں، اسی طرح حضرات اولیائے کرام

اپنے مریدان سلاسل کے ساتھ دیکھو (قول ۳) خود سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : جب کوئی مصیبت آئے یا ذریعہ کم کر پکار میں فوراً مدد کواؤں گا دیکھو (قول ۴) اور شاد عبد العزیز صاحب کا قول ، دیکھو (مقال ۵) شاہ ولی اللہ کتے ہیں گھر بیٹھے ارواح طینہ کی طرف توجہ کرو دیکھو (سوال ۶) مرتضیٰ صاحب عارفہ جہانی میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی طرف اور مشکل باطنی میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب توجیہ کرتے اور حرس امد و فرمائی جاتی دیکھو (سوال ۷) و مقال ۸) گھر بیٹھے قصائد نسخہ ارواح عالیہ سے نوازشیں پاتے دیکھو (سوال ۹) و مقال ۱۰) حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کہا جھو کے جس متسلسل سے ملاقات ہوتی توجہ والا اس کے حال پر مبذول پائی دیکھو (مقال ۱۱) مغلوں کا بیان کہ جنگل میں سوتے وقت اپنا مال حضرت خواجہ بہادر الحنفی والدین نقشبند قدس سرہ العزیز کی حیات میں سونپنے ہیں اس پر غیب سے مدد پاتے ہیں دیکھو (مقال ۱۲) ہر شہر میں بندگان خدا دلائل و قطبیت کے مراتب پاتے ہیں پھر کیونکہ ان سب کو وہ فیض حضرت امداد اطہار و حضور غوث الشعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم عطا فرماتے ہیں ، دیکھو

عہ فائدہ جلیلہ : علامہ مزیادی پھر علامہ اجمہوری پھر علامہ داؤدی پھر علامہ شامی فرماتے ہیں : جس کی کوئی چیز کم جائے مکان بلند پر رویتیلہ کھڑے ہو کر فاتحہ پڑے اور اس کا ثواب حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نذر کرے پھر اس کا ثواب حضرت سیدی احمد بن علوان یعنی قدس سرہ العزیز کی خدمت ہیں ہدیہ کرے اس کے بعد یوں عرض کیا ہو کہ : یا سیدی احمدیا ابن علوان ! میری کی ہوتی چیز جسے مل جائے الحم - ر دام تحریر حاشیہ در غمار کے نہیں میں ہے :

قرس النیادی ان الاستان اذ اضاع له شی وارادان
یہود اللہ سیحانہ علیہ فلیقفت علی مکان عال
مستقبل القبلة ولیقرا الفاتحة ویہدی ثوابها
للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یهدی ثواب
ذلك لسیدی احمد بن علوان ویقول یا سیدی
احمدیا ابن علوان ان لم ترد على ضالع
الامتنعک من دیوان الاولیاء فات اللہ
تعالیٰ یرد على من قال ذلك ضالة بیکۃ اجمہوری
مع من یادۃ کذا فی حاشیۃ شرح المنهج للداؤدی
س حمده اللہ تعالیٰ انتہی ۱۲ (م)

یہ کتنے والے کو اس کی گم شدہ ہنسیہ ان کی برکت سے
والپس ولادے گا — اجمہوری باضافہ ، اسی طرح
داؤدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح منجی میں ہے (۱۲) (ت)

(مقال ۱۲ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۱۱ و ۲۵ و ۳۲ و ۳۹) سلطنتیں اور امارتیں کس ملک میں و شہر میں نہیں ہوتیں پھر ان سب میں حضرت مولیٰ مشکل کشا کا توسط کیونکر ہوتا ہے دیکھو (مقال ۲۲) حضور غوث عظیم رضی اللہ عنہ نے شیخ ابوالرضاء کو اسرار اعلیٰ فرمائے دیکھو (مقال ۲۳ و ۱۴) یہ ایک عجوزہ کو پانی پلا کر لحاف اڑھا کر غائب ہو گئے دیکھو (مقال ۲۵) حضور غوث عظیم و حضرت نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مریدان سلسہ کی تربیت فرمائی دیکھو (مقال ۲۲ و ۲۴) اسماعیل دہلوی مدعا کرد تو انہوں ارواح طیبہ نے ان کے پیر پر جلوہ فرمایا اور پھر بھرتک توجہ بخشی دیکھو (مقال ۲۸) ولہذا یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنا بے تحفیص مکان و قید زمان جائز ہوا اور شاد ولی انتہا اور ان کے اکابر نے یا علی یا علی کا وظیفہ کیا دیکھو ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ - مسلمان ان فوائد سے غفلت نہ کرے کہ بہت نافع ہیں اور ضلالت سے مانع و اللہ الہادی ای صراط مستقیم (اور خدا ہی سیدست راستے کی پدایت دینے والا ہے ت)

تبییہ : یہ مواضع بعیدہ سے استفادہ و نہ کام مسلسلہ بجا تے خود ایک مسئلہ تعلق تعلیف کے قابل ہے جس کی تائید میں خود حضور رُنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت احادیث اور خاص تصریح میں حضرت عبدالله بن جباس و عبداللہ بن عمر و عثمان بن حنفیت وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آثار اور علاوه ان چھالیس مصروفیں ، تیرہ موئیدوں کے جن کی طرف فائدہ خامسہ و رابعہ میں ایما ہوا بہت اکھ دین و علمائے معتمدین و کبرائے خانہ ان عزیزی کے اقوال اس وقت میرے پیش نظر جلوہ کر رہے ہیں جبکہ میں لحضرت حق جل وعلا کا ارادہ ہو تو فقیر اپنے رسائل کیثرہ کی تکمیل و تبییض سے فارغ ہو کر خاص اہلباب میں ایک جامع رسالہ ترتیب دے اور ان سب احادیث و اقوال ماضیہ و آتیہ کو فراہم کر کے تحقیقات سلطنتہ المصطفیٰ وغیرہ میں افاضات تازہ کا اضافہ کرے واللہ الموفق و به نستعين و الحمد لله رب العالمین (اور خدا ہی تو فیت دینے والا ہے ، اور اسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اور عالم تعریف اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا پروار دکار ہے ۔ ت)

مذکور میں

نواب صدیق حسن خان بہادر شوہر ریاست بھوپال رسالہ تقصیار جیود الاحوار میں تصریح کرتے ہیں کہ غوث المقلین وغوث اعظم وقطب الاقطب کہنا شرک سے خالی نہیں ۔ میں کہتا ہوں نواب بہادر نے یہاں خدا جانے کس خیال سے ایسا گرا ہوا لفظ کھا ورنہ بشک تمام وہا بسی پر فرض قطعی کہ صرف لفظ غوث کہنے پر خالص شرک جلی کا حکم لگائیں غوث اعظم وغوث المقلین تو بہت اجل و اعظم ہے ، آخر غوث کے کیا

معنی، فریاد کو پہنچے والا۔ جب ان کے نزدیک استمداد و فریاد شرک، تو فریاد رس، کہنا کیونکہ شرک صریح نہ ہوگا! اب دیکھئے کہ ان حضرات کے طور پر کون کون مشرک ہو گیا، قاضی شناس اللہ پانی پتی و میاں اس معاملہ دہلوی نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الشقلین لکھا، دیکھو (مقال ۲۸ و ۲۸) شاہ ولی اللہ امام محمد اور شیخ ابوالرضاء، ان کے بعد امجد اور مرتضی احمد نجاشی اُنکے مدح اوحد، اور ان کے پیر سلسلہ شیع عبد الرحمن نے غیاث الدارین حضور غوث الشقلین کو غوث اعظم کہا، دیکھو (مقال ۶۱، ۷۰، ۷۱، ۷۴، ۷۷) شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں فرمایا:

پُجَّوْ اولیاء خلائقَ كَمُسْجود خلائقَ وَ مُجْرِبَ دَلَامِيَّةَ إِنَّهُ
مُشَلٌّ حَضُورَ غَوثِ الْأَعْظَمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ سَلَطَانُ الشَّائِخِ
حَضُورَ نَفَاعَ الدِّينِ اولیاء قدس اللہ تعالیٰ سرہما۔

پُجَّوْ اولیاء خلائقَ كَمُسْجود خلائقَ وَ مُجْرِبَ دَلَامِيَّةَ إِنَّهُ
ہیں جیسے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلطان الشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ تعالیٰ سرہما (ت)

تبذییہ: ذرایم سبود خلائق " کا الفاظ بھی پیش نظر ہے جس نے شرک کا پانی سر سے گزار دیا۔ میاں اس معاملے صراط مستقیم میں کہا:

نافہم طالب یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی حضرت غوث اعظم کے شریعت ہم پاہر ہو گئے۔ (ت)

انھیں بزرگوار نے حضرت خواجہ قطب الان والدین عجیبار کا فیض سرہ العزیز کو قطب الاقطاب لکھا، دیکھو (مقال ۷۹) اور ہاں مولوی آنچہ صاحب تورہے ہی جاتے ہیں جنہوں نے مائتہ مسائل کے جواب سوال دہم میں کہا: ولایت و کرامت حضرت غوث اعظم قدس سرہ عرض مذہب طائفہ عجب مذہب مذہب ہے جس کی بناء پر تمام انکرو عما دی طائفہ بھی سو سو طرح مشرک کافربنتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تبذییہ مہم واجب الملاحظہ مسلم

الحمد لله كلام نے ذرورة مفتتحی لیا اور بیان نے مسئلے کو اُس کا حق دیا ذلک من فضل الله علینا

لہ تفسیر عزیزی پارہم سورہ المشرح مسلم یک ڈپو لال کنوائی دہلی ص ۳۲۲

لہ صراط مستقیم مکملہ در بیان سلوک ثانی راہ ولایت مکتبہ سلفیہ لاہور ص ۱۳۲

لہ مائتہ مسائل جواب سوال دہم مسئلہ ۹ مکتبہ توحید و سنت پشاور ص ۲۰ و ۲۱

وعلی الناس ولکن اکثر اناس لا یشکرون (یہ ہم پر اور لوگوں پر خدا کا ایک فضل ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہ کرتے۔ ت) اب حضرات وبا بیس سے اتنا پوچھ لینا چاہئے کہ اس مختصر رسالہ کے مقصد ہوم نے علماء کے تین سو پانچ ۳۰۵
 قول آپ کے گوش گز اس کے جن میں ایک سوانح اس علم و تکمیل و بصر موٹی کے متعلق خاص، اور پانچ میں یہ کہ اولیاء کو
کرامتیں بعد وصال بھی باقی ہیں، ان ایک سوچوں پر تو آپ کی سرکارست شاید صرف حکم بدعت و ضلالت ہو اگرچہ
وہ بھی تصریح امام الطالقہ مثل شرک محل اصل ایمان ہے، باقی کتنے رہے ایک سوا کاون، اور تین قول ابھی اب
اسی نکلہ کے فائدہ رالبر عین تازہ مذکور ہوئے، یہ پھر ایک سوچوں ہو گئے جن کے مقادیر و مقاصد کی تفصیل اس
جدول سے ظاہر ہے:

مجموعہ	عمل	اقوال امروں علماء سلف	معالم خاندان غیری	اس باب میں کہ
۱	۱۵	"	۸	اولیاء بعد وصال بھی تصرف فرمائتے ہیں
	۸۳	۵۹	۲۵	وہ بعد حدت بھی بدستور نزدیک دُور مدد کرتے ہیں
	۲۲	۲۶	۱۶	وقت حاجت ان سے استعانت اور ان کی ندا نزدیک دُور رہ جگہ سے روا۔
۲	۱۳	۱	۱۲	ارواح طیبہ کو بعد انتقال دیکھنے سننے میں دُور نزدیک یکسان

اب ان کی نسبت ارشاد ہو وہ ایک سوچوں بدعت تھے، یہ ایک سوچوں آپ کے مذہب میں خالص
شرک، اور ان کے قائل ائمہ و افاضل عیادۃ باللہ کے مشرک ٹھہری گے یا نہیں؛ اگر کتنے نہ (اور خدا کرے ایسا ہی ہو)
تو الحمد للہ کہ ہدایت پائی اور کفر و شرک کی تیز و شد کہ مذکون سے بینک عرضی تھی اُتا پر آپی، رب قدر کو ہدایت فرمائے
کیا دیر لگتی ہے، آخر کلہ پڑھتے ہو، شید پاسِ اسلام کچھ جملک دکھائی، اور مجبوبان خدا و ائمہ بُدھی کو معاد اللہ
کافر و مشرک کہتے جگر تھا رے، ان ذلک علی اللہ یسیرات اللہ علیٰ کل شئ قدر (بیشک وہ خدا پر
آسان ہے لھینا اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ت) اور اگر شید اصرار مذہب و تعصب مشرب آڑے آئے،
اور بے دھڑک آپ کے منزہ سے ہاں نکل جائے، تو آپ صاحبوں سے تو اتنا عرض کروں گا کہ حضرات! جھیں آپ نے
مشرک کہ دیا ذرا نجاح رہو بُراؤں میں شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحبان اور ان کے اسلاف و اخلفات
یہاں تک کہ خود بانی مذہب امام الطالقہ مولوی سعیل دہلوی بھی ہیں اب ان کی نسبت تصریحیاً استفسار، اگر
یہاں بھیکے تو کوئی گاکیوں صاحب! اُسی بات پر ائمہ بُدھی تو پناہم بند اچھیں و چنان ٹھہریں اور یہ حضرات مطابق العَنْ

کیا ان کے لیے کوئی وحی آگئی ہے کہ احکام الہی میں مستثنی رہیں یا انہوں نے رحمان سے عمدہ لے لیا ہے کہ ان کی امانت میں بال نہ آئے اگرچہ شرک کے بول کہیں۔

اللہ اذن لکم بہذ ام علی اللہ تفتودت^۱ کیا خدا نے تم کو اس کا اذن دیا ہے یا افسوس پر جھوٹ
مالکم کیف تحکم و ملکم کتب فیہ باندھتے ہو ؟ تھیں کیا ہوا تم کیسا حکم لجھاتے ہو ؟
تدرسوں و ان کم کیف لمات خیدون^۲ یا تمھارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو ؟
کہ اس میں تمھارے لئے وہ ہے جو قم پسند کرتے ہو (ت)

اور اگر شاید بات کی وجہ سے ہی آپ کی بھی گھل کر شرک کی جڑی سے
شادم کا زر قیاب دامن کشاں گزشتی گو مشت خاک ماہم بر باد رفتہ باشد

(میں خوش ہوں کہ تم رقیبوں سے دامن سمجھنے کو نکل گئے، گو اس میں ہماری خاک بھی بر باد گئی۔ ت)

غرض اس تقدیر پر آپ سے زیادہ عرض کا کیا محل ہو گا جزاً ان کے سلام علیکم لا بنیتی العجاهین^۳ (سوائے
اس کے کہ تم پر سلام ہم ناد انوں کو نہیں چاہتے۔ ت) یا ان عوام اہلسنت کو بسیار کروں گا کہ بھائیو ! اب بھی
و خصوص اُن میں کچھ باقی ہے جس نامہ ندب مذہب تپاک مشرب کی رو سے صحابہ و تابعین والہ عبادتیں و علمائے دین و
اویائے کاملین قرونِ ثلث سے لے کر آج تک سب کے سب معاذ اللہ مشرک کافر بدعتی خاسر مکھریں

منہب علوم واللہ مدرس معلم

www.alahazratnefiatpc.org

ظاہر ہے کہ وہ طائفہ الفر کیسا ہو گا اور اسے سنت و جماعت سے کتنا علاقہ، سُبْحَانَ اللَّهِ سَمْت جماعت کو
شرک بتائیں، جماعت سنت کو مشرک بھٹکائیں، پھر سنتی ہونے کا دعویٰ بجا۔

کلاؤ رب العرش الاعلى قل جاء الحق و
عرش اعلیٰ کے رب کی قسم، ہرگز نہیں ! فرماد وحی
نَّهُوَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ نَّهُوَ قَا
آیا اور باطل مٹا، بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا ساری
تعريف خدا کے لیے جو سارے جہانوں کا پروردگار
ہے، اور درود و سلام رسولوں کے سردار حضرت
محمد اور ان کے سب آل واصحاب پر ، اے
اللہ ! تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں ،
میں گوئی دستا ہوں کرتے سے سو اکی معمود نہیں، میں تجوہ
سے مفترض کا طالب اور تیری بارگاہ میں تائب ہوں۔ اور سب بیان سارے جہانوں کے مالک اللہ کے لیے ہیں (ت)